

دیوان ریاض

12.18



حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کراچی ڈالنگ سٹاپ

حرف و فنون و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل لاہور پاکستان

0300-8415162 - 0300-4472155



عَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ

يَلْبِغُ الْعُلَمَاءَ بِجَمَالِهِ
كَشَفَتِ الدَّخْمَ بِحَمْلِهِ
حَسَنَتِ حَمِيمٍ سَمِيحٍ خِصَالِهِ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

میں لکھوں نعت نبیؐ ایسا کہاں مجھ میں شعور
اصل میں فننص رسالت ہے یہ دیوان ریاضؒ

دیوان ریاضؒ

پیر طہقیت بہر شریعت فنا فی الرسول ﷺ

تت علامہ محمد ریاض الدین سہروردیؒ

ذکان نمبر ۲
دربارہ مارکیٹ
لاہور

کرمان والا بک شاپ



Voice: 042-7249515

0300-4306876-0307-4132690

بَفِيضَانَ كَرَمٍ

حضرت سید السادات پیر محمد عمیل شاہ بخاری

المعروف حضرت کرمان والے
آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

84740

حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری

شیریں باغ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

منظر بدایین
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید عنقر علی شاہ بخاری

زندگانیات، نورانیات، فخرانیات
حضرت پیر سید
صمصام علی شاہ بخاری
جانشین حضرت کرمان والا شریف

زندگانیات، نورانیات، فخرانیات
حضرت پیر سید
میر طیب علی شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف

فیضانِ کرم
حضرت پیر سید
علی شاہ بخاری

الحاج
سید
برکت علی

بانی کرمان والا شریف

ذرا پڑھی
حاجی پیر انعام اللہ بی نقشبندی برکاتی
خلیفہ مجاز حضرت کرمان والا شریف

ذرا ہمت
سمیع اللہ برکت

جملہ حقوق محفوظ ہیں

Rs 280/-

قیمت

21 مئی 2010

شاعت

فہرست

19	نذرانہ عقیدت
20	پیش لفظ
21	عرض ناشر
23	گزارش احوال واقعی
25	حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
31	دیوان ریاض

﴿رودیف الف﴾

31	نام سے کرتا ہوں تیرے ابتدا..... (حمد باری تعالیٰ)
32	سازی دنیا میں ہر اک سمت ہے چرچا تیرا..... (حمد باری تعالیٰ)
33	جب لُستُ کھینتے تھے ہم نے فرمانِ رسولِ خدا جانا
34	کس شان کے مالک ہیں مجبانِ مصطفیٰ
35	نبی کی شکل میں ہم کو خدا کا نور ملا
35	کیسے ذر پر تیرے آئے یہ کمینہ تیرا
36	جو بھکاری ہے آپ کے درکا
36	دل سرایا بہار ہو جاتا
37	غمِ دل نئی گوستا نا پڑے گا
37	خود ہے مداح جو اللہ تعالیٰ تیرا
38	سرکار میرے خواب میں آئیں تو عجب کیا
38	میرے آقا میری بگڑی کو بنانا ہوگا
39	جیسے ہی نام آیا لبوں پر حضورؐ کا
39	گدانے جب تیرے دستِ عطا کو ڈھونڈ لیا
40	کیسا کمال ہے یہ رسالتِ مآب کا
40	تمہارا سید عالم مقام کیا کہنا!
40	تیرے کرم کا رسالتِ مآب کیا کہنا
41	اونچ پر گب میری قسمت کا ستارا ہوگا؟
41	اللہ اللہ جمالِ ربِّخ زیبا تیرا
42	ذکر پر ان کے ہمہ تن گوش ہونا ہی پڑا
42	کیا کرم ذوالجلال ہے تیرا (حمد باری تعالیٰ)

- 43 کاش دیدارِ مصطفیٰ ہوتا
- 43 جب نورِ عشقِ دل میں اترتا چلا گیا
- 44 فانوسِ کائنات ہے روضہ حضور کا
- 44 جدھر دیکھا محمد گوا دھر ہی جلوہ گرد دیکھا
- 44 ہے وجہِ تسکینِ ذکران کا سکوں سراپا ہے نام اُن کا
- 45 مظہرِ شانِ ذات کیا کہنا
- 46 درِ نبی پر جھکاؤ سر کو بلند یوں پر نصیب ہوگا
- 46 عشقِ گرسرورِ کونین سے کرنا ہوگا
- 47 بنیادِ محبت پر تعمیر کا کیا کہنا
- 47 کس خیال کا میرے دل میں گزر رہا
- 48 جب میسر مجھے دیدارِ مدینہ ہوگا
- 48 اس نوازش پہ قربان سو جان سے مجھ پہ یہ لطفِ پروردگار ہو گیا
- 49 نظار اچا ہوا اگر خلد کے نظاروں کا
- 50 کچھ غم نہیں ہے گرمی روزِ شمار کا
- 50 اللہ رے اس گبدِ خضر کا نظارہ
- 50 شکر ہے اسلام ہم کو مل گیا
- 51 مرکزِ ایمان ہم کو مل گیا
- 51 ہم کو جینے کا قرینہ مل گیا
- 52 ممدوحِ الس و جن و ملک مخدوم شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ پیا..... (منقبت)
- 53 شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہے کیا نام پیارا..... (منقبت)
- ﴿ردیف - ب﴾
- 54 عشق ہے سرورِ کونین کا ایمان کی آب
- 55 ذکرِ محبوبِ الہی ہے وہ داروئے عجیب
- ﴿ردیف - ت﴾
- 56 دل کی شگفتگی ہے نعتِ روح کی تازگی ہے نعت
- 58 سرورِ کائنات ہیں وجہِ ظہورِ کائنات
- 58 اُن کے فیضِ عمیم کی صورت
- 59 اُن کے ذکرِ جمیل کی صورت
- 60 مصطفیٰ کے خیال کی صورت

60

میں ہوا اشکبار کی صورت

61

نظر پڑی جو محمد کی آل کی صورت

﴿ردیف - ث﴾

62

محمد ہیں علم الہی کے وارث نبوت کے وارث رسالت کے وارث

﴿ردیف - ج﴾

62

سب سے بہتر سب سے افضل ہے یہ کاروبار آج

63

مُلک حق کا ملک تیری اس میں ہے تیرا ہی راج

﴿ردیف - ح﴾

64

عاصیوں کا حشر میں چمکا ستارا کس طرح؟

65

مصطفیٰ نور ہیں قرآن میں ہے اس کی توضیح

﴿ردیف - خ﴾

65

روز اول سے ہے مصطفیٰ کی طرف خالق دو جہاں کی عنایت کا رخ

﴿ردیف - د﴾

66

ہے میرے دل میں ارمانِ محمدؐ

67

نگاہوں کو ہے جستجوئے محمدؐ

67

اگر میری آرزو ہے کوئی تو ہے میری آرزو محمدؐ

68

محبوبِ سبحانِ محمدؐ

70

زمیں سے لے کر ہے آسماں تک یہاں محمدؐ وہاں محمدؐ

71

مل گیا سب کچھ غلامِ مصطفیٰ ہونے کے بعد

71

بخت یا اور ہو گئے ان کی نظر ہونے کے بعد

72

جوش میں آتی ہے رحمت آنکھ نم ہونے کے بعد

72

آستانِ مصطفیٰ پر ختم جبیں ہونے کے بعد

73

خلق نے خالق کو جانا آپؐ کے آنے کے بعد

74

اُن کو پالیتا ہوں اپنے آپ کو کھونے کے بعد

74

مل گیا عشقِ محمدؐ فضلِ رب ہونے کے بعد

75

منبعِ انوارِ رب ہے آستانِ سہروردؒ..... منقبت حضرت شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ علیہ

76

سراپا کرم ہی کرم ہیں محمدؐ

76

ظہور اپنا بنا ذاتِ حق کا جب مقصود

﴿ردیف - ذ﴾

77

دل سے میرے یہ صدا آتی ہے شاذ!

﴿ردیف۔ و﴾

77

ملا خدا نہ کسی کو خدا نما کے بغیر

78

روئے زیبا دکھائیے سرکار

78

کس بلندی پہ پہنچے وہ اسری کی شب ہے خدا کو خبر یا نبیؐ کو خبر

79

کیا آپؐ ہیں کس کو ہے خبر دنیا ہے ششدر؟ کونین کے رہبر

80

قریب کر مجھے خود سے کہ ہو گیا ہوں دور

80

آگئے ایسے محمدؐ رخ زیبالے کر

81

ہر اعتبار ہی سے گنہگار ہوں حضورؐ

81

سرورِ انبیاءؐ ہے کون؟ سرورِ انبیاء حضورؐ

82

ملا ہے کس کو نبوت کا تاج تیرے بغیر

83

درد و ہجران سنا رہا ہوں حضورؐ

83

یہ بارگاہِ حبیبِ محقق ہے چلو سروں کو جھکا جھکا کر

﴿ردیف۔ ز﴾

84

عشقِ محبوبِ الہی ہے بڑے کام کی چیز

85

دیکھئے چشمِ بصیرت سے ذرا شانِ حجاز

85

رونقِ چشتیاں غریب نوازؒ منقبتِ خواجہ غریب نواز اجمیریؒ

﴿ردیف۔ س﴾

86

ہیں دو عالم کے خزانے میری سرکارؐ کے پاس

87

بجز امیدِ شفاعت نہیں ہے کچھ پاس

88

ساری دنیا ہے آپؐ سے مانوس

﴿ردیف۔ ش﴾

89

مصطفیٰؐ دینِ حق کی زیبائش

90

رب کا دیدار کیا آپؐ نے با چشمِ ہوش

﴿ردیف۔ ص﴾

90

رب کی ہے آپؐ پر عنایت خاص

﴿ردیف۔ ض﴾

91

مصطفیٰؐ سنا نہ کوئی آیا جہاں میں نبا ص

92

خطِ مقدر میں کھچا ایسا بدستِ خطا ط

- 92 ذکرِ رسولِ پاک ہے سامانِ انبساط
﴿ردیف - ظ﴾
- 93 جو ہوئے سیدِ عالم کے لقا سے محفوظ
﴿ردیف - ع﴾
- 94 بات ہوتی ہے ہر اک آپ کی ایسی جامع
95 ذکر سرکارِ گاہودل و ساوس سے منع
95 یا الہی دارِ فانی کو کہوں جب الوداع
﴿ردیف - غ﴾
- 95 دل میں کر روشن میرے اپنی محبت کا چراغ
﴿ردیف - ف﴾
- 96 حق نے بخشے ہیں تجھے ایسے نرالے اوصاف
﴿ردیف - ق﴾
- 97 کیوں محمدؐ نہ خلق پر ہوں شفیق
98 ہیں بے مثال سرورِ کونین کے اخلاق
﴿ردیف - ک﴾
- 99 تیرے مقام کی رفعت کو اے شہ گولاک
100 کمالِ نبوت ہے موئے مبارک
101 مصطفیٰؐ جانِ ایماں سلام علیک..... (سلام بحضور سرکارِ دو عالم ﷺ)
- 102 اپنے محبوب کی کی حق نے عطا پیار کی بھیک
﴿ردیف - ل﴾
- 103 بڑی شان تیری ہے رب جلیل (حمد)
- 104 السلام اے حضرت صدیق دل دارِ رسول..... (منقبت)
- 105 شمع بن کر دل میں روشن ہو جو ارمانِ رسول
106 ہمیشہ لیتے رہو صدق دل سے نامِ رسول
﴿ردیف - م﴾
- 107 تیرے کرم کی قسم اور تیری عطا کی قسم
107 ممدوحِ خدا حامدِ رب نورِ مجسم اے رحمتِ عالم
108 مسرورِ دنیا و دین ہو الصلوٰۃ والسلام..... (سلام)
- 110 اے رب جہاں تو غفور رحیم..... (حمد باری تعالیٰ)

- 110 تو ہے وہ ماہِ ضیا بار امامِ اعظمؑ (منقبت حضرت امام اعظمؑ رحمۃ اللہ علیہ)
- 111 رحمت رب اکبر پہ لاکھوں سلام (سلام)
- 112 مصطفیٰؐ نورِ وحدت پہ لاکھوں سلام (سلام بخضور آقائے دو جہاں ﷺ)
- ﴿زویف - ن﴾
- 116 باعث کن فکاں محمدؐ سے ہیں
- 117 اس سے انکار نہیں سخت گنہگار ہوں میں
- 118 جو راہ جاتی ہے سوئے جنت وہ راہ پائی تیری گلی میں
- 119 کیوں نہ ہو دلنشین معین الدینؒ (منقبت)
- 120 نہیں اجالا کہیں بھی ایسا جو ہے اجالا تیری گلی میں
- 120 دل میں اُن کا خیال رکھتا ہوں
- 121 ہجر سے دل فگار رکھتا ہوں
- 122 ورد لب اُن کا نام رکھتا ہوں
- 122 مصطفیٰؐ سے نیاز رکھتا ہوں
- 123 ہر آن ہے رحمت کی برسات مدینے میں
- 124 کس شان کے جلوے ہیں دیدارِ مدینہ میں
- 124 ہیں قطب الدین کے لخت جگر خواجہ فرید الدینؒ (منقبت)
- 125 تم یوں تو ہو عبدِ خدا جاناں پر اُس سے نہیں ہو جدا جاناں
- 126 خوش قسمت کہ دل کھنچے لگا سوئے شہاب الدینؒ (منقبت)
- 127 کونین میں ہو کیسے نہ بھلا تعریف تیری بے حد جاناں
- 128 شعورِ عشق نہیں ہے تیرے کینے میں
- 129 وہ قلب جس میں کہ عشق شہ جاز نہیں
- 130 قبلہ عارفاں کعبہ عاشقاں اُس قدم کے نشاں
- 131 لطفِ پروردگار رکھتا ہوں
- 131 دونوں جہاں کی وسعتیں پنہاں ہیں تیری ذات میں
- 132 کہاں سے لاؤں میں ایسی زباں امام حسینؑ (منقبت)
- 133 میری تمنا میرا مدعا امام حسینؑ
- 133 عشق صادق ہو تو وہ پردہ اٹھا دیتے ہیں
- 134 ممتاز محمدؐ ہیں دنیا کے نگاروں میں
- 135 ہر لمحہ میرے آقا ہیں میرے خیالوں میں

- 136 دل وہی رشک طور ہوتے ہیں
- 136 بات اُن پر جو چھوڑ دیتے ہیں
- 137 دل پہ نقش اُن کا نام کرتے ہیں
- 137 دل نبی پر نثار کرتے ہیں
- 138 جو آنکھ عشق سید عالم میں نم نہیں
- 138 بادشاہ سخن جلال الدین..... (منقبت)
- 139 بے شبہ تیرے مورثِ اعلیٰ
- 139 ہے عجب ہی سماں مدینے میں
- 140 ہے چمن ہی چمن مدینے میں
- 140 ارمانِ دل نکا لوسر کارا رہے ہیں
- 141 فردوس کے نظار و سرکارا رہے ہیں
- 142 نعماتِ نعت گاؤ سرکارا رہے ہیں
- 142 بگڑی ہوئی بنتی ہے تقدیر مدینے میں
- 143 ہر دل کے نکلتے ہیں ارمان مدینے میں
- 143 ہم یہی صبح و مساکم کیا کرتے ہیں
- 144 سوزشِ عشق سے وہ دل جو پگھل جاتے ہیں
- 145 ملتا نہیں متاعِ درد عشقِ نبی اگر نہیں
- 145 شبِ فرقت کی سحر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
- 146 طیبہ کی فضاؤں میں ہم کو جنت کے نظارے ملتے ہیں
- 146 وہی ابتدا وہی انتہا کوئی اور ان کے سوا نہیں
- 147 بڑے مرتبے ہیں حضور کے کوئی اور ان سا کہیں نہیں
- 148 جا کے دیکھو تو ذرا طیبہ کے بازاروں میں
- 149 ہوئی تیری عنایت ہم بھی آئے تیرے کوچے میں
- 150 اُن کے کرم نے کسے جلوے دکھا دیئے ہیں
- 151 آؤ کہ ان کی یاد میں آنکھوں کو نم کریں
- 151 آؤ وصفِ شہِ حجاز کریں
- 152 مصطفیٰ جس طرف نگاہ کریں
- 152 اللہ غنی جزوجی خدا کچھ اُن کے لبوں پر آیا نہیں
- 153 کب تک لگی رہے گی فرقت کی آگ تن میں

- 153 کی اُن کے مقدر کا کہنا جو ہجر کے مارے ہوتے ہیں
- 154 ہم جلاتے ہوئے نعتوں کے دیئے جاتے ہیں
- 155 سبحا کرم ہر طرف چھا رہے ہیں
- 155 خدا سے دُعا اک یہی مانگتے ہیں
- ﴿ردیف۔ واؤ﴾
- 156 لاکھوں ہیں دربار جہاں میں اُن کا مگر دربار نہ پوچھو
- 157 بہارِ دو جہاں آئے بہار و پھول برسائے
- 158 شبہ دنیا و دین آئے بہار و پھول برسائے
- 159 بہارِ جانفرا آئے بہار و پھول برسائے
- 160 چاکری پر ہے تری فخر جہاں بانوں کو
- 161 حبیب ذوالجلال آئے بہار و پھول برسائے
- 162 کرو نہ ذکر خطا کا عطا کی بات کرو
- 163 چلو چل کے کوئے نبی میں صدا دو
- 164 بہار چشتیاں آئے بہار و پھول برسائے..... (منقبت)
- 164 دلوں پہ کندہ رسولِ خدا کا نام کرو
- 165 ملتِ بیضا کے رخشندہ مقدر تم ہو
- 165 ذرا مدینہ کے صحراؤ بن کی بات کرو
- 166 دَرِ نبی تک پہنچ ہو جس کی ملے الہی وہ آہ مجھ کو!
- 166 ہر اُمتی کے دَرِ دو کا درماں تہی تو ہو
- 167 نام محمد گیا کرو دل کو روشن کیا کرو
- 168 روح جس کی کہ تیرے عشق نے گرمائی ہو
- 168 یاد نبی کو کیا کرو چین دلوں کا لیا کرو
- 169 جن آنکھوں نے دیکھا ہے طیبہ کے نظاروں کو
- 170 دل میرا ترستا ہے طیبہ کی ہواؤں کو
- 171 خواہ کچھ مانگو نہ مانگو یہ خدا را مانگو
- 171 دل میں اُن کا خیال آنے دو
- 172 مجھے نہ دیکھو شبہ بحر و بر کی بات کرو
- 172 سرکار میرے دل کی یہ حسرت نکال دو
- 173 گر محبت سے محمد کی شناخوانی ہو

174

ابو رحمت ہیں یہ سرکار کے پیارے گیسو

175

سرکار مجھ کو اپنی پناہیں عطا کرو

175

رودادِ غمِ فرقت آقا کو سنانے دو

176

دلوں میں اپنے محبت کا نور لے جاؤ

176

یہ کرشمہ شہِ والا کی شنا کا دیکھو

177

نظر آنے لگا ہے اپنی آہوں میں اثر مجھ کو

177

بڑے ادب سے خدا کے نبی کی بات کرو

178

خلقِ نبی پھر خلقِ نبی ہے خلقِ نبی کی بات نہ پوچھو

﴿رودیف - ھ﴾

179

سید اوّلین رسول اللہ

179

کچھ ایسے میرے دل میں سما جائے مدینہ

180

ہوا ہم پر یہ احسانِ الہی یا رسول اللہ

180

جبیں میری ہو تیرا سنگِ درہو یا رسول اللہ

181

دل میں چراغِ عشقِ نبی کا جلا کے دیکھ

182

مدینے کی دکھا دو مجھ کو راہیں یا رسول اللہ

182

کہیں بھی ہم نہ تیری مثل پائیں یا رسول اللہ

183

محمد کی محبت ہے میرے ایمان کا غازہ

183

سنیے فریاد یا رسول اللہ

184

دو عالم میں ہے اس کی بادشاہی یا رسول اللہ

185

مدینہ دو عالم کے دل کا نگینہ

185

ہے جنتِ بداماں کی دیارِ مدینہ

186

میاں فخرِ عالم ترا آستانہ..... (منقبت)

187

تجھ سے ہر اک کو پیار ہے خواجہ..... (منقبت)

188

ہے علمِ لدنی سے منور تیرا سینہ یا شاہِ مدینہ

189

مٹی تجھ کو وہ شانِ دلربائی یا رسول اللہ

189

کیا ہے کس کے کرم نے یہ دل شکار نہ پوچھ

190

بلغِ اعلیٰ بکمالہ کشفِ الدجیٰ بجمالہ

192

دراقدس پہ میں حاضر ہوا نالیدہ نالیدہ

193

دل میں ہے آرزوئے مدینہ لب پہ ہے مصطفیٰ کا ترانہ

- 193 عرش ہے جس کی ضو سے منور ہے وہ نورِ نگاہِ مدینہ
(ردیف - ی)
- 194 در کا ہے حبیبِ خدا کی نظر مجھے
- 195 بحرِ نجات مجھ کو یہ سامان چاہیے
- 195 حضوری میں آنے کو جی چاہتا ہے
- 196 سزاوارِ ثنا ہے ذاتِ باری..... (حمد باری تعالیٰ)
- 196 کاش پوری یہ آرزو ہوتی
- 197 آئینہ صفاتِ خدا شانِ مصطفیٰ
- 197 بڑا ہے مرتبہ تیرا شہاب الدین بغدادی..... (منقبت)
- 198 وہ روضہٴ اقدس کے مینارِ نظر آئے
- 199 جانِ بہار آئے چمن پر بہار آئے
- 199 محمد کی مجھ پر نظر ہو گئی
- 200 ادا شکر حق کا کروں کس زباں سے
- 200 پروردگارِ جسم میں جب تک یہ دم رہے
- 201 دید ہو ان کی تو پھر دید کا ارمان رہے
- 201 مجھے الفتِ مصطفیٰ چاہیے
- 201 اگر رونقِ انجمن چاہیے
- 202 اگر دل میں نورِ یقین چاہئے
- 202 حدیثِ مصطفیٰ قرآن کی تفسیر ہوتی ہے
- 203 دل سے کہو نجات کا سامان کیا کرے
- 203 خوشا عنایاتِ ذاتِ باری نصیب سب کا سنور رہا ہے
- 204 دیکھ مت میری خطا بندہ تو عصیاں کوش ہے
- 205 دل پہ نقشِ ترانامِ رسولِ عربی
- 205 کرم بے نیاز ہوتا ہے
- 206 کشتِ دل میری کب ہری ہو گئی؟
- 207 انوارِ صوفشاں تری گرو راہ سے
- 207 سے تیری شان میں لولاکِ رسولِ عربی
- 208 ادنیٰ و اعلیٰ تیری ذاتِ رسولِ عربی
- 208 ہے دو عالم میں تر اراجِ رسولِ عربی

- 209 تو ہے طہ تو ہے یسین رسولِ عربی
- 209 تیری عظمت ہے جہاںگیر رسولِ عربی
- 210 اصل ایماں تری تعظیم رسولِ عربی
- 210 ہے دو عالم میں تیری دھوم رسولِ عربی
- 211 شمعِ عشق دلِ تار میں جلنے دیجئے
- 211 فصلِ باری کو پالیا ہم نے
- 212 کیا شرابِ محبت ہے یادِ نبیؐ تشنگی یہ جگر کی بجھاتی رہی
- 213 بات دل کی حضورؐ تک پہنچی
- 213 اٹھے ہیں دستِ تمنا میرے دُعا کیلئے
- 214 اثرِ عشق تو چہرے سے عیاں ہوتا ہے
- 214 رخِ نبیؐ میں ہیں وحدت کے پھول کے جلوے
- 215 کہاں نہیں ہیں رسولِ کریمؐ کے جلوے
- 216 نبی کے جلوے ہیں خواجہ فریدؒ کے جلوے..... (منقبت)
- 216 کوئے سرکار میں ہم سر کو جھکاتے جاتے
- 217 کب سے پروازِ شوق ہے منتظر عشق کی شمع دل میں جلانے کوئی
- 217 کچھ نہ تھا پاس میرے ان کی عطا سے پہلے
- 218 خزاں کے مارے ہوئے جانبِ بہار چلے
- 218 درِ رسولؐ پہ میرا سلام ہو جائے
- 219 یا نبیؐ تجھ سے روشن ہیں دونوں جہاں ہر جگہ جگمگانا ترا کام ہے
- 220 تڑپ جو پاتا ہوں دل میں درِ نبیؐ کیلئے
- 220 دیئے کرم کے جلاؤ بڑا اندھیرا سے
- 221 ہر سمت اُن کے نور کی خیرات بٹ گئی
- 221 ہے اُن کی یاد سہارا دل و جگر کے لئے
- 221 کیا خوب مجھے صاحبِ قرآن نظر آئے
- 222 آرزو تیری کرنا میرا کام ہے میرے دل میں سامانا ترا کام ہے
- 223 دل مقامِ رسولؐ ہو جائے
- 223 میر حجاز کی نظر مجھ پر جو باز ہو گئی
- 224 کبھی جو قلب میں اپنے حضور پاؤ گے
- 224 ہوا جو فصلِ الہی کرم کی بات ملی

- 225 عشق رسول پاک کا زینہ نظر میں ہے
- 225 سرچشمہ انوار ہے تصویر تمہاری
- 226 آستانِ محمد پہ حاضر ہوا کیسے روح الامین آج کی رات ہے
- 227 زہے نصیب کہ رہتی ہے جستجو تیری
- 227 مدح سرکار لب پہ آئی ہے!
- 228 لطف رب غفور ہو جائے
- 228 یا نبی تیری دید ہو جائے
- 229 نور کی تنویر ہم کو مل گئی
- 229 پیکر ایثار عثمانِ غنی..... (منقبت)
- 230 عشق سرکار میں مرجاؤں خدا ایسا کرے
- 231 محمد قوتِ قلب و جگر ہے
- 231 دل اُن کی ضو سے مطلع انوار بن گئے
- 232 عشق رسول پاک ہے سامانِ زندگی
- 232 کس شان کے مالک ہیں مہمانِ مصطفیٰ
- 233 نظر اٹھا رجدھر بھی دیکھو بہار اُن کے ظہور کی ہے
- 234 نہ دیکھو مجھ پر خزاں کا عالم یہ کشتِ دل تو میری ہری ہے
- 235 گدا ہے جو بھی درِ نبی کا تو ایسے سائل کو کیا کمی ہے؟
- 235 پڑھ پڑھ کے درود اُن پر ہر دکھ کی دوا کیجئے
- 236 آہ میں میری اثر ہو جیسے
- 237 دید رسول پاک کا ارماں کیا تو ہے
- 237 یادِ نبی سے خوش دل گیر کریں گے
- 238 جس دل میں محمد کی محبت کا گزر ہے
- 238 چوکھٹ پہ محمد کی گنہگار کا سر ہے
- 239 جو دل میں ادب آشنا اسی دل میں حب رسول ہے
- 240 لگاؤ یا رسول اللہ کا نعرہ ذرا دل سے
- 240 یاد کرتا ہوں جب شانِ کریمی تیری
- 241 دل کے ارمان مدینے میں نکلتے دیکھے
- 242 سلطانِ مدینہ ہو نظر ایک ادھر بھی
- 243 گو پاس کچھ نہیں ہے لبوں پر دُعا تو ہے

- 244 نور سے دل معمور ہو جیسے
- 244 آستانِ شہ کوئین سے کیا ملتا ہے؟
- 245 یا الہی دکھا دے جمالِ نبیؐ ورنہ ہم ان کی فرقت میں مرجائیں گے
- 246 رہنما عشق محمدؐ کا اگر ہوتا ہے
- 246 عشق احمدؑ میں کسی عاشق سے مرنا سیکھئے
- 247 نعتِ سرکار پڑھو ایسے اُجالے ہوں گے
- 248 دل میں اسمِ شہ کوئین بسا رکھا ہے
- 249 نگاہِ لطف مجھ پر سید ابرار ہو جائے
- 249 بیمار ہجر ہوں میں دوائیں نہ دو مجھے
- 250 محمد مصطفیٰؐ جس کو ترا دیدار ہو جائے
- 250 میں پڑھ رہا ہوں نعت رسالت مآبؐ کی
- 251 دیدار کی ہونصیب جسے وہ نظر ملے
- 251 غلام سید عالم جہاں پناہ بنے
- 252 جو خوش نصیب محمدؐ کو یاد کرتے گئے
- 252 خیالِ طیبہ میں ارمانِ دل مچلتے گئے
- 253 زہے نصیب کہ رہتی ہے جستجو تیری
- 253 خیالِ دل میں رخِ مصطفیٰؐ کے آتے گئے
- 254 کیسی نرالی شانِ شہ انبیاء کی ہے
- 254 شبِ فراق کے مارو بڑا اندھیرا ہے
- 255 محبوبِ نبیؐ کے مہرؒ علی اللہ کے پیارے مہر علیؑ..... (منقبت)
- 256 جو سراجاً منیر ہوتا ہے
- 256 لطفِ ربِّ مجیب ہوتا ہے
- 257 یارب تیرے محبوب کا جلو نظر آئے
- 258 جس آنکھ کو سرکار کی صورت نظر آئی
- 259 دلوں سے کون سا پردہ اٹھا دیا تو نے
- 260 بنو غلامِ نبیؐ کے سکندری کے لئے
- 260 کیفیت خوب ہے یہ آپ کے دیوانوں کی
- 261 دیکھو جو محمدؐ کو ایمان کی آنکھوں سے
- 262 ہر منظر شہر مدینے کا کیا کہئے کیسا لگتا ہے!

- 263 نورِ نبیؐ کے ذکر سے دل اپنے جگمگائیے
- 263 جب کبھی مصطفیٰؐ کی یاد آئی
- 264 آپ کے در سے ہر اک کی بگڑی بنی میری بگڑی بنانے میں کیا دیر ہے؟
- 265 عرشِ اعظم سے بھی آگے جانا اُن کا جانا یاد ہے
- 265 دھیمی دھیمی صدا سنی ہے ابھی
- 266 غوثِ الاعظم کی یاد آئی ہے..... (منقبت)
- 267 طورِ سینا اور ہے عرشِ معلیٰ اور سے
- 268 پیامِ خالق بنامِ خلقت لیے جو خیرِ الٰہ نام آئے
- 269 خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام کب نہ ہوا؟
- 270 کنت کنزاً مخفیاً جب خود بیاں تک آ گیا
- 271 کنزِ مخفی کا راز ہیں ہم لوگ
- 272 نورِ علم و فن سے ہو کیسے حسین احمد رضا..... (منقبت)
- 273 ہر حقیقت کو کیا تو نے ہمیشہ بے نقاب
- 273 روح کی تازگی رسولِ اللہ
- 274 مصطفیٰؐ کے غلام ہیں ہم لوگ
- 274 میرے رب کہاں پہ نہیں ہے تو تیری شانِ جل جلالہ..... (حمد باری تعالیٰ)
- 275 گو غمِ ہجر سے مجبور ہیں مہجور ہیں ہم
- 276 کہیں بھی نہیں تیری کوئی نظیر..... (حمد باری تعالیٰ)
- 277 تو ہے تفسیرِ سرِّ کن فکاں خواجہ شہاب الدین..... (منقبت)
- 278 آسمانی صحیفے ہیں سب محترم ہیں مگر ان میں قرآن سب سے الگ
- 279 چراغِ ہدایت و جوہِ علیؑ ہے محمدؐ کے جلوے ہیں روئے علیؑ میں
- 280 کیا کرے گا ثنا تیری کوئی تیرا مداح ہے حق تعالیٰ
- 281 رحمت کا گنہگار سے ہوتا ہے جب ملاپ
- 281 شعلہ زن ہے یا نبیؐ دل میں تیری فرقت کی آگ
- 282 پڑھے ہیں قصیدے خدا نے تیرے
- 283 جس دل میں رسولِ اکرم کے دیدار کا ارمان ہوتا ہے
- 283 ہیں خوش بخت فرقت کے مارے تیرے
- 284 ہیں حضورِ مظہر ذاتِ حق یہ بڑے کمال کی بات ہے
- 285 نورِ نبیؐ قندیل میں روشن عرشِ بریں ہے جگمگ جگمگ

نذرانہ عقیدت

بکھنور سرور کائنات، خلاصہ موجودات، خاتم الانبیاء والمرسلین، محبوب رب العالمین، فخر آدم علیہ السلام و نبی آدم، شہنشاہ عرب و عجم، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ علی آلہ و بارک وسلم

بتوسط

مہر سپہر سہروردیہ، آفتاب فلک قلندریہ شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت و الامرتبت قبلہ چودھری شیخ محمد اقبال حمید سہروردی مدظلہ العالی صدر انجمن سہروردیہ و سرپرست مرکزی انجمن عند لیبان ریاض رسول۔ کراچی

گر قبول اُفتد زہے بخت و نصیب

خاکپائے ابوالفیض سیدی و مرشدی
حضرت خواجہ سید قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد ریاض الدین سہروردی
رحمۃ اللہ علیہ

پیش لفظ

الحمد للہ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اس بات کی عکاسی ان کی کتب سے اور نعتیہ شاعری سے ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ ریاض الدین شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں اپنے نعتیہ مجموعے ”دیوان ریاض“ کو شائع کروایا تھا۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ کرم ہے کہ ”دیوان ریاض“ دوسری بار شائع ہو رہا ہے۔ میرے والد محترم حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی کی شاعری کا یہ دیوان نچوڑ ہے۔ اس کی اشاعت میں سید سلیم شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور محمد سکندر ایوب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کا بڑا دخل ہے اس سلسلے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ تشکر کے بعد دیوان ریاض کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں کرماں والا بک شاپ لاہور کا دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں اللہ تعالیٰ کرماں والا بک شاپ اور اس کے جملہ احباب کو دین و دنیا کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

جزاک اللہ فی الدارین۔

نیاز مند

سید محمد فصیح الدین سہروردی (نعت خواں)

لاہور

۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عرضِ ناشر

چنگیاں چنگیاں نال لالو یاریاں
دل تے ناں لکھ مصطفیٰ دا اے ریاض

مشکلاں آسان ہوسن ساریاں
دیکھ لئی فیر دل دیاں گل کاریاں

حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں جو کہ ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ نعت گو شاعر بھی تھے اور پوری دُنیا میں انجمنِ عندلیبانِ ریاضِ رسول رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کو عام کیا۔

اور ناچیز کو بھی مدینہ منورہ میں محلہ العنابیہ میں ایک ہوٹل میں محفلِ میلاد پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے بیٹھ کر سننے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کی قبر مبارک کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے اور آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشن کو تاحیات

قائم و دائم رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

محترم جناب سید سلیم شاہ سہروردی الحسینی صاحب دامت برکاتہم قدسیہ اور جناب کمال الدین سہروردی صاحب کی کوششیں شامل حال رہیں۔

ادارہ نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ میں اپنی پوری کوشش کی ہے مگر پھر بھی بتقاضہ بشری اگر سہواً کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزرے تو ازراہ کرم ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درست کیا جاسکے۔

اس میں کیا شک ہے سن اے ریاض حزیں

ہم غلاموں کا مولا مدینے میں ہے

سمیع اللہ برکت

خادم حضرت کرماں والا شریف

بروز منگل 5-5-2010



84740

گزارشِ احوالِ واقعی

مجھے شاعر ہونے کا دعویٰ نہیں ذوقِ شاعری بجز اللہ ورثہ میں ملا ہے۔ میرے والد بزرگوار حضرت مولانا مفتی پیر سید محمد جلال الدین چشتی سراجی کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ اردو فارسی کے مستند شاعر تھے۔ تقسیم ہند سے قبل میں نے امرتسر (مشرقی پنجاب) میں اُن کا چیدہ چیدہ اردو، فارسی کلام دیوانِ جلال کے نام سے شائع کیا تھا۔ جلال آپ کا تخلص تھا۔ نعت کے ساتھ ساتھ غزل کہنے کا شوق بھی رکھتے تھے۔ میرے حقیقی ماموں علی حسین جوہری رحمۃ اللہ علیہ ریاست جیپور میں ایک نامور شاعر تھے۔ فضاء تخلص رکھتے تھے۔ صرف نعت کہتے تھے۔

میرے حقیقی برادران عزیزم ابوالعطاء حکیم پیر سید عبدالخالق شاہ صاحب سہروردی اور عزیزم سید شریف الدین نیر صاحب سہروردی دونوں بفضلہ تعالیٰ نعت گو شاعر تھے اور لاہور میں مقیم تھے۔ اول الذکر کا تخلص گوہر ہے اور مؤخر الذکر کانیر ہے۔ نیر صاحب کا کلام ماشاء اللہ پاکستان بالخصوص پنجاب میں خوب پڑھا جاتا ہے ان دونوں کو بھی شعر و شاعری کا ذوق میری طرح ورثہ میں ملا ہے۔

شاعری کے میدان میں میرے پہلے استاد میرے والد بزرگوار ہیں۔ کچھ عرصہ بعد میں نے امرتسر کے ایک اور مشہور شاعر حضرت روشن دین روشن رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے

زانوئے تلمذتہہ کئے اور ان سے اصلاح لیتا رہا۔

گو کہ اپنے جذبات و احساسات کو موزوں انداز میں پیش کرنے کا نام شاعری ہے تاہم اہل زبان اور اہل علم و فن سے استدعا ہے کہ دیوان ریاض میں انہیں جہاں زبان اور فن کے اعتبار سے کوئی غلطی نظر آئے تو اس کی اصلاح فرماتے ہوئے مجھے شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں۔

سید محمد ریاض الدین سہروردی ^{رحمۃ اللہ علیہ}



مردِ قلندر، عاشقِ صادق، حسانِ رسول ﷺ، امامِ انقلابِ نعتِ ﷺ

حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

نعتِ خوانی کا سلسلہ ازل سے ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ انبیاءِ کرام، صحابہ کرام، اہل بیتِ اطہار اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و مقبول بندوں نے ہر دور میں نعتِ رسول مقبول ﷺ کے ذریعے عوام الناس کے قلب کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی روشنی سے منور کیا ہے اللہ تعالیٰ کے انہیں مقبول اور برگزیدہ بندوں میں ایک نام ایسے مردِ قلندر کا ہے جس کی زندگی کا ہر لمحہ سرکارِ دو جہاں، فخرِ کون و مکاں ﷺ کی تعریف و توصیف کو عام کرنے میں گزرا ہے خلقِ خدا اس مردِ قلندر کو امامِ انقلابِ نعتِ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے آپ نے فروغِ حمد و نعت اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی ترقی و ترویج کے لئے جو گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ سنہرے حروف سے رقم رہیں گی۔

حسانِ رسول ﷺ امامِ انقلابِ نعتِ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ۴ اپریل ۱۹۱۹ء میں جے پور (انڈیا) میں ایسے اعلیٰ علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے جنہوں نے لاکھوں بندگانِ خدا کو دینِ اسلام کی دولت

مالا مال کیا آپ کے والد محترم مفتی سید محمد جلال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم باعمل، مفتی وقت، مفکر و خطیب، نعت گو اور نعت خواں تھے جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ ریاست بے پور کے ایک نہایت برگزیدہ خانوادے سے تعلق رکھتی تھیں جن کا سلسلہ نسب حضرت خواجہ درویش محمد ڈونگری اور خواجہ علاؤ الدین سنجرى رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم بزرگوں سے جا ملتا ہے حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم مفتی سید محمد جلال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بعد ازاں اسلامیہ ہائی سکول (امر تسر) سے میٹرک کیا اور دیگر بزرگان دین و علماء کرام سے تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علوم و فنون حاصل کئے آپ کو عربی، فارسی اور دیگر زبانوں پر بھی مکمل دسترس حاصل تھی آپ کو ذوق شاعری ورثہ میں ملا نعت گوئی میں بھی آپ کے پہلے استاد آپ کے والد گرام مفتی سید محمد جلال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے ان کے علاوہ آپ ماسٹر روشن دین روشن سے اصلاح لیتے رہے۔ آپ نے باطنی علوم کی تکمیل کے لئے قیام پاکستان سے قبل سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے عظیم بزرگ شیخ السلام، امیر السالکین، خواجہ خواجگان حضرت ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی جبکہ قادری اور چشتی نسبت آپ کو حضرت سید محمد نبی قادری فخری جہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی۔ تقسیم ہند سے قبل آپ نے فروغِ حمد و نعت کے لئے ”بزمِ جلال“ اور ”بزمِ ریاض“ قائم کی اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۰ء میں لاہور میں ”جمعیت حسان“ کی بنیاد رکھی جبکہ ۱۹۷۰ء میں آپ نے کراچی میں فروغِ حمد و نعت کی عالمگیر تحریک مرکزی انجمن عند لیبان ریاض رسول ﷺ قائم کی جس کی شاخیں نا صرف پورے پاکستان میں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں۔ آپ نے نعت خوانوں کی تربیت و اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے پہلا ”نعت کالج“ قائم کیا جو بلاشبہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے یہی نہیں آپ نے آقائے نامدار، فخر

موجودات حضرت محمد ﷺ کی محبت کا پیغام گھر گھر عام کرنے کے لئے نثری میدان میں بھی گراں قدر کتابیں تحریر کیں جس سے آپ کا عالمانہ پہلو اُجاگر ہوتا ہے۔ امام انقلاب نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سرکارِ دو عالم ﷺ سے والہانہ محبت کرتے تھے اسی شرف کی بدولت نعت گوئی اور نعت خوانی میں آپ کا ایک معتبر نام ہے۔ آپ نے اردو، پنجابی، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں میں بڑے احسن انداز میں آقائے دو جہاں ﷺ، فخر کون و مکاں کے حضور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ آپ کے کلام کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ اور سرکارِ مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں جتنے بھی عقیدوں کے پھول نچھاور کئے ہیں ان میں حد درجہ عقیدت و محبت اور عجز و انکساری شامل ہے ایک عاشق صادق کی طرح آپ کی یہی آرزو رہی کہ اللہ تعالیٰ اور سرکارِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ میری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

درگہ حق میں ہو قبول ریاضِ بہر نعتِ نبی تیری کاوش

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی عزت و شہرت سے نوازا تھا مگر آپ عشق و یقین کی اس منزل پر فائز تھے جہاں ہر دنیاوی خواہش گریزِ راہ ہے آپ نے اپنی ذات کی نفی کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے:

کیا حقیقت ہے میری ریاضِ حزیں میں تو کچھ بھی نہ تھا اب بھی میں کچھ نہیں

برکتِ نعتِ گوئی ہے یہ بالیقین مجھ سا ناچیز بھی باوقار ہو گیا

یوں تو نعتِ گوئی کے میدان میں بہت سے شاعر آئے لیکن ان میں سے

صاحبِ دیوان شاعر کوئی کوئی ہے اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ خاص فضل اور نبی اکرم ﷺ کا

خاص فیض ہے کہ آپ صاحبِ دیوان شاعر ہیں جو آج ہمارے ہاتھوں میں دیوانِ

ریاض کی شکل میں موجود ہے اس دیوان کے متعلق بھی آپ نے کیا خوب کہا ہے۔

میں لکھوں نعتِ نبیؐ ایسا کہاں مجھ میں شعور

اصل میں فیضِ رسالت ہے یہ دیوانِ ریاضؒ

میں یہ سمجھتا ہوں کہ امامِ انقلابِ نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم بزرگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں جن کا مقصد صرف اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے دنیاوی فوائد اور دنیاوی ایوارڈز سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ شاید ہم میں سے کوئی بھی حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ و مقام کو سمجھ نہ سکا آپ کا مقام یقیناً بہت ارفع و اعلیٰ ہے جس کی نشاندہی آپ کے ان اشعار سے ہوتی ہے۔

ریاضؒ اس لطفِ باری کے تصدق کہ ہوں میں زیرِ دامانِ محمدؐ

☆☆☆

ریاضؒ ان کی عنایت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے تصور جب کیا ان کا انہیں پیش نظر دیکھا

☆☆☆

مدت سے گم ہوں ان کی محبت میں اے ریاضؒ

وہ میرے سامنے ہیں صدائیں نہ دو مجھے

☆☆☆

نعت خوانانِ نبیؐ کو یہ سنا مژدہ ریاضؒ

سب پکاریں گے تمہیں محشر میں حسانِ رسولؐ

حسانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امامِ انقلابِ نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا بس ایک ہی اصول تھا۔

مٹا دے، ہستی غمِ مصطفیٰؐ میں اپنی ریاضؒ

یہی رہا ہے ہمیشہ سے عاشقوں کا اصول

آپ کی زندگی سنتِ نبوی ﷺ کی پیکر تھی جس کا لمحہ لمحہ یادِ الہی، تبلیغِ دین، خدمتِ خلق اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی تعریف و توصیف کو عام کرنے میں گزرا آپ کی نعتیہ شاعری قیامت تک اہل ایمان کے دلوں کو گرماتی رہے گی آپ آخری سانس تک اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرتے رہے اور اللہ سے یہ دُعا کرتے رہے۔

یا الہی دارِ فانی کو کہوں جب الوداع
نورِ عشقِ مصطفیٰ کی دل میں روشن ہو شعاع
دولتِ دروئیہ لے جائے ساتھ اپنے ریاض
ہیچ اس کے سامنے دنیا کا ہے مال و متاع
اور کبھی سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں۔

بڑی حسرت ہے یوں روحِ ریاضِ خستہ دل نکلے
تمہیں جب دے رہا ہو یہ صدائیں یا رسول اللہ

آخر آپ ۴ ذی الحجہ بمطابق ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء بروز بدھ بوقت اذانِ مغرب

ہم سے جدا ہو کر دارِ بقا کی طرف تشریف لے گئے۔

میری نجات کے لئے محشر میں اے ریاض
کچھ اور تو نہیں ہے غمِ مصطفیٰ تو ہے

اللہ تعالیٰ حسانِ رسول حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی

خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائے آپ کے وصال سے نعتِ خوانی کی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا بہت مشکل ہے مگر آپ اپنے لختِ جگر عالمی شہرت یافتہ ثناء خواں سفیرِ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی شکل میں ہمیں ایک ایسا انمول تحفہ دے گئے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ فروغِ حمد و نعت کے لئے وقف کر رکھا ہے آپ نے صحیح معنوں میں اپنے والدِ محترم امامِ انقلابِ نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن

کو جاری و ساری رکھا ہوا ہے۔ آپ نے حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی
 رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کو پوری دنیا میں پھیلا یا ہے۔ امام انقلاب نعت حسان رسول
 ﷺ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین ہونے کا ثبوت
 دیتے ہوئے آپ نا صرف فروغِ حمد و نعت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل ہے بلکہ
 پوری دنیا میں سفیر سلسلہ سہروردیہ کی حیثیت سے سہروردی فیض بھی تقسیم کر رہے ہیں آپ
 کی زیر سرپرستی ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل فروغِ حمد و نعت
 کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے عظیم بزرگوں کی سوانح حیات اور تعلیمات کو
 عوام الناس تک پہنچانے کے لئے کلیدی کردار ادا کر رہی ہے آخر میں میری اللہ رب
 العزت سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امام انقلاب نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض
 الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا
 فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات کو مزید بلند و بالا فرمائے اور ہمیں اس سے مستفیض
 فرمائے۔ (آمین بحق سید المرسلین ﷺ)۔

حقیر و کمتر

کمال الدین سہروردی الحسینی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

أَمَّا بَعْدُ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحِكْمَةٌ ط

(حدیث نبوی ﷺ)

دیوانِ ریاض

﴿ردیف الف﴾

حمد باری تعالیٰ

نام سے کرتا ہوں تیرے ابتدا نام بابرکت ہے تیرا اے خدا
تو ازل سے ہے رہے گا تاابد ابتدا تیری ہے اور نہ انتہا
تو نے جب الحمد لله خود کہا کیوں نہ تو حقدار ہو ہر حمد کا
تو الہ العالمیں ہے لا شریک تو ہے رب العالمیں رب العلی
تو نے تنہا خلق کو پیدا کیا کیوں تیرا ہمسر ہو کوئی دوسرا؟
شان میں تیری ہے رحمن ورحیم تو بلاشک مالک روز جزا
خاص تیری ہی عبادت ہم کریں تجھ سے ہی مانگیں مدد صبح و مسا
اُن کے رستے پر ہمیں کر گامزن جن پہ برسائے ابرِ نعمت ہے ترا
راہ سے اُن کی تو ہم کو دور رکھ جن پہ ہے تیرا غضب نازل ہوا
اور اُن کی رہ سے جو گم رہ ہوئے ہادیٰ مطلق ہمیشہ ہی بچا
رحمتِ عالم کے صدقے میں قبول کر ریاضِ دل حزیں کی یہ دُعا

حمد باری تعالیٰ

ساری دنیا میں ہر اک سمت ہے چرچا تیرا
 ذرے ذرے میں نظر آتا ہے جلوہ تیرا
 کہہ کے کن تو نے ہی جب پیدا کیا ہے سب کو
 کیسے ہمسر ہو کوئی خالق یکتا تیرا
 ساری مخلوق کے سر جھکتے ہیں تیرے آگے
 نام سب جپتے ہیں ہر آن خدایا تیرا
 حکمتیں تیری ہیں بندوں کی سمجھ سے بالا
 بھید دنیا میں کسی نے بھی نہ پایا تیرا
 ہر نبی آیا لئے ہاتھ میں وحدت کی شمع
 گوشے گوشے میں چمک اٹھا اجالا تیرا
 کام بگڑے ہوئے جز تیرے بنا سکتا ہے کون؟
 سب کا تو مولا، نہیں کوئی بھی مولا تیرا
 تو وہ منعم ہے کہ ہر چیز عطا کرتا ہے
 کیسے محروم رہے مانگنے والا تیرا
 سب نبی چرخ نبوت کے ستارے ہیں مگر
 بدرِ کامل ہے وہ محبوب نرالا تیرا
 جز تیرے در کے کہاں جائے گنہگار ریاض
 ہے یہ ہر حال میں محتاج سراپا تیرا

نعت

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

جب لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ہم نے فرمانِ رسولِ خدا جانا
 وَاللّٰهُ دُو عَالَمٍ مِّیْن اُنْ كُو پھر بعدِ خدا یكُتَا جانا
 اے ہادیِ اقوامِ عالمِ اے سیدِ اولادِ آدَمُ
 تجھ سے عدم کو وجود ملا تجھے باعثِ ارض و سما جانا
 ہر قولِ تَرَا وَحٰی یُّوحٰی ہر فعلِ تَرَا خَالِقِ كِی رِضَا
 یُعْطِیْكَ فَتَرْضٰی رَبِّ نَے كہَا تجھے ہم نے حبیبِ خدا جانا
 تیرے قَرَبِ پَہ شَاهِدُ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلِّیْ آیتِ قرآں ہے
 اِس قَرَبِ كَے لَاقِ خَالِقِ نَے كُوئی اور نہ تَرے سوا جانا
 آیا ہے حدیثِ قدسی میں فرمانِ ذِكْرَتْ ذِكْرَتْ مَعِیْ
 ہم نے تو خدا مانا نہ تجھے پر اُس سے كَبھی نہ جُدا جانا
 وہ بیعتِ رضواں زِیرِ شَجَرِ وہ شَانِ رَمِیْتِ وہ شِقِ قَمَرِ
 خَالِقِ نَے تجھے یہ شَرَفِ بَخْشَا تیرے ہاتھ کو ہاتھ اپنا جانا
 ارشادِ رَفَعْنَاكَ ذِكْرَكَ فَرْمَانِ فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا
 قرآں کی رُو سے ہم نے تیرا خالق کو بھی مدح سرا جانا
 مومن کو اپنی جان سے بھی بڑھ کر ہے میسر قَرَبِ تَرَا
 اُولٰٓئِیْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ پڑھ کر اَكِ یہ بھی مقامِ تَرَا جانا
 یَرْضُوْهُ اِشَارَا تَرٰی طَرَفِ كَرِ كَے یہ خدا نے سمجھایا
 محبوبِ مَرے كِی ہے جو رِضَا سے میں نے بھی اپنی رِضَا جانا

اے مظہرِ راز کزِ خفی کیا شان ہے تیرے رتبے کی
 در صورتِ تو در سیرتِ تو اللہ کو جلوہ نما جانا
 از دردِ فراقِ جاں بلم در پہلو تپیدہ دل دارم
 اے نورِ خدا اے حسنِ ازل میری حسرتِ دید مٹا جانا
 تیرے ہجر کے نشتر ایسے چبھے ہر لحظہ ہیں دل کے زخم ہرے
 اب فصل کی تاب نہیں مجھ کو کبھی مرہم وصل لگا جانا
 اے ساقی کوثرِ چشمِ کرم من تشنہ جگر من تشنہ لبم
 مجھے بادۂ عشق پلا جانا میری تشنہ لبی کو بجھا جانا
 گلہائے گلستانِ عالم خوشبوئے تو ہر سوا فشانہ
 از بوئے محبت جانِ جہاں مرا دل بھی ذرا مہکا جانا
 تقلیدِ رضا میں فیضِ نبی جو تجھ کو ریاضِ ہوا حاصل
 اس فیض سے تو نے جو نعت لکھی وہ نعت ہمیں بھی سنا جانا



کس شان کے مالک ہیں مہمانِ مصطفیٰ
 محبوبِ خدا کے ہیں ثنا خوانِ مصطفیٰ
 لاریب وہی دل ہے گزر گاہِ کبریا
 جس دل میں جاگزیں ہوئے ارمانِ مصطفیٰ
 محبوبِ مصطفیٰ یہ ہے اللہ کو درود
 اور ذکر ہے اللہ کا بس جانِ مصطفیٰ

اے عاصیو! کیا گرمی محشر کا تمہیں ڈر؟

آجاؤ زیرِ سایۂ دامنِ مصطفیٰ

یہ مرتبہ، یہ دبدبہ، یہ شانِ مصطفیٰ

ہیں حضرتِ جبریلؑ بھی دربانِ مصطفیٰ

خالق تو ہے زمان و مکاں سے بری ریاض

عرشِ علیؑ ہے اصل میں ایوانِ مصطفیٰ



ہر ایک ذرے میں اس نور کا ظہور ملا

کرم تو ایک سا اُن کا قریب و دور ملا

جو مانگا جس نے محمدؐ سے وہ ضرور ملا

ہر ایک گام پہ اُس کو چراغِ طور ملا

جہاں جہاں مجھے اپنا کوئی قصور ملا

زہے نصیب مجھے ورد یا غفور ملا

نگاہِ لطف جو اُن کی ہوئی شعور ملا

نبیؐ کی شکل میں ہم کو خدا کا نور ملا

یہاں سوال نہیں قرب و بعد کا کوئی

خدا نے اُن کو خزانوں کی کنجیاں دے دیں

نظر میں جس کی چمکتا ہے نورِ عشقِ رسولؐ

وہاں وہاں مجھے رحمت نے آکے تھام لیا

شمار کوئی نہ تھا میرے جرم و عصیاں کا

شعورِ نعت تو حاصل نہ تھا ریاضِ تجھے



ساری دنیا سے نرالا ہے مدینہ تیرا

مُشک و عنبر سے فزوں تر ہے پسینہ تیرا

سیرِ معراج میں تھا عرش بھی زینہ تیرا

منظہرِ علمِ الہی ہے یہ سینہ تیرا

کیسے دَر پر تیرے آئے یہ کمینہ تیرا

تیری خوشبو نے تو مہرکا دیا عالمِ سارا

تیری عظمت تیری رفعت کی نہیں حد کوئی

سربہ خمِ حکمت و دانش ہے تیرے کوچے میں

اس لئے فقر کو فخری سے نوازا تو نے عشقِ خلاقِ دو عالم ہے خزینہ تیرا
خوفِ غرقاب نہیں تجھ کو ریاضِ خستہ اُن کی نگرانی میں جاتا ہے سفینہ تیرا



جو بھکاری ہے آپ کے در کا وہ شہنشاہ ہے مقدر کا
عشق اُن کا ہے جس کا سرمایہ سر حضور اُس کے خم سکندر کا
ہے جو سودائے عشق سے خالی کوئی مصرف نہیں ہے اُس سر کا
عرش والے طواف کرتے ہیں سید کائنات کے گھر کا
رنگ لائی ہے میری تہنہ لبی مل گیا مجھ کو جام کوثر کا
فقر اُس کے لئے شہنشاہی جو مقلد بنا ابوذر کا
فیضِ حسان کیوں نہ ہو حاصل نعت خواں ہوں حبیبِ داور کا
نعتِ سرکار اے ریاضِ حزیں ہے سہارا یہ میرے گھر بھر کا



دل سراپا بہار ہو جاتا گر نبی پر نثار ہو جاتا
یاد آتے وہ بے قراری میں دل کو حاصل قرار ہو جاتا
داغِ عصیاں تمام ڈھل جاتے میں کبھی اشکبار ہو جاتا
اپنے اعمال پر نظر کر کے کاش میں شرمسار ہو جاتا
فخر کی بات تھی یہ میرے لئے میں سگ کوئے یار ہو جاتا
اُن کی نعلین زیب سر ہوتیں پھر تو میں تاجدار ہو جاتا
اُن کے در کا غلام کہلاتا دہر میں باوقار ہو جاتا

اُن کے فیضِ کرم سے کارآمد مجھ سا بھی نابکار ہو جاتا
موت آتی ریاضِ طیبہ میں اور وہیں پر مزار ہو جاتا



غمِ دل نبیٰ کو سنانا پڑے گا مقدر ہمیں آزمانا پڑے گا
جو ہے سرِ بلندی کی خواہش تو سر کو درِ مصطفیٰ پر جھکانا پڑے گا
انہیں مان لو شافعِ یومِ محشر گناہوں کو یوں بخشوانا پڑے گا
ہے عرفانِ حق منحصر صرف اس پر محمدؐ کا عرفان پانا پڑے گا
تمنا ہے گر روشنی قلب میں ہو چراغِ محبت جلانا پڑے گا
بلا واسطہ گر درود اُن پہ بھیجو مدینہ تصور میں لانا پڑے گا
اسی پر موقوف قربِ الہی نبیٰ کی حضوری میں جانا پڑے گا
اگر سروری کی ریاضِ آرزو ہے غلام اُن کا خود کو بنانا پڑے گا



خود ہے مداح جو اللہ تعالیٰ تیرا کیوں نہ ہر گوشہٴ عالم میں ہو چرچا تیرا
فرش والوں پہ کھلے کیسے حقیقت تیری عرشِ والے بھی نہیں جانتے رتبہ تیرا
تیرے انوار نے چمکا دیا عالم سارا ہے ڈھلا نور کے سانچے میں سراپا تیرا
کون ایسا ہے جو رکھتا نہیں قبلہ اپنا؟ قبلہ اللہ کا ہے چاند سا چہرہ تیرا
رحمتیں رب کی گھٹا باندھ کے آجاتی ہیں ذکر ہوتا ہے جہاں بھی میرے آقا تیرا
تجھ کو مولائے جہاں رب نے بنا کر بھیجا کوئی جز ربّ دو عالم نہیں مولا تیرا
جلوہ گر حسنِ ازل دل میں ہوا ہے اُس کے جس نے دیکھا شہِ طیبہ رُخِ زیبا تیرا

منبعِ نور ہے یہ تیرا وجودِ اقدس
قاسمِ نعمتِ حق اہل جہاں کو لاریب
فرش سے عرشِ بریں تک ہے اُجالا تیرا
مِل رہا ہے تیرے ہاتھوں ہی سے صدقہ تیرا
کاش اس کو بھی کبھی آئے بلاوا تیرا
منتظر تیرے کرم کا ہے ریاضِ خستہ



سرکارِ میرے خواب میں آئیں تو عجب کیا
دل میں ہے میرے آپکے دیدار کی حسرت
بگڑی میری تقدیر بنائیں تو عجب کیا
وہ چہرہ پر نور دکھائیں تو عجب کیا
مچھ کو بھی غلام اپنا بنائیں تو عجب کیا
ہم خود ہی اُنہیں جا کے سنا لیں تو عجب کیا
اک شمعِ میرے دل میں جلا لیں تو عجب کیا
مِل جائیں جو جنت کی فضا لیں تو عجب کیا
یہ بات نہیں کچھ بھی بعید ان کے کرم سے
یہ بھی تو ہے ممکن کہ غمِ دل کی حکایت
روشن وہ کیا کرتے ہیں خود عشق کی شمعیں
موت اپنی ریاض آئے مدینہ کی زمیں پر



میرے آقا میری بگڑی کو بنانا ہوگا
میں گنہگار ہوں یا شافعِ محشر مجھ کو
ہاتھ پکڑا ہے تو عاصی کو نبھانا ہوگا
اپنے دامن میں سرِ حشر چھپانا ہوگا
ذکرِ سرکار سے دل اپنا لگانا ہوگا
میرے آقا مجھے قدموں میں بلانا ہوگا
مجھ کو بھی جامِ مئے عشق پلانا ہوگا
سر درِ سرورِ عالم پہ جھکانا ہوگا
اس میں عشقِ شہِ والا کو بسانا ہوگا
ازرہ لطفِ میرے خواب میں آنا ہوگا
جز تیرے کون سہارا ہے دو عالم میں میرا
میں بھی پیاسا ہوں ترا ساقیِ حوضِ کوثر
سرفرازی ہے جسے دونوں جہانوں کی مطلوب
تم جو چاہو کہ یہ دل منبعِ انوار بنے
اپنے دیدار سے محروم نہ رکھنا مجھ کو

نعت پڑھتے رہو دن رات ریاضِ خستہ بختِ خفتہ کو اسی طور جگانا ہوگا



جیسے ہی نام آیا لبوں پر حضورؐ کا
پوچھو نہ ذکرِ سرورِ عالم کی لذتیں
دامن میں مجھ کو اُن کی شفاعت نے لے لیا
نورِ خدا کو دیکھنے کی کس میں تاب ہے؟
آنکھیں کبھی جو نم ہوں میری اُن کے عشق میں
آساں نہیں ہے سہنا غمِ فرقتِ رسولؐ
خوشبوئے نعت سے ہے معطر مشامِ جاں
تو اور تیرے منہ سے ثنائے نبیؐ ریاض
جلوہ سما گیا میری آنکھوں میں نور کا
منہ سے لگا ہے جامِ شرابِ طہور کا
انجام دیکھیے میرے جرم و قصور کا
کیا سامنے مال نہیں کوہِ طور کا؟
اعجاز ہے یہ اُن کے کرم کے ظہور کا
کرتا ہوں وردِ اس لئے میں یاصبور کا
عالم نہ پوچھیے میرے کیف و سرور کا
بیشک کرم ہے تجھ پہ خدائے غفور کا



گدانے جب تیرے دستِ عطا کو ڈھونڈ لیا
رہا نہ خوف کسی گم راہی کا اب باقی
نہیں ہے ظلمتِ مرقد کا ڈر اسے کوئی
اب ہوں گے دور دلدر میرے مقدر کے
ضیائے نورِ نبوت کی برکتوں کی قسم
کھلی ہے حشر میں قسمت گنہگاروں کی
خدا کے مرکزِ جود و سخا کو ڈھونڈ لیا
کہ ہم نے ہادیٰ راہِ ہدیٰ کو ڈھونڈ لیا
کہ جس نے نورِ رُخِ واضحیٰ کو ڈھونڈ لیا
جبین نے میری درِ مصطفیٰ کو ڈھونڈ لیا
بھٹکنے والوں نے اپنے خدا کو ڈھونڈ لیا
کہ اپنے شافعِ روزِ جزا کو ڈھونڈ لیا

بڑا سکون ملا ذکرِ مصطفیٰ سے ریاض

مریضِ ہجر نے اپنی دوا کو ڈھونڈ لیا

کیسا کمال ہے یہ رسالت مآب کا
ایسے وہ اک نظر سے بدلتے ہیں قسمیں
خوشبو نبی کے ذکر کی پھیلی کچھ اس طرح
پیدا کیا خدا نے انہیں جب کہ لا جواب
تسکین قلب و جاں کی ضمانت ہے اُن کی یاد
دیدار اُن کا ہوگا قیامت کے دن ریاض
مرکز ہے اُن کی ذات خدا کی کتاب کا
بدلا تھا جیسے حال کبھی آفتاب کا
چھڑکا ہو جیسے عطر کسی نے گلاب کا
کیسے جواب کوئی ہو اُس لا جواب کا؟
ذکر اُن کا ہے علاج ہر اک اضطراب کا
دل منتظر ہے اس لئے روزِ حساب کا



تمہارا سید عالم مقام کیا کہنا!
سریرِ عرش پہ لکھا ہے دستِ قدرت نے
تیرے اشارے پہ سورج غروب ہونہ سکا
خدا نے اپنی طرف کر لیا اسے منسوب
بھڑک اٹھی تیری الفت کی آگ جس دل میں
جو آیا در پہ تیرے بامراد لوٹا ہے!
تمہارے صدقے میں رب کی عنایتوں کی قسم
بنے جو دشمن جاں اُن کو بھی اماں بخشی
دلِ ریاض کی یہ آرزو بھی ہو پوری
خدا بھی بھیجے درود و سلام کیا کہنا
خدا کے ساتھ تمہارا بھی نام کیا کہنا
فلک پہ شق ہوا ماہِ تمام کیا کہنا
تیرے دہن سے جو نکلا کلام کیا کہنا
ہے اُس پہ نارِ جہنم حرام کیا کہنا
رسولِ پاک تیرا فیضِ عام کیا کہنا
رُکا کبھی نہ میرا کوئی کام کیا کہنا
لیا کسی سے نہیں انتقام کیا کہنا
اسے بھی اپنا بنا لو غلام کیا کہنا



تیرے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا
جہاں جہاں بھی ہے مخلوق ساری دنیا میں
ہر ایک تجھ سے ہوا فیضیاب کیا کہنا
کہیں بھی تیرا نہیں جواب کیا کہنا

تیرے قدم کا نشاں آفتاب کیا کہنا
 کھلا رہا ہے تیری رحمت کا باب کیا کہنا
 تو سب میں تیرا کیا انتخاب کیا کہنا
 وہ راز تو نے کیا بے نقاب کیا کہنا
 ہے تجھ پہ فضلِ خدا بے حساب کیا کہنا
 تیرا وجود خدا کی کتاب کیا کہنا
 تو دل کا مٹ گیا ہر اضطراب کیا کہنا

تیرے جمال کا پرتو ہے ماہتابِ فلک
 ہمیشہ اپنے پرانے پہ یارسول اللہ
 جو چاہا رب نے بنائے کسی کو وہ محبوب
 چھپا ہوا تھا ازل سے جو کنزِ مخفی میں
 شمار تیرے مراتب کا ہو نہیں سکتا
 تیرے علوم کا مظہر علومِ عالم ہیں
 رجوع تیری طرف جب ہواریاضِ حزیں



یابنیٰ کب مجھے دیدار تمہارا ہوگا؟
 گنبدِ خضرا کا کب مجھ کو نظارا ہوگا؟
 جس کو حاصل تیری رحمت کا سہارا ہوگا
 تیرے منگتے کا اسی طور گزار ہوگا
 تیرے الطاف و کرم کا جو اشارا ہوگا
 شافعِ حشر کو کب ایسا گوارا ہوگا
 دامنِ سرورِ عالم کا کنارا ہوگا

اوج پر گب میری قسمت کا ستارا ہوگا؟
 جالیاں روضے کی کب سامنے ہونگی میرے؟
 سہل ہو جائیگی ہر منزلِ محشر اُس کی
 ڈال دے صدقہ نواسوں کا میری جھولی میں
 بات بن جائے گی محشر میں گنہگاروں کی
 اُمتی اُن کا جہنم میں چلا جائے کوئی!
 میں گدا اُن کا ہوں ہاتھوں میں سرِ حشر ریاض



مظہرِ قدرتِ خالق ہے سراپا تیرا
 تاکہ خود خالقِ کونین ہو شیدا تیرا
 کیسے ہمسر ہو کوئی اے شہِ والا تیرا

اللہ اللہ جمالِ رُخِ زیبا تیرا
 اس لئے خلق میں بے مثل بنایا تجھ کو
 ذاتِ یکتا کے لئے چاہیے یکتا محبوب

تیرے اوصاف بیاں کرتے گئے ساری نبی
حق نے قرآن کی صورت میں رسولِ عربی
اُذُنُ منی تجھے کہہ کے پکارا رُب نے
پس ہی ڈالتی یہ گردشِ افلاک مجھے
منتظر تیری عنایات کا کب سے ہے ریاض؟
نام دنیا کے ہر اک گوشہ میں چمکا تیرا
لوح محفوظ سے بھیجا ہے قصیدہ تیرا
ہر قدم رتبہ بڑھایوں شبِ اسریٰ تیرا
گر نہ ملتا مجھے دنیا میں سہارا تیرا
یہ ہے اک بندہ بے دام نکمنا تیرا



ذکر پر اُن کے ہمہ تن گوش ہونا ہی پڑا
ہے خدا کے عشق میں دیوانگی بھی بے ضرر
ہے کسے اُن کی حضوری میں مجالِ دَم زدوں
برکتِ پائے محمدؐ کے لئے اسریٰ کی شب
ہو گیا جب اُن کے مداحوں کی کثرت کا ظہور
عرش پر دیکھا خدا کو مصطفیٰؐ نے بے حجاب
اُن کے ناموس رسالت کے تحفظ پر ریاض
دل کو ان کے عشق میں پُر جوش ہونا ہی پڑا
مصطفیٰؐ کے عشق میں باہوش ہونا ہی پڑا
سب کو اُن کے روبرو خاموش ہونا ہی پڑا
عرشِ اعظم کو تہہ پا پوش ہونا ہی پڑا
دشمنوں کو ہر طرف رُو پوش ہونا ہی پڑا
طور پر موسیٰؑ کو تو بے ہوش ہونا ہی پڑا
اہلِ ایماں کو کفن بردوش ہونا ہی پڑا

حمد باری تعالیٰ

کیا کرم ذوالجلال ہے تیرا
کتنی دنیا حسین ہے یا رب
بے ستوں آسماں کو ٹھہرایا
مرتبے تو نے سب کو بخشے ہیں
سب پہ دستِ نوال ہے تیرا
ہر طرف ہی جمال ہے تیرا
یہ تو ادنیٰ کمال ہے تیرا
مرتبہ بے مثال ہے تیرا

نورِ خورشید و ماہِ تاباں میں کیا جلال و جمال ہے تیرا
طالبِ عفو ہے ریاضِ حزیں بندۂ خستہ حال ہے تیرا



کاش دیدارِ مصطفیٰ ہوتا لُذیبِ محبوبِ کبریا ہوتا
ایسا ہوتا کہ دستِ ساقی سے جامِ الفت مجھے عطا ہوتا
سر پہ قربانِ رفعتیں ہوتیں اُن کے قدموں پہ گر جھکا ہوتا
رُوءِ اقدس پہ گر نظر پڑتی سامنے جلوۂ خدا ہوتا
بخش دیتے جو عشق کی دولت حرصِ دنیا سے دل رہا ہوتا
یاد مجھ کو رہا نہ عہدِ الست کاش وعدہ مرا وفا ہوتا
موت آتی ریاضِ طیبہ میں میرا پورا یہ مدعا ہوتا



جب نورِ عشق دل میں اترتا چلا گیا
اعجاز یہ تو اُن کی نگاہِ کرم کا ہے
دستِ عطا وہ اپنا بڑھاتے چلے گئے
مجھ کو میرے گناہ ڈبوتے چلے گئے
پشمِ زدن میں کٹ گئیں محشر کی ساعتیں
بَس اُن کو دل میں یاد میں کرتا چلا گیا
ہر بار ہی ملی نئی رفعت مجھے ریاض
سُر اُن کے آستاں پہ جو دھرتا چلا گیا

فانوسِ کائنات ہے روضہ حضور کا
 ہر سمت اس کی کرنیں برابر ہیں جلوہ ریز
 اُن کے قدومِ پاک کا دھوون نصیب ہو
 فرقت میں مصطفیٰ کی تڑپتا ہے راتِ دن
 ہوتا ہے ذکرِ نورِ محمدؐ جہاں کہیں
 میں پڑھ رہا ہوں نعتِ حبیبِ خدا ریاض
 ہر ذرہ جس کی ضو سے مرقع ہے نور کا
 کچھ امتیاز ہی نہیں نزدیک و دور کا
 طالب یہ دل نہیں ہے شرابِ طہور کا
 کیا حال پوچھتے ہو دلِ ناصور کا
 ہوتا ہے اُس جگہ پہ گماں کوہِ طور کا
 عالم نہ پوچھئے میرے کیف و سرور کا



جدھر دیکھا محمدؐ کو ادھر ہی جلوہ گر دیکھا
 ہوئے کوچے معطر جگمگانے لگ گئے رستے
 عجب اعجاز ہے نامِ محمدؐ میں خدا شاہد
 سفر طے آخر تک ہو گیا اُس کا باسانی
 پلایا از رہ بندہ نوازی جامِ کوثر کا
 بلندیِ عرش کی رفعت پہ اس کی رشک کرتی ہے
 ریاض اُن کی عنایت کا یہ ادنیٰ اک کرشمہ ہے
 انہی کے نور سے روشن جہانِ بحر و بردیکھا
 رسولِ ہاشمیؐ کا جب کبھی اُن میں گزر دیکھا
 زباں پر جب بھی آیا با اثر اور کارگردیکھا
 کہ جس نے عشقِ محبوبِ خدا کو ہم سفر دیکھا
 نبیؐ نے حشر کے دن جب مجھے تشنہ جگر دیکھا
 قدم پر سرورِ کونین کے جس کا بھی سر دیکھا
 تصور جب کیا اُن کا انہیں پیشِ نظر دیکھا



ہے وجہ تسکین ذکر ان کا سکوں سراپا ہے نام اُن کا
 بھلائی ہر اک سے اُن کا شیوہ ہر اک پہ رحمت ہے کام اُن کا
 بنا کے محبوب اُن کو حق نے بڑا ہی اونچا مقام بخانا
 محیطِ عالم ہے اُن کی عظمت کہاں نہیں احترام اُن کا

بلندیٰ ذکرِ مصطفیٰ کا یہ اہتمامِ خدا تو دیکھو
 کہ ڈنکا ہر آن بج رہا ہے یہاں وہاں صبح و شام اُن کا
 بڑھو بڑھو اے کرم کے پیا سو پیو پیو اُن سے جامِ الفت
 ہو انہ پھر تشنہ لب کبھی وہ پیا ہے جس نے بھی جامِ اُن کا
 خدا کی اُن پر عطائے بے حد مقامِ محمود اُن کی مسند
 زمانہ دیکھے گا روزِ محشر یہ شان اُن کی مقام اُن کا
 اسی میں مضمحل ہے بادشاہی اسی میں پوشیدہ کجکلاہی
 خوشایہ قسمت میری کہے گر زمانہ مجھ کو غلام اُن کا
 ریاض بھیجو خلوصِ دل سے سلام اُن پر درود اُن پر
 جواب میں تم بھی خود سنو گے یقین جانو سلام اُن کا



منظہرِ شانِ ذات کیا کہنا	مرکزِ شش جہات کیا کہنا
دونوں عالم میں دھوم ہے تیری	خواجہ کائنات کیا کہنا
ترجماں ہے خدائے برتر کی	تری ہر ایک بات کیا کہنا
دن اگر تیرے رخ کا ہے واصف	ذکرِ زلفِ رات کیا کہنا
تیرے قدموں میں جھک گئے آکر	کفر کے سومنات کیا کہنا
تیرے مداح انبیاء و رسل	تو وہ عالی صفات کیا کہنا
گفتگو تیری اس قدر شیریں	ہیچ قند و بنات کیا کہنا
یہ تیرے نام ہی کا ہے اعجاز	سہل ہوں مشکلات کیا کہنا
حشر میں دن تیری محبت کے	نہیں ممکن نجات کیا کہنا

پھر سنا بلبلِ ریاضِ رسولِ نعتِ محبوبِ ذاتِ کیا کہنا



درِ نبیٰ پر جھکاؤ سر کو بلندیوں پر نصیب ہوگا
 یقین کر لو خدائے واحد بشانِ رحمتِ قریب ہوگا
 نبیٰ سے پہلے رسول سارے جہان میں اس وجہ سے آئے
 کہ ہر پیمبر رسولِ آخرِ شہِ عرب کا نقیب ہوگا
 وہ جس کو عشقِ نبیٰ کی دولتِ خدا نے بخشی کرم سے اپنے
 امیر اُس کے غلام ہوں گے اگرچہ وہ خود غریب ہوگا
 گناہگاران روزِ محشر تلاش اُن کو کریں گے ہر سو
 نظر وہ آجائیں گے اچانک بڑا نظارا عجیب ہوگا
 مقامِ محمود پر مخاطب تمام ہی ہوں گے ابنِ آدم
 بڑا نرالا خطاب ہو گا حبیبِ باری خطیب ہوگا
 ریاض تو ہے مریضِ عصیاں طلبِ شفا کی اگر ہے تجھ کو
 درود پڑھ مصطفیٰ پہ ہر دم درود تیرا طبیب ہوگا



عشق گر سرورِ کونین سے کرنا ہوگا
 رفعتیں عالمِ بالا کی قدم چو میں گی
 شانِ محبوبی تو ہو جائے گی خود ہی پیدا
 خود بخود چھٹی چلی جائے گی ہر اک ظلمت
 پھر تو مرنے سے بھی پہلے تمہیں مرنا ہوگا
 خواہشِ نفس کی منزل سے اترنا ہوگا
 زیورِ عشق و محبت سے سنورنا ہوگا
 نورِ ایمان سے اس قلب کو بھرنا ہوگا

درمیاں خوف ورجا کے ہے حقیقی ایماں
 ڈوب جا بحرِ محبت میں ریاضِ خستہ
 کبھی امید میں رہنا کبھی ڈرنا ہوگا
 دستِ رحمت کے سہارے سے ابھرنا ہوگا



بنیادِ محبت پر تعمیر کا کیا کہنا
 ہو رحمتِ حق خود ہی مائل بہ کرم جس پر
 سینوں میں منور ہے ذہنوں میں چمکتی ہے
 جو عشق کے ہاتھوں سے کھچ جائے کسی دل پر
 گردن میں اسے ڈالو پہنچائے گی جنت میں
 توحید ہے گر لازم ملزوم رسالت ہے
 تشریحِ کلام اللہ اقوالِ محمدؐ ہیں
 ہر دل پہ تیرا قبضہ ہر جاں پہ اثر تیرا
 نام اُن کا ریاضِ آیالب پر تو بنی بگڑی
 اس نقشِ دوامی کی تعبیر کا کیا کہنا
 اُس جرم کا کیا کہنا تفسیر کا کیا کہنا
 اُس گنبدِ خضرا کی تنویر کا کیا کہنا
 محبوب کی اُس انمٹ تصویر کا کیا کہنا
 عشقِ شہِ طیبہ کی زنجیر کا کیا کہنا
 اے ذاتِ نبیٰ تیری توقیر کا کیا کہنا
 قرآن کی اس پیاری تفسیر کا کیا کہنا
 محبوبِ خدا تیری تسخیر کا کیا کہنا
 اس اسمِ محمدؐ کی تاثیر کا کیا کہنا



کس خیال کا میرے دل میں گزر ہوا
 واللہ ہر اک درد کا ہو جائے گا علاج
 دل کو سکون روح کو آرام مل گیا
 آنکھوں میں میری خلد کا منظر سما گیا
 مانگا خدا سے اُن کے وسیلے سے جب کبھی
 نعتِ نبیٰ کامل گیا حق سے مجھے صلہ
 ظلمت کدہ میں کس کا کرم جلوہ گر ہوا
 دردِ رسولؐ پاک اگر چارہ گر ہوا
 ذکرِ شہِ لولاک کا کیسا اثر ہوا؟
 جب کوئے مصطفیٰؐ میرے پیش نظر ہوا
 ہر معرکہ حیات کا لاریب سر ہوا
 گننام تھا جہاں میں مگر نامور ہوا

طے آخرت کی منزلیں ہو جائیں گی تمام عشق اُن کا اے ریاض اگر ہمسفر ہوا



جب میسر مجھے دیدارِ مدینہ ہوگا
 آئے پیغامِ اجل اُن کی حضوری میں اگر
 رُفعتِ عرش کو چھو لے گا مقدر میرا
 دل میں ہو جائے اگر دردِ محبت پیدا
 یادِ محبوبِ الہی میں جو گزریں راتیں
 اُس خطا کار کو تھامے گی لپک کر رحمت
 مجھ کو اُمید ہے طوفانِ قیامت میں ریاض
 لطفِ محبوبِ خدا میرا سفینہ ہوگا
 روضہ پاک میرے دل کا نگینہ ہوگا
 ایسا مرنا میرے جینے کا قرینہ ہوگا
 ان کی پابوسی میرے بخت کا زینہ ہوگا
 میرے پہلو میں یہ نایات خزینہ ہوگا
 پھر تو ہر رات میں پر کیف شبینہ ہوگا
 جس کے ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہوگا
 لطفِ محبوبِ خدا میرا سفینہ ہوگا



اس نوازش پہ قربان سو جان سے مجھ پہ یہ لطفِ پروردگار ہو گیا
 میرے ہر غم کا ایسے مداوا ہوا دلِ غمِ مصطفیٰ کا شکار ہو گیا
 یادِ احمدِ عجب تیرا اعجاز ہے تو قلوبِ پریشان کی دمساز ہے
 تو ہی ہر بار سامانِ تسکین بنی میرا دل جب کبھی بے قرار ہو گیا
 دل میں بخشش کی کرنیں چمکنے لگیں مغفرت کی ہوائیں مہکنے لگیں
 میں گناہوں پہ اپنے جو کر کے نظرِ شرمسار ہو گیا اشکبار ہو گیا
 کشتِ دل پر مسلط تھی پڑ مردگی چھا رہی تھی ہر اک سمتِ افسردگی
 آبِ الفت سے جب آبیاری ہوئی یہ خزاں دیدہ دل پر بہار ہو گیا

کون تھا دیکھتا جو جمالِ خدا چشمِ انساں سے ایسا تو ممکن نہ تھا
اُس نے چاہا جو مخلوق دیکھے مجھے حسنِ احمد میں پھر آشکار ہو گیا
اپنے ہی سانچے نور میں ڈھال کر حق نے پیدا کیا نورِ خیر البشر
اس میں انوارِ خالق چمکنے لگے جس نے دیکھا اسے وہ نثار ہو گیا
مصطفیٰ کی غلامی کا کہنا ہی کیا اس غلامی کا رتبہ ہے سب سے سوا
جو غلامِ غلامِ محمد بنا تاجداروں کا وہ تاجدار ہو گیا
بن گیا وہ یقیناً حبیبِ خدا اُس کا کونین میں خوب چرچا ہوا
اُس سے ہر ایک ہی پیار کرنے لگا جس کو محبوبِ باری سے پیار ہو گیا
کیا حقیقت ہے میری ریاضِ حزیں میں تو کچھ بھی نہ تھا اب بھی میں کچھ نہیں
برکتِ نعتِ گوئی ہے یہ بالیقین مجھ سا ناچیز بھی باوقار ہو گیا



نظارا چاہو اگر خلد کے نظاروں کا
مقام ہے یہ محمد کی تاجداری کا
نبی تمام ہیں یوں مصطفیٰ کے گردا گرد
شفیعِ حشر خدارا نگاہِ لطف و کرم
پکاریں بے سرو ساماں تمہیں نہ کیوں دل سے
ثناء حضور کی الحمد سے ہے تا والناس
چلو مدینہ میں دیکھو سماں بہاروں کا
کہ اُن کے سامنے سرخم ہے تاجداروں کا
کہ جیسے گردِ قمر جمگھٹا ستاروں کا
ہے تیری ذات سہارا گناہ گاروں کا
سوا تمہارے نہیں کوئی بے سہاروں کا
بتا رہا ہے یہ قرآن تمیں پاروں کا
ریاض کو بھی حضوری کا اذن مل جائے
یہ منتظر ہے تیرے لطف کے اشاروں کا

کچھ غم نہیں ہے گرمیٰ روزِ شمار کا
بہر نبی کے زخم نہیں ہیں چراغ ہیں
یا شان ہے جہان میں غلامِ رسول کی
دل سے انہیں پکار کر تاثیر دیکھئے
آئے ملانے خلق کو خالق سے مصطفیٰ
سایہ ہے سر پہ رحمت پروردگار کا
منظر تو دیکھئے میرے دل کی بہار کا
ایسا نہیں مقام کسی تاجدار کا
ضامن ہے اُن کا نام سکون و قرار کا
کتنا بڑا احسان ہے یہ کردگار کا

مر جاؤں اے ریاضِ دیارِ حبیب میں
کب دور ختم ہو گا میرے انتظار کا!



اللہ رے اس گنبدِ خضرا کا نظارہ
اے رحمتِ تمام ادھر بھی ہو اک نظر
کس درجہ گنہگار پر ہے تیری عنایت
چھوڑی کسر نہ کوئی ترے دستِ سخا نے
ہر آن زمانے میں جنم لیتے ہیں فتنے
موت آئے مدینہ میں زہے میرے مقدر
گویا کہ درخشاں ہے سرِ عرش ستارا
مل جائے دو عالم میں مجھے تیرا سہارا
امداد کو آپہنچے جہاں میں نے پکارا
سائل نے تیرے سامنے دامن جو پسارا
قدموں میں بلا لیجئے سرکارِ خدارا
مرنا نہیں ہے اور کہیں مجھ کو گوارا

ہاتھوں میں اے ریاض ہو کونین کی دولت

مل جائے محمدؐ کا اگر مجھ کو اتارا



شکر ہے اسلام ہم کو مل گیا
مصطفیٰ تیری زبانِ پاک سے
اک بڑا انعام ہم کو مل گیا
رب کا یہ پیغام ہم کو مل گیا

جب سے تیری یاد دل میں بس گئی فضل رب ہر گام ہم کو مل گیا
 شغل اپنا بھیجنا تم پر درود ایک اچھا کام ہم کو مل گیا
 تیرے ہاتھوں مئے توحید کا یا محمدؐ جام ہم کو مل گیا
 ورد لب اسم محمدؐ ہے ریاض
 کیسا پیارا نام ہم کو مل گیا



مرکز ایمان ہم کو مل گیا صاحبِ قرآن ہم کو مل گیا
 ناز ہے اُن کی غلامی پر ہمیں سیدِ ذیشان ہم کو مل گیا
 جس سے لوٹا ہے نہ کوئی نامراد وہ درِ سلطان ہم کو مل گیا
 وہ ہوئے جب رحمۃ للعالمین فضل رب ہر آن ہم کو مل گیا
 درد اُن کا دردِ عصیاں کا علاج درد کا درمان ہم کو مل گیا
 چشم گریاں نالہ و آہ و فغاں عشق کا سامان ہم کو مل گیا
 معرفت خالق کی ہوگی پھر نصیب اُن کا جب عرفان ہم کو مل گیا
 وہ ملے تو مل گیا سب کچھ ریاض
 دل کا ہر ارمان ہم کو مل گیا



ہم کو جینے کا قرینہ مل گیا ذکرِ سلطانِ مدینہ مل گیا
 پار ہو جائیں گے سیلِ حشر سے عشقِ احمدؐ کا سفینہ مل گیا
 داغِ عصیاں محو ہو جائیں گے سب جب ندامت کا پسینہ مل گیا

دولتِ دنیا سے ہے وہ بے نیاز فقر کا جس کو خزینہ مل گیا
فیضِ انوارِ حبیبِ کبریا دیکھئے سینہ بسینہ مل گیا
ان کے کوچے تک رسائی ہو اگر مجھ سا نالائق کمینہ مل گیا
شکر کر اُن کی غلامی میں ریاضِ بارگاہِ حق کا زینہ مل گیا

منقبت

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

مدوح انس و جن و ملک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
اے زینتِ اہل ارض و فلک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
اسلام اس بات پہ نازاں ہے ایمان اس حال سے شاداں ہے
ماتھے پہ تیرے سنت کی چمک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
محبوب محمدؐ کا بن کر محبوب بنا تو ہر اک کا
ہے تیری رسائی خالق تکبِ مخدوم شہاب الدینؒ پیا
دنیاے تصوف کو تو نے وہ رنگ دیا بخشی وہ جلا
حق چمکا ہر سو مٹ گیا شک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
اے کاش حضوری میں تیری اک ساعت ہی گزرے میری
حسرت ہے نکل جائے یہ کسک مخدوم شہاب الدینؒ پیا

رہتی ہے جس پر تیری نظر ہر خطرے سے باہر ہے وہ بشر
 اسے کیسے پہنچ سکتی ہے زک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
 کب شربتِ دید عطا ہو گا کب کاٹا ہجر کا نکلے گا؟
 تڑپاتی ہے مجھ کو اس کی کھٹک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
 تو راہِ شریعت کا ہادی تو راہِ طریقت کا رہبر
 رکھ مجھ پہ نظر جاؤں نہ بھٹک مخدوم شہاب الدینؒ پیا
 محشر کے تصور سے لرزاں ہے عاصی ریاضِ بے ساماں
 دل خوف سے کرتا ہے دھک دھک مخدوم شہاب الدینؒ پیا



منقبت

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

شہاب الدینؒ ہے کیا نام پیارا میرے دل کا سکوں آنکھوں کا تارا
 ہوا فیضِ نبوت سے درخشاں بنا چرخِ ولایت کا ستارا
 رسول اللہؐ کی سنت کے جلوے تیری ہر اک ادا سے آشکارا
 سما حسنِ فطرت اُس نظر میں کیا جس آنکھ نے تیرا نظارا
 مقرب بن گیا درگاہِ حق کا ملا جس کو ذرا تیرا سہارا
 مدد بن کر خدا کی آن پہنچا شہاب الدینؒ کو جس دم پکارا
 سلوک و معرفت کی منزلوں میں ملا ہر گام پر تیرا اشارا

”عوارف“ ہے ”معارف“ کا وہ غازہ کہ جس نے روئے ہستی کو سنوارا
 شہاب الدین کی شانِ ولایت جھلکے در پر سکندر اور دارا
 پئے بوالفیض ہو لطف و عنایت ریاضِ دلِ حزیں پر بھی خدارا



ردیفِ ب

عشق ہے سرورِ کونین کا ایمان کی آب کشتِ اسلام ہے بس اسکی بدولت شاداب
 دلِ عشاق ہوا کرتے ہیں اس سے سیراب کھلتے ہیں اس کے سبب عالمِ اسرار کے باب
 اس کی برکت سے ہی اٹھ جاتے ہیں آنکھوں کے حجاب
 خالقِ ارض و سما کے ہیں محمدؐ مطلوب ہر ادا ذاتِ الہی کو ہے اُن کی مرغوب
 اپنی رحمت کی طرف ان کو کیا ہے منسوب ساری مخلوق میں بس ان کو بنایا محبوب
 کیسے کیسے دیئے قرآن میں اُن کو القاب
 ہیں بڑے رتبے کے شاہوں میں شہنشاہِ حجاز سارے سرداروں میں ہیں سیدِ عالم ممتاز
 آپ کی ذاتِ اقدس ہے سراپاِ اعجاز سب رسولوں میں انہیں حق نے یہ بخشا اعزاز
 خود ہی تعلیم کئے بندوں کو ان کے آداب
 دینِ اسلام پہ آجائے گا پھر سے جو بن پھر سے ہو جائے گا سرسبز خزاں دیدہ چمن
 پھر جہاں سارا ہی بن جائے گا مسلم کا وطن حشر تک شمعِ ہدایت کی رہے گی روشن
 مصطفیٰ لائے ہیں ساتھ اپنے وہ رخشندہ کتاب
 صاحبِ ختمِ نبوت ہیں وہ سب کے سر تاج وہ ہیں محبوبِ خدا ان کا ہے کونین میں راج
 پیش کرتے ہیں سلاطین جہاں ان کو خراج اس لئے حق نے کرائی انہیں سیرِ معراج
 تاکہ وہ ان سے بلا واسطہ فرمائے خطاب

ہر قدم پر انہیں ملتا ہے نیا ایک کمال
 عظمتِ باری کا آئینہ بنا ان کا جلال
 مظہرِ حسن ازل اُن کا دلاویز جمال
 ان کا ہم پایہ کہاں ان کی کہاں کوئی مثال
 جس طرف دیکھو نہیں اُن کا کہیں کوئی جواب
 اہل ایمان پہ یہ رب کی عنایت ہوگی
 کیسی برکات سے لبریز وہ ساعت ہوگی؟
 قبر میں رحمتِ عالم کی زیارت ہوگی
 حشر میں شافعِ محشر کی شفاعت ہوگی
 پھر تو بن جائے گا انعامِ خدا روزِ حساب
 بختِ خفتہ اے ریاض اپنا جگانا ہونصیب
 لطفِ باری سے مدینہ مجھے جانا ہونصیب
 ایسا جانا ہو کہ پھر مجھ کو نہ آنا ہونصیب
 کاش اُس ارضِ مقدس میں سما نا ہونصیب
 یہاں مٹی نہ ہو اس عاجز و بیکس کی خراب



ذکرِ محبوبِ الہی ہے وہ داروئے عجیب
 چارہ بے چارگاں ہے درد مندوں کا طبیب
 ہیں فصاحت اور بلاغت اُن کے گھر کی لونڈیاں
 کون ہے اُن سا ادیب اور کون ہے اُن سا خطیب؟
 کیوں ثنائے حق کی اُن کو رہے گی احتیاج
 اُن کا ہر لمحہ ثنا خواں جب ہے خود ربِّ مجیب
 کوئی شے دنیا کی اُن سے دور ہو سکتی نہیں
 رحمۃ للعالمیں ہیں خود ہی ہر شے کے قریب
 صلِّبِ طاہر سے ہوئے وہ رحمِ طاہر میں مکیں
 کون ہے اُن سا مظہر کون ہے اُن سا نجیب

اُن کے در سے لوٹتا کوئی نہیں ہے بے مراد
 جھولیاں بھرتا ہے اُن کے آستاں سے ہر غریب
 اے ثنا خوانِ محمدؐ تو نے کیا پایا مقام؟
 تو رسالت کے چمن کا چہہاتا عندلیب
 منحصر وصلِ حبیبؐ اس بات پر ہے ریاض
 شوقِ دل سے منعقد کر حلقہٴ ذکرِ حبیبؐ



ردیف-ت

دل کی شگفتگی ہے نعت روح کی تازگی ہے نعت
 غازیہ بندگی ہے نعت عشق کی چاشنی ہے نعت
 بن گیا جس کا مشغلہ نعتِ حبیبؐ ذوالجلال
 اُس کے دل و نگار کی بن گئی روشنی ہے نعت
 نعت ہے نورِ شش جہات کاشفِ رازِ کائنات
 مظہرِ شانِ کبریا شیشہٴ آگہی ہے نعت
 اُن کا خدا ہے مدحِ خواں اُن کی ثنا کرے جہاں
 خالق و خلق کا بنا نغمہٴ سردی ہے نعت
 معجزہٴ خدا نما قلب و نظر کی ہے جلا
 ذکرِ خدا کے ساتھ ساتھ تذکرہٴ نبیؐ ہے نعت

جس کی ہو روح مضطرب قلب ہو جس کا بے قرار
 نعت اسے سنائیے دافع بے کلی ہے نعت
 نعت وقارِ نعت خواں نعت بہارِ نعت گو
 محفل نعت کی ہے جاں داروئے خستگی ہے نعت
 میری کی آرزو نہیں شاہی کی جستجو نہیں
 اُن کے غلام کے لئے حِلّہ خسروی ہے نعت
 ٹوٹے دلوں کا آسرا خستہ تنوں کا حوصلہ
 وہنی سکون کے لئے لطفِ محمدی ہے نعت
 ہے یہی شانِ بوبکرؓ ہے یہی عظمتِ عمرؓ
 جانِ خلیفہ سوم شوکتِ حیدریؓ ہے نعت
 ہے یہی نورِ سہرورد ہے یہی طورِ نقشبند
 باغ و بہارِ چشتیاں راحتِ قادری ہے نعت
 کوئی جا ہے جس جگہ چرچا نہیں ہے نعت کا
 فرش سے تا سریرِ عرش ہر جا لکھی ہوئی ہے نعت
 خاتمِ انبیا کی نعت ہر اک رسول نے پڑھی
 وردِ ملائکہ ہے نعت سب نے پسند کی ہے نعت
 کوثر و سلسبیل سے اس کا ملا ہے سلسلہ
 جامِ حیاتِ جاوداں بادۂ تشنگی ہے نعت
 وقتِ نزع مجھے ضرور نعتِ نبیؐ سنائیے
 روح کو ہو سکوں نصیبِ رحمتِ ایزدی ہے نعت
 ہے یہ متاعِ دو جہاں ہے یہ حصارِ عاصیاں
 سن اے ریاضِ خستہ جاں میری تو زندگی ہے نعت



سرورِ کائنات ہیں وجہِ ظہورِ کائنات
 خالقِ کائنات کا آئینہ صفات و ذات
 پڑھتے رہو بشوقِ دل اُن کے قصیدے عمر بھر
 چاہو اگر سنواری اپنی حیات اور مہمات
 انجم و مہر ماہ ہیں ان کی ضیاء سے مستنیر
 جلوہ فگن ہیں ہر طرف آپ ہی کی تجلیات
 فرش پہ اُن کا تذکرہ عرش پہ اُن کا ذکرِ خیر
 گونج رہی ہیں رات دن ان کی ثنا سے شش جہات
 عالمِ ممکنات میں اُن کی نمود سے بہار
 دن ہے تو وہ ہے روزِ عیدِ شب ہے تو وہ شبِ برات
 ان کے سحابِ لطف سے جاری ہیں فرش و عرش پر
 کوثر و سلسبیل ہو نیل میں دجلہ و فرات
 شافعِ حشرِ مصطفیٰ ہوتے اگر نہ اے ریاض
 پیشِ خدائے ذوالجلال ممکن نہ تھی تیری نجات



اُن کے فیضِ عمیم کی صورت فضلِ ربِّ کریم کی صورت
 اُن کی صورت میں دیکھ لی حق نے اپنے نورِ قدیم کی صورت
 منعکس ہے بہارِ طیبہ میں حسنِ خلدِ نعیم کی صورت

تاجِ سر بن گئی یتیموں کی
 اُن کے پائے کرم کی رفعت پر
 شمعِ ایمان جگمگاتی ہے
 ہے تحت و تاج و سپاہ پر غالب
 رونق افروز لامکاں میں حبیب
 ہے حقیقت میں منظرِ وحدت
 بوئے خلقِ نبیٰ زمانے میں
 دیکھئے صورتِ محمدؐ میں
 اپنے ربِّ رحیم کی صورت
 آمنہ کے یتیم کی صورت
 خم ہے عرشِ عظیم کی صورت
 جب ہو امید و بیم کی صورت
 ہے فقیر و کلیم کی صورت
 طور پر ہے کلیم کی صورت
 لفظِ احمدؐ میں میم کی صورت
 پھیلی بادِ نسیم کی صورت
 داستانِ غم و فراقِ ریاض
 ہے کتابِ ضخیم کی صورت



اُن کے ذکرِ جمیل کی صورت
 عشقِ اُن کا ہے عشقِ خالق تک
 ہے وجود ان کا ذاتِ باری پر
 دل وہ جو درد و سوز سے پُر ہے
 رحمتِ عام ہے محمدؐ کی
 صاف ہے جس کے دل کا آئینہ
 عشقِ احمدؐ عدالتِ حق میں
 فکرِ عقبیٰ نے کر دیا ہے مجھے
 ہے رضائے جلیل کی صورت
 بے شبہ سنگِ میل کی صورت
 ایک محکم دلیل کی صورت
 ہے وہی خود کفیل کی صورت
 گردِ عالمِ فصیل کی صورت
 کیوں کرے مکروہیل کی صورت
 ساتھ ہو گا وکیل کی صورت
 سر سے پا تک علییل کی صورت

ہے میرا قصہ فراق ریاض
داستانِ طویل کی صورت



مصطفیٰ کے خیال کی صورت ہے خدا کے جمال کی صورت
دیکھ لو صورتِ محمدؐ میں رحمتِ ذوالجلال کی صورت
ہے غلامی میں ان کی پوشیدہ دو جہاں کے کمال کی صورت
قیصری سرنگوں حضور ان کے ہے یہ ان کے جلال کی صورت
مظہر بخششِ الہی ہے ان کے دستِ نوال کی صورت
ہے یہی آرزو مدینے میں ہو میرے انتقال کی صورت
عشقِ احمدؐ میں اے خدائے کریم میں بھی تڑپوں ہلال کی صورت
صورتِ مصطفیٰ میں ظاہر ہے خالقِ بے مثال کی صورت
ہجرِ احمدؐ میں یہ ریاضِ حزیں
ہو گیا ہے ہلال کی صورت



میں ہوا اشکبار کی صورت بن گئی ان کے پیار کی صورت
یاد کر کے ان کو جیتا ہوں بس یہی ہے قرار کی صورت
خواب ہی میں نظر وہ آجائیں ختم ہو انتظار کی صورت
ازرہ لطف یا رسول اللہؐ دیکھئے دلِ فگار کی صورت
نورِ الفت سے دل چمک اٹھا گوہرِ تابدار کی صورت

ایسے آئے وہ قلبِ ویراں میں جیسے آئے بہار کی صورت
 جلوہ گر ہے وجود میں ان کے رحمتِ کردگار کی صورت
 دوشِ احباب پر عدم کی طرف جا رہا ہوں سوار کی صورت
 نعت گوئی سے بن گئی ہے ریاضِ دو جہاں میں وقار کی صورت

منقبت

نظر پڑی جو محمدؐ کی آل کی صورت
 حسنِ حسینؑ کی صورت میں دیکھ لے کوئی
 فرشتے آتے تھے ہر روز آسمانوں سے
 جلال اس کا ہے مانند مہر عالمتاب
 پسر علیؑ کا نواسہ رسولؐ پاک کا ہے
 وجودِ سرورِ عالم کا عکس ہیں حسنینؑ
 ولائے آلِ نبیؐ اجر ہے رسالت کا
 ملے حسینؑ جسے مصطفیٰؐ ملے اُس کو
 حسینؑ کو تو ہر اک گام پر عروج ملا
 ریاضِ عشقِ حسینیؑ ہے میرا سرمایہ
 بڑی حسینؑ ہے میرے مال کی صورت

﴿ روئیف - ث ﴾

محمدؐ ہیں علم الہی کے وارث نبوت کے وارث رسالت کے وارث
 وہی ہیں خدا کی نیابت کے وارث وہی دو جہاں کی امامت کے وارث
 تمامی خلاق طفیلی ہے ان کی عدم نے وجود ان کے صدقے میں پایا
 ہوئی اُن پہ تکمیل انعام رب کی وہ ہیں اس کی ہر ایک نعمت کے وارث
 ہوا اس لئے بالمشافہ نہ حاصل کسی بھی پیمبر کو دیدارِ باری
 کہ تھے مصطفیٰ ہی فقط اس جہاں میں جمالِ الہی کی دولت کے وارث
 مسافت پہ اک ماہ کی تھر تھرائے نبیؐ کی جلالت سے دشمن نبیؐ کا
 وہ عزت کے وارث وہ عظمت کے وارث وہی ہیں بصلتِ شجاعت کے وارث
 انہیں حق نے بخشے ہیں اصلابِ طاہر و دلیعت ہوئے ان کو ارحامِ طاہر
 کرامت کے وارث شرافت کے وارث محمدؐ طہارتِ نجابت کے وارث
 نبی کوئی محشر کے دن ان سے پہلے نہیں کر سکے گا سفارش کسی کی
 سبب اس کا یہ ہے کہ بس آپ ہی ہیں سرِ حشرِ اول شفاعت کے وارث
 ریاض ان کی امت بڑی اس کی قسمت اسے حق نے بخشی ہر امت پہ سبقت
 انہی کا ہے صدقہ یہ احسانِ رب کا ہے کلمہ گو خلد و جنت کے وارث

﴿ روئیف - ج ﴾

سب سے بہتر سب سے افضل ہے یہ کاروبارِ آج
 صدقِ دل سے کیجئے محبوبِ حق سے پیارِ آج

سرفرازی حشر کے دن کی اگر مطلوب ہے
ان کی عظمت ان کی رفعت کا کرو اقرار آج
آرزوئے دولتِ الفقر فخری ہے اگر!
دل سے کر دو دور فکرِ درہم و دینار آج
دیکھئے کر کے تصور ان کے اسمِ نور کا
قلب ہو جائیں گے سب کے مہبطِ انوار آج
ان کے کوچے میں چلیں پھیلائیں اپنی جھولیاں
دیکھنا بھرتے ہیں ان کو کس طرح سرکار آج
نعتِ احمدؐ سے شگفتہ ہو گئی ہر اک کلی
سینہ و دل ہو گیا میرا عجیب گلزار آج
ان کے صدقے میں خدا سے کر طلبِ بخششِ ریاض
بخش دے گا یوں تیری ہر اک خطا غفار آج



ملکِ حق کا ملک تیری اس میں ہے تیرا ہی راج
اس لئے دیتے تھے دنیا کے سلاطین تجھ کو باج
بارہا دیکھا ہے یہ اعجاز تیرے نام کا
لب پہ آتے ہی سنورتا ہے میرا ہر ایک کاج
کیسا شیریں یا نبیؐ تیرے دہن کا ہے لعاب؟
جس سے میٹھا ہو گیا اک آن میں چاہِ اُجاج

نور سے تیرے کریں گے حشر تک دل اکتساب
 اس لئے فرمایا تجھ کو رب تعالیٰ نے سراج
 میری سلطانی پہ کھائیں رشک سلطانِ جہاں
 تیری نعلینِ مقدس گر بنے اس سر کا تاج
 ساقی کوثرِ شفیعِ عاصیاں فریاد ہے
 مجھ سے عاصی بے نوا کی ہے تیرے ہاتھوں میں لاج
 ساکنِ شہرِ مدینہ تا قیامت ہو ریاض
 کیجئے سرکار اس کی التجا منظور آج

اے کھارا کنواں



﴿رُویفِ ح﴾

عاصیوں کا حشر میں چمکا ستارا کس طرح؟
 رحمتِ کونین نے بخشا سہارا کس طرح؟
 تھام رکھا ہے خلاق نے اسے ہر سمت سے!
 مصطفیٰ نے دامنِ رحمت پسارا کس طرح؟
 بچ رہے ہیں ان کی عظمت کے ترانے ہر جگہ
 کی خدا نے شان اُن کی آشکارا کس طرح؟
 حشر میں خلقت ہے سب زیرِ لوائے مصطفیٰ!
 ان کی سرداری کا ہوتا ہے نظارا کس طرح؟

آگے فوراً مدد کو شافعِ روزِ جزا!
 اس دلِ پُر درد نے اُن کو پکارا کس طرح؟
 ہو گیا جاری لبوں پر ذکرِ محبوبِ خدا
 کر رہے ہیں ہم غمِ فرقت کا چارا کس طرح؟
 بچ گیا سیلابِ عصیاں سے ریاضِ دلِ حزیں
 دامنِ رحمت کا ہاتھ آیا کناراً کس طرح؟



مصطفیٰ نور ہیں قرآن میں ہے اس کی توضیح
 ہے حدیثِ شہِ لولاک میں اس کی تشریح
 خود ہے اللہ کو مطلوبِ رضائے محبوب
 اس حقیقت کو تو کرتی ہے بیاں نصِ صریح
 حسنِ یوسف سے کٹیں انگلیاں دل جس سے کٹیں
 رَبِّ اکبر کے ہے محبوب کا وہ حسنِ ملیح
 بَلْغَا آپ کے چاکرِ فصحا خادم
 نہ بلین ان سا کوئی اور نہ کوئی اُن سا فصیح
 اُن کو اپنا سا بشر کہنا جہالت ہے ریاض
 اس سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی بات قبیح

﴿ردیفِ رخ﴾

روزِ اول سے ہے مصطفیٰ کی طرف خالقِ دو جہاں کی عنایت کا رُخ
 رحمتِ دین و دنیا بنایا انہیں ان کی جانب کیا اپنی رحمت کا رُخ

کیسے کیسے اولوالعزم آئے نبی کیسے کیسے رسولوں کی آمد ہوئی
 پھیر رکھا تھا حق نے ازل سے مگر آپ کی سمت ختم رسالت کا رخ
 ساری دنیا کا ہونا رہا منحصر ان کے ہونے پہ اس میں یہ اک راز تھا
 ذاتِ احمد تو قبلہ ہو سب کا مگر سوئے قبلہ رہے ساری خلقت کا رخ
 کیسا منظر یہ اقصیٰ کی مسجد کا تھا کوئی بہر امامت نہ آگے بڑھا
 تاجدارِ مدینہ کی جانب ہی تھا مجمع انبیاء میں امامت کا رخ
 سوئے اقصیٰ عبادت میں تھے مصطفیٰ دل میں خواہش تھی کعبہ ہو قبلہ میرا
 دے دیار نے تحویلِ قبلہ کا حکم دیکھ کر آپ کے دل کی چاہت کا رخ
 پہلے صدیق اکبر خلیفہ بنے پھر عمر اور عثمان و حیدر ہوئے
 ایسی ترتیب ہی سے ہر اک کی طرف لوح محفوظ میں ہے خلافت کا رخ
 خوب منظر ہے یہ عرصہ حشر میں دے رہی ہے سہارا خطا کو عطا
 سوئے امت تو ہے ان کی رحمت کا رخ ان کی رحمت کی جانب ہے امت کا رخ
 بن گئی بات تیری ریاضِ حزیں اب تجھے فکر کرنے کی حاجت نہیں
 ہو گیا فصلِ باری سے تیری طرف حشر میں مصطفیٰ کی شفاعت کا رخ

ردیف۔ د

ہے میرے دل میں ارمانِ محمد بنوں یا رب ثنا خوانِ محمد
 اللہ تعالیٰ یہ شانِ محمد! سریرِ عرشِ ایوانِ محمد
 ہوئے منسوخ سب پہلے صحیفے ہوا نازل جو قرآنِ محمد

میری عظمت کا کیا کہنا اگر میں کبھی بن جاؤں دربانِ محمدؐ
 علیؑ و فاطمہؑ، شبیرؑ و شبرؑ یہ ہیں جانِ گلستانِ محمدؐ
 سرِ اقدس پہ ہے تاجِ شفاعت زہے یہ عزت و شانِ محمدؐ
 فنا کے بعد بھی زندہ رہوں گا جو ہو جاؤں میں قربانِ محمدؐ
 ریاض اس لطفِ باری کے تصدق کہ ہوں میں زیرِ دامنِ محمدؐ



نگاہوں کو ہے جستجوئے محمدؐ نظر آئے اے کاش روئے محمدؐ
 وجودِ محمدؐ تجلی کا مرکز ہدایت کا سرچشمہ کوئے محمدؐ
 زمانہ تو جھکتا کعبہ کی جانب جھکا ہے مگر کعبہ سوئے محمدؐ
 فضاؤں میں دیکھو بہاروں میں دیکھو محیطِ جہاں رنگ و بوئے محمدؐ
 ہوا سامنا رحمتِ حق سے اس کا جو آیا کبھی رو بروئے محمدؐ
 شفا یاب ہو گا مریضِ محبت سنگھا دے اسے کوئی بوئے محمدؐ
 طفیلِ محمدؐ عطاءئے الہی میرے دل میں بہتی ہے جوئے محمدؐ
 بڑی کیف اور بڑی کیف پرور ریاضِ حزیں گفتگوئے محمدؐ



اگر میری آرزو ہے کوئی تو ہے میری آرزو محمدؐ
 میری حقیقت تو کچھ نہیں ہے مگر میری آبرو محمدؐ
 پناہ ملتی ہے عاصیوں کو فقط تیرے دامنِ کرم میں
 تو کیوں نہ مجھ جیسے بدعمل کو رہے تیری جستجو محمدؐ

جگر ہے ٹکڑے تو چاک سینہ غموں سے دل میرا پارہ پارہ
 نگاہِ لطف و کرم سے کر دو یہ چاک میرے رفو محمدؐ
 پلا وہ جام مئے محبت کہ جس سے مست و الست ہو کر
 دہائی دوں تیرے نام ہی کی ادھر ادھر کو بگو محمدؐ
 یہ میری دنیائے دل ہے ویراں بنے گلستاں بصد بہاراں
 کرم سے اس میں اگر ہو جاری تیری محبت کی جو محمدؐ
 خدانے کیس ہر نبی سے باتیں حجاب تھا درمیاں میں باقی
 کلام عرشِ بریں پہ تم سے ہوا مگر دو بدو محمدؐ
 زمین پر اولیاء کے جلوے فلک پہ شمس و قمر ستارے
 غرض کہ تیرے حسیں نظارے جہاں میں ہیں سو بسو محمدؐ
 اے ابرِ رحمت ریاضِ خستہ پہ آبِ رحمت کا ایک چھینٹا
 ہے عرض اس کی حضور تیرے رہے میری آبرو محمدؐ



محبوب	سبحان	محمدؐ	عشق	تیرا	ایمان
ہو	جائے	قربان	محمدؐ	تجھ	پر
ہر	سو	رحمت	کی	برساتیں	خیراتیں
خالق	کا	عرفان	محمدؐ	ہے	تیری
محبوب	سبحان	محمدؐ	عشق	تیرا	ایمان
تو	نبیوں	میں	سب	سے	بالا
			شان	میں	اور
			رتے	میں	اعلیٰ

تو ہے بڑا ذی شان محمد عرش تیرا ایوان
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 تیری محبت رب کی محبت تیری اطاعت رب کی اطاعت
 خالق کا فرمان محمد شاہد ہے قرآن
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 ہاتھ ہے تیرا ہاتھ خدا کا تیری معیت ساتھ خدا کا
 آیات قرآن محمد، کرتی ہیں اعلان
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 دین ہدیٰ اعمال میں تیرے! شرع متیں اقوال میں تیرے
 تو شرح قرآن محمد تو نورِ رحمن
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 کاش تیرا دیدار ہو حاصل مرہم دلِ فگار ہو حاصل
 دل کا ہے ارمان محمد ہر لمحہ ہر آن
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 فکر عذابِ قبر کا نہیں ہے دل میں خوفِ حشر نہیں ہے
 بخشش کا سامان محمد منزل ہے آسان
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 کوئی نہیں تیرا ہم پایہ! جسم مقدس ہے بے سایہ
 دنیا ہے حیران محمد نور تیرا عنوان
 محبوب سبحان محمد عشق تیرا ایمان
 میں عاصی قربان میں تیرے حشر کے دن ہاتھوں میں میرے

ہو تیرا دامان محمدؐ میرا ہو درمان
 محبوب سبحان محمدؐ عشق تیرا ایمان
 اپنے ریاضِ خستہ جگر کو لطف و کرم کی بھیک عطا ہو
 ہو مجھ پر احسان محمدؐ تو جگ کا سلطان
 محبوب سبحان محمدؐ، عشق تیرا ایمان



زمیں سے لے کر ہے آسماں تک یہاں محمدؐ وہاں محمدؐ
 جمالِ حسنِ ازل کا مظہر ہے آشکار و عیاں محمدؐ
 رسولِ اکرمؐ نبیِ اعظمؐ وجود تیرا جمالِ عالم
 بلاشبہ ہے یہ اک حقیقت ہے جسم دنیا تو جاں محمدؐ
 حبیب ہوتے ہوئے جو تو نے کیا ہے سرخم درِ خدا پر
 جھکا دیا پھر تو تیرے در پر خدا نے سارا جہاں محمدؐ
 جو بات نکلی تیری زباں سے لکیر پتھر کی بن گئی وہ
 ہوا وہی کہہ دیا جو تو نے خدا کی تو ہے زباں محمدؐ
 عدم حجابِ عدم میں رہتا وجود تیرا اگر نہ ہوتا
 تو کائناتِ خدا کی زینت تو اس کی روحِ رواں محمدؐ
 ظہورِ وحدتِ برنگِ کثرت دکھائی آنکھوں کو کیسے دیتا؟
 اگر نہ عرفانِ حق کا بنتا وجود تیرا نشاں محمدؐ
 تیرے عروج و کمال کی حد کسے ملی ہے کسے ملے گی؟
 مقامِ محمود تیری مسندِ مکان ترا لامکان محمدؐ

جہاں سے بہتے ہیں ہر طرف ہی خدا کے لطف و کرم کے دریا
 دیارِ طیبہ کی سرزمین پر وہ ہے تیرا آستانِ محمدؐ
 تیری نگاہِ کرم کے صدقے نجات ہو جائے میری ایسے
 کھلیں نہ محشر میں عیب میرے نہ ہو میرا امتحاں محمدؐ
 ہے دردِ عصیاں سے چشمِ گریاں ہے خوفِ محشر سے دل پریشاں
 کبھی بلا کے حضور اپنے سنو میری داستاں محمدؐ
 ہے آرزوئے ریاضِ خستہ مروں جوارِ کرم میں تیرے
 بجز تیرے دامنِ کرم کے کہاں ملے گی اماں محمدؐ



مل گیا سب کچھ غلامِ مصطفیٰ ہونے کے بعد
 کشتیِ دل جا رہی ہے سوئے منزل بے خطر
 باران کی بارگہ میں کیسے پاتی ہے دُعا؟
 عاصیوں پر مہرباں ہو ہی گیا ربِّ کریم
 وہ ملے گویا ملی کونین کی دولت مجھے
 اے گنہگارِ امت ہو گئی اپنی نجات
 دل میں انوارِ الٰہی جگمگائیں گے ریاض
 شانِ استغنیٰ ملی ان کا گدا ہونے کے بعد
 مٹ گیا ہر خوف ان کے ناخدا ہونے کے بعد
 راز یہ کھلتا ہے غرقِ التجا ہونے کے بعد
 آگئی ہے جوش میں رحمتِ خطا ہونے کے بعد
 کیا رہا باقی خدا کی اس عطا ہونے کے بعد
 مصطفیٰ کے شافعِ روزِ جزا ہونے کے بعد
 حبِ دنیا زنگِ عصیاں سے صفا ہونے کے بعد



بخت یا ور ہو گئے ان کی نظر ہونے کے بعد
 شانِ سلطانی نظر آنے لگی مجھ کو حقیر
 مے محبت کی ملی تشنہ جگر ہونے کے بعد
 انکی نعلینِ مقدس تاج سر ہونے کے بعد

دل سے مٹ جاتی ہیں سب خلد و جنات کی خواہشیں
 زندگی کوئے محمدؐ میں بسر ہونے کے بعد
 جب ضیائے عشق سے ہوتی ہے دل میں صبحِ نور
 پھر کہاں ظلمت کا ڈر ایسی سحر ہونے کے بعد
 پھر نہیں رہتی کسی سائل کو کوئی احتیاج
 کوچہ شاہِ مدینہ میں گزر ہونے کے بعد
 ہو گیا دورِ نبوت ختم تا روزِ جزا
 تاجدارِ انبیاء کے جلوہ گر ہونے کے بعد
 اہل عالم پر کھلا ان کے تصرف کا مقام
 ان کے ہاتھوں چرخِ پرشق القمر ہونے کے بعد
 عرشِ اعظم کی خبر لاتی ہیں آنکھیں اے ریاض
 خاکِ پائے مصطفیٰؐ نورِ بصر ہونے کے بعد



جوش میں آتی ہے رحمت آنکھ نم ہونے کے بعد
 بات بن جاتی ہے بس اُن کا کرم ہونے کے بعد
 اُن کے غم کا لو سہارا دفعِ غم کے واسطے
 کوئی غم رہتا نہیں ہے اُن کا غم ہونے کے بعد
 ہونے لگتا ہے مسلسل رحمتِ حق کا نزول
 ذکرِ محبوبِ الہی دم بدم ہونے کے بعد
 گوہرِ نایاب کی صورت میں ڈھل جاتا ہے
 آتشِ عشقِ محمدؐ میں بھسم ہونے کے بعد
 شان و رفعتِ عرشِ اعظم کی سوائی ہو گئی
 سرورِ کونین کے زیرِ قدم ہونے کے بعد
 شرک کی تاریکیاں مکہ سے رخصت ہو گئیں
 احمدِ مختار کے نورِ حرم ہونے کے بعد
 امتیں سب ان کی امت ہی میں ہوتی ہیں شمار
 آمنہ کے لال کے شاہِ امم ہونے کے بعد
 تیری پیشانی کو چومیں گے فرشتے اے ریاض
 آستانِ مصطفیٰؐ پر اس کے خم ہونے کے بعد



آستانِ مصطفیٰؐ پر خم جبیں ہونے کے بعد
 رازِ الفت کھل گیا حق الیقین ہونے کے بعد

کھلتے ہیں اسرارِ اسمِ ذاتِ باری قلب پر
 ہو گیا ہر ذرہ عالمِ غلامِ مصطفیٰ
 حسن بٹتا ہی رہے گا حشر تک مخلوق میں
 دہر میں صدق و امانت کو ملا کیسا عروج
 کون ہو سکتا ہے ایسا اب کوئی محبوبِ ربّ
 دولتِ دارین مل جاتی ہے دستِ غیب سے
 اب نبی کوئی قیامت تک نہ آئے گا کبھی
 جان و دل ہو جائیں گے بوئے نبی سے عطربیز
 کر لیا دیدارِ ربّ سرکار نے اسرئی کی شب
 اسم سرکارِ مدینہ دل نشیں ہونے کے بعد
 دونوں عالم آپ کے زیرِ نگیں ہونے کے بعد
 روئے محبوبِ الہی کے حسین ہونے کے بعد
 رحمتِ عالم کے صادق اور امیں ہونے کے بعد
 آپ کے محبوبِ ربّ العالمیں ہونے کے بعد
 آپ کے خوانِ کرم کا ریزہ چسبے ہونے کے بعد
 آپ کے قصرِ نبوت میں مکیں ہونے کے بعد
 آزما لو اولیاء کے ہم نشیں ہونے کے بعد
 سرمہ الفت سے آنکھیں سر مگیں ہونے کے بعد
 ہونے لگتی ہے محبتِ ربّ اکبر سے ریاض
 دل میں عشقِ مصطفیٰ کے جاگزیں ہونے کے بعد



خلق نے خالق کو جانا آپ کے آنے کے بعد
 جگمگا ڈالے دو عالم یا محمد آپ نے
 ریگزاروں کو بنایا آپ نے جنت نشاں
 دینِ حق سے ہو گئے مغلوب باطل دین سب
 آپ کے آنے سے پہلے آپ سا کوئی نہ تھا
 آپ کے دم سے شگفتہ ہوئے پڑ مردہ دل
 رازِ وحدت آپ نے سلجھا دیا ہے حشر تک
 مصطفیٰ نے کر دیا حق رہنمائی کا ادا!
 مل گیا عرفانِ باری آپ کو پانے کے بعد
 فرش سے تاعرش اپنا نور چمکانے کے بعد
 اپنے الطاف و کرم کا ابر برسنانے کے بعد
 پرچمِ اسلام کے دنیا میں لہرانے کے بعد
 آپ سا کوئی نہ ہوگا آپ کے جانے کے بعد
 ورنہ کب ہوتے ہیں تازہ پھول مرجھانے کے بعد
 اب الجھ سکتی نہیں گتھی یہ سلجھانے کے بعد
 لطفِ ربّ سے گم رہوں کوراہ پر لانے کے بعد

کھل گئے انعامِ باری کے درتے ہر طرف مصطفیٰ کے سامنے دامن کو پھیلانے کے بعد
 آرزوئیں دل کی ہو جائیں گی پوری اے ریاض
 سرورِ کونین کے قدموں پہ مر جانے کے بعد



اُن کو پالیتا ہوں اپنے آپ کو کھونے کے بعد
 روح ہو جاتی ہے محوِ استراحتِ خلد میں
 چن لیا کرتا ہوں موتی ہجر میں رونے کے بعد
 دیدنی ہوگی یقیناً اُس گلستاں کی بہار
 روضہِ محبوبِ محق کے سائے میں سونے کے بعد
 دیکھ لو انوارِ رحمت کے نظارے دیکھ لو
 کشتِ دل میں تخمِ عشقِ مصطفیٰ بونے کے بعد
 عالمِ بالا کی خبریں ملنے لگتی ہیں ریاض
 اشکِ الفت سے دل پر زنگ کو دھونے کے بعد
 اس جہانِ رنگ و بو سے بے خبر ہونے کے بعد



مل گیا عشقِ محمدِ منضل رب ہونے کے بعد
 دید ہو جاتی ہے اُن کی زندگی ہی میں نصیب
 قرب حاصل ہو گیا ایسا سبب ہونے کے بعد
 ایسے عالمِ علم ان کا ہے محیطِ کائنات
 اس جہاں سے وقتِ رخصت جاں بلب ہونے کے بعد
 ستِ قدرت نے لگا دی مہر ہر اعزاز پر
 علم ان کا دیکھیے اُمی لقب ہونے کے بعد
 ایک وہ صدیق بن کر خلد کے وارث ہوئے
 آپ کے عالی نسب والا حسب ہونے کے بعد
 خاکِ تربت بھی میری ہو جائیگی عنبرِ فشاں
 ایک وہ دوزخ میں پہنچے بولہب ہونے کے بعد
 لوحِ عشقِ مصطفیٰ اس پر نصب ہونے کے بعد
 لذتِ ایمان ہو جائے گی حاصل اے ریاض
 دل میں حُبِ مصطفیٰ حُبِ عرب ہونے کے بعد

منقبت حضرت شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ علیہ

منبعِ انوارِ رب ہے آستانِ سہرورد
 منظرِ اسرارِ وحدت ہے زمینِ سہرورد
 حضرت شیخ شہاب الدین شہاب کائنات
 اس سے چمکی ہے جہاں میں شمعِ علمِ من لکن
 یاودود کا وظیفہ وردِ لب کرتے ہوئے
 درسِ توحید و رسالت دے رہا ہے صبح و شام
 کر دیا اسلام سے تاتاریوں کو ہمکنار
 ہے قلندر اک گلِ تازہ علیٰ کے باغ کا
 ہے عوارف کا خزانہ وہ معارف کی کتاب
 چوہدری اقبال صاحب نے عجب پایا مقام

مرکزِ علمِ نبی ہیں عارفانِ سہرورد
 چشمہ فیضِ رسالت آسمانِ سہرورد
 دیکھئے چشمِ بصیرت سے یہ شانِ سہرورد
 کہہ رہا ہے ذرہ ذرہ داستانِ سہرورد
 سوئے منزل بڑھ رہا ہے کاروانِ سہرورد
 ہے اسی دھن میں مگن پیرو جوانِ سہرورد
 ساکنانِ عرش بھی ہیں مدحِ خوانِ سہرورد
 ایسے پھولوں سے سجا ہے بوستانِ سہرورد
 ہر سطر میں اس کی ملتا ہے بیانِ سہرورد
 بن گئے فیضِ قلندر سے نشانِ سہرورد

سایہ افکن تیرے سر پر ہے ریاضِ دل حزیں

رہ اکبر کے کرم سے سائبانِ سہرورد

۱۔ مرشدی و سیدی حضرت خواجہ ابوالفیض سید قلندر علی شاہ سہروردی

۲۔ حضرت شیخ الشیوخ کی کتاب ”عارف المعارف“

۳۔ شیخ المشائخ حضرت قبلہ چوہدری محمد اقبال حمید سہروردی ”مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت

خواجہ ابوالفیض“

سراپا کرم ہی کرم ہیں محمدؐ سرِ حشر میرا بھرم ہیں محمدؐ
 رسولانِ سابق ہیں روشن ستارے رسالت کا ماہِ اتم ہیں محمدؐ
 سند ہے یہی اُن کی محبوبیت کی کہ ربُّ العلیٰ کی قسم ہیں محمدؐ
 انہی سے سجا ہے گلستانِ عالم بہارِ جنّاں اور ارم ہیں محمدؐ
 محمدؐ میں لاریبِ حسنِ مدینہ بلاشکِ جمالِ حرم ہیں محمدؐ
 خدا کی عنایتِ خدا کا کرم ہے غلامی میں تیری جو ہم ہیں محمدؐ
 دکھا روئے زیبا کہ فرقت میں تیری یہ آنکھیں میری کب سے نم ہیں محمدؐ
 عقیدت کے سرِ آستانے پہ تیرے ہمہ وقت ہر آن خم ہیں محمدؐ
 مدد کیجئے کہ رہِ آخرت میں بڑے پرخطر پتچ و خم ہیں محمدؐ

ریاضِ حزیں کا بھی دل شادماں ہو

ہزاروں میرے گردِ غم ہیں محمدؐ



ظہور اپنا بنا ذاتِ حق کا جب مقصود تیرے ظہور کی پھر آئی ساعتِ مسعود
 خدا نے چاہا تو ممدوحِ کائنات بنے اسی لئے تو محمدؐ ہے حامد و محمود
 خدا کے بعد ثنا تیری کیا کرے کوئی سلام لاکھوں تیرے نام پر کروڑوں درود
 تو ہی رحمتِ عالم تو ہی رحمتِ حق تو اپنی شانِ کرم سے ہے ہر جگہ موجود
 نوازشاتِ الہی سے تھا جہاں محروم عطاءئے باری کا باعث بنا ہے تیرا وجود
 جو صرف عبد ہے وہ طالبِ رضائے خدا تو عبدہ ہے رضا جو ہے خود تیرا معبود
 تیری رضا کا جو طالب ہے سیدِ عالم اسے نہ فکرِ زیاں ہے اسے نہ حسرتِ سود
 بنے ریاضِ کا مدفن تیرے مدینے میں اے کاش جلد ہو حاصل یہ ساعتِ مسعود

ردیفِ ذ

دل سے میرے یہ صدا آتی ہے شاذ! حسرتِ دیدار تڑپاتی ہے شاذ!
 یادِ محبوبِ خدا کی روشنی! دل کو میرے جگمگاتی ہے شاذ!
 مجھ سے عاصی پر بھی رحمت آپ کی بارشِ الطاف برساتی ہے شاذ!
 اے خوشا قسمتِ عقیدت کی جبیں اُن کے نقشِ پا پہ جھک جاتی ہے شاذ!
 یوں بھی ہوتا ہے کہ وہ ہوتے ہیں پاس ایسی ساعت بھی گزر جاتی ہے شاذ!
 لذتِ لطفِ محمدؐ اے ریاض
 روحِ مضطر یہ میری پاتی ہے شاذ!

ردیفِ ر

ملا خدا نہ کسی کو خدا نما کے بغیر بنا نہ کام کسی کا بھی مصطفیٰ کے بغیر
 قبولیت کو پہنچتا نہیں ہے ذکرِ خدا حبیبِ خالقِ کونین کی ثنا کے بغیر
 خدا نے اس لئے بھیجا ہے سب کے بعد انہیں رسول سارے نہ رہ جائیں پیشوا کے بغیر
 شہِ عرب تیری محبوبیت کا کیا کہنا رضائے حق نہیں ملتی تیری رضا کے بغیر
 یہ سر ہو قدموں پہ تیرے تو دم نکل جائے لبوں پہ کچھ نہیں آتا اس التجا کے بغیر
 سروں کا قبلہ ہے کعبہ مگر دلِ عاشق کہیں بھی جھکتا نہیں تیرے نقشِ پا کے بغیر
 نگاہِ لطفِ سفینہ ہے بحرِ عصیاں میں پہنچ سکے گا نہ ساحل پہ ناخدا کے بغیر
 تیرے کرم نے کیا سرفراز ہے ورنہ ریاض کچھ بھی نہیں ہے تیری عطا کے بغیر



رَوئے زیبا دکھائیے سرکارِ دل میرا جگمگائیے سرکارِ
 آپ ہیں رحمتِ خدائے غفور بات بگڑی بنائیے سرکارِ
 حسرتِ دید میں نہ مرجاؤں خواب میں میرے آئیے سرکارِ
 منزلِ عشق ہو نصیب مجھے راہ ایسی دکھائیے سرکارِ
 میرا رہ جائے حشر میں پردہ زیرِ دامن چھپائیے سرکارِ
 در پہ حاضر ہیں حشر کے پیاسے جامِ کوثر پلائیے سرکارِ
 بندۂ نفس بن گیا ہے ریاض اس کو اپنا بنائیے سرکارِ



کس بلندی پہ پہنچے وہ اسریٰ کی شب ہے خدا کو خبر یا نبی کو خبر

لامکاں جس کو کہتے ہیں وہ تو بنا آج کی رات شاہِ مدینہ کا گھر

عبد کا لفظ آیاتِ معراج میں کر رہا اس حقیقت کو ہے بے نقاب

جاگتے جاگتے مصطفیٰ نے کیا روح اور جسم کے ساتھ طے یہ سفر

دیکھنے جب وہ آیاتِ قدرت گئے کیسے گزریں گے اُن پرگماں نیند کے

اُس کی تصدیق کرتا تھا دل آپ کا دیکھتی تھی سر راہ جو کچھ نظر

لیٰ مَعَ اللّٰهِ وَقَتُّ مَقَامِ اَپْ كَامَسْنَدِ عَرْشِ پَر هَے قِيَامِ اَپْ كَا

ہے دنیٰ پر خدا سے کلام آپ کا کتنی اونچی ہے پروازِ خیر البشر

ایسی منزل پر پہنچے رسالت مآب عبد و معبود کے اٹھ گئے سب حجاب

ہوگئی جب صفت ذات کی ہمرکاب اک ہوئے نورِ دہل کے باہم دگر

قابِ قوسین پر بھی تو جاری رہا اِدُن مِیْنِیٰ پَہِ ثَمَّ دَنیٰ کا عمل
 دیکھتے پڑھ کے فرمانِ ربِّ العَلیٰ ہو رہا ہے کہاں مصطفیٰ کا گزر
 بیتِ مقدس میں حاضر تھے سب انبیاءِ مقتدی تھے وہ اور مقتدا مصطفیٰ
 تھے ریاضِ اُن میں ایسے حبیبِ خدا ہو درخشا ستاروں میں جیسے قمر



کیا آپ ہیں کس کو ہے خبر دنیا ہے ششدر؟ کونین کے رہبر
 کیا آپ ہیں جانے ہے فقط خالقِ اکبر؟ کونین کے رہبر
 تھے سارے نبی آپ کے دنیا میں مبشر پیغمبرِ نادر
 پر آپ مصدق ہی رہے سب کے برابر کونین کے رہبر
 ہر قوم کا واللہ جداگانہ نبی تھا دستور یہی تھا
 مخلوقِ دو عالم کے مگر آپ پیمبر کونین کے رہبر
 جانیں ہیں شجرِ آپ کو پہچانیں حجر بھی یہ شمس و قمر بھی
 کیا خوب ہے یہ آپ کے عرفان کا منظر؟ کونین کے رہبر
 نورِ آپ کا نور اپنے سے خالق نے بنایا دنیا کو سجایا
 ہے آپ کے انوار سے ہر ذرہ منور کونین کے رہبر
 اللہ غنی شوکتِ دربارِ رسالت یہ شانِ جلالت
 جاروب کشی کرتے ہیں دارا و سکندر کونین کے رہبر
 رہے اُن سے ہوا راضی ہوئے رب سے وہ راضی کیا شان ہے اُن کی
 کس اوج پہ پہنچا ہے صحابہ کا مقدر؟ کونین کے رہبر

دیدار کا پیاسا ہوں مجھے دید عطا ہو یہ عید عطا ہو
 مٹ جائے مری پیاس بھی اے ساقی کوثر کونین کے رہبر
 اُس موت پہ قربان حیاتیں ہیں یقیناً جنت میں ہو مسکن
 موت اپنی ریاض آئے اگر آپ کے در پر کونین کے رہبر



قریب کر مجھے خود سے کہ ہو گیا ہوں دُور
 غلام تیرا ہوں میں بھی حبیبِ رب غفور
 ضیائے روئے منور سے مجھ کو چمکا دے
 میرا وجود ہے ظلمت تیرا وجود ہے نور
 نہ پاس آنے دے اے دل تو اپنے مایوسی
 بلا ہی لیس گے درِ پاک پر کبھی تو حضور
 خدا کے فضل سے دنیا ہی میں دمِ آخر
 جمالِ سرورِ عالم نصیب ہوگا ضرور
 بہت سے لوگ ہوئے صاحبِ کمال مگر
 تیرے کرم نے دنیا کو کر دیا مسحور
 تیرے کرم پہ ہمہ وقت کیوں رہے نہ نظر
 تیرے کرم سے گنہگار ہو گئے مغفور
 ملا نہ کیف کسی شے میں اس طرح کا ریاض
 جو ذکرِ سرورِ دیں نے عطا کیا ہے سرور



آگے ایسے محمدِ رخِ زیبا لے کر
 جس طرح چاند نکلتا ہے اُجالا لے کر
 ڈھل گیا حسن کے سانچے میں زمانہ سارا
 آئے سرکار جو اپنا قدِ رعنا لے کر
 اُن کے ہاتھوں میں ہے دارین کی ہراک دولت
 کون کہہ سکتا ہے وہ آئے ہیں کیا کیا لے کر
 زندگی گزری گزرتی ہے گزر جائے گی
 آسرا رحمتِ عالم کے کرم کا لے کر

میرے معبود کی بے پایاں عنایت کے طفیل
 عرصہ حشر میں نکلیں گے غلامانِ رسول
 مجھ کو سب کچھ ہی ملا اُن کی تمنائے کر
 چادرِ رحمت سرکار کا سایا لے کر
 درد مندوں کو سنا ہاتفِ غیبی یہ نوید
 مصطفیٰ آئے ہیں ہر دکھ کا مداوا لے کر
 کیا احسان کیا سرورِ عالم نے ریاض
 زیرِ دامانِ کرم مجھ سا نکما لے کر



ہر اعتبار ہی سے گنہگار ہوں حضور
 بیکس پناہ آپ کی ذاتِ شریف ہے
 کیسے کہوں کہ لائق دیدار ہوں حضور
 میری مدد کو آئیے لاچار ہوں حضور
 تاحشر آپ کے درِ دارِ الشفا کی خیر
 داروئے درد دیجئے بیمار ہوں حضور
 لہ قیدِ حرص سے مجھ کو چھڑائیے
 دنیا کی محبت میں گرفتار ہوں حضور
 میری طرف بھی دستِ عنایت دراز ہو
 میں بھی تو ایک سائلِ دربار ہوں حضور
 عفو و کرم تو آپ کا شیوہ ہے ہر قدم
 میری خطا معاف خطا کار ہوں حضور

محتاج حشر میں ہے شفاعت کا یہ ریاض
 جنسِ کرم کا میں بھی خریدار ہوں حضور



سرورِ انبیاء ہے کون؟ سرورِ انبیاء حضور
 محبوبِ کبریا ہے کون؟ محبوبِ کبریا حضور
 کس پہ عظیم فضل ہے سالکِ عرش و فرش کا؟
 خلق میں مصطفیٰ ہے کون؟ خلق میں مصطفیٰ حضور

کون ہے وجہ کائنات! کون ہے روح کائنات؟
 منظرِ دلربا ہے کون؟ منظرِ دلربا حضور
 کس نے نہیں، نہیں کہا؟ کس نے ہمیشہ ہی دیا؟
 لطف و کرم عطا ہے کون؟ لطف و کرم عطا حضور
 کس نے جفا پہ دی دُعا کس نے کبھی نہ دی سزا؟
 سر تا پیا وفا ہے کون؟ سر تا پیا وفا حضور
 راحتِ جاں ہے کس کا نام؟ عفو و کرم ہے کس کا کام؟
 اپنا گرہ کشا ہے کون؟ اپنا گرہ کشا حضور
 کس کے خیال میں مگن، صبح و مساء ہے ریاض
 کون ہے اس کا مدعا؟ ہیں اس کا مدعا حضور



ملا ہے کس کو نبوت کا تاج تیرے بغیر
 ہے کس کا فرش سے تاعرش راج تیرے بغیر؟
 ہے ناز کس کی غلامی پہ بادشاہوں کو
 دیا ہے کس کو سلاطین نے باج تیرے بغیر؟
 رسول اور بھی آتے رہے جہاں میں مگر
 ہے شہرہ کس کی رسالت کا آج تیرے بغیر؟
 تمہی ہو رحمتِ کونین یا رسول اللہ
 سنوارے کس نے زمانے کے کاج تیرے بغیر؟

جلائی دنیا میں کس نے شمع ہدایت کی؟
 مٹائے کفر کے کس نے رواج تیرے بغیر؟
 ہے تیرے ہجر کا بیمار یہ ریاضِ حزیں
 کرے گا کوئی نہ اس کا علاج تیرے بغیر؟



درد ہجراں سنا رہا ہوں حضورؐ زخمِ دل کے دکھا رہا ہوں حضورؐ
 تیری بخشش کا تذکرہ سن کر بھیک لینے کو آ رہا ہوں حضورؐ
 رکھ کے سر اپنا تیری چوکھٹ پر بختِ خفتہ جگا رہا ہوں حضورؐ
 جامِ پی پی کے تیری نعتوں کے پیاس اپنی بجھا رہا ہوں حضورؐ
 ذکر کر کے تیری رحمت کا خوفِ محشر مٹا رہا ہوں حضورؐ
 نغمہٴ نعت لب پہ لا لا کر اپنے رب کو منا رہا ہوں حضورؐ
 بھیج کر تم پہ میں درود و سلام روشنیِ دل میں پا رہا ہوں حضورؐ
 تیرے صدقے میں پل رہا ہے ریاضِ
 تیرا صدقہ ہی کھا رہا ہوں حضورؐ



یہ بارگاہِ حبیبِ حق ہے چلو سروں کو جھکا جھکا کر
 درود ہر اک قدم پہ بھیجو نیاز مندی دکھا دکھا کر
 خدا نے خود احترام کر کے دکھائے ان کے ادب کے رستے
 چلو ان راہوں کو جگمگاتے چراغِ الفت جلا جلا کر

نبیؐ نے دل کر دیئے مصطفیٰ بنا دیئے مرکزِ تجلی
 کلامِ حق کا سنا سنا کر اور ان کی حکمت بتا بتا کر
 وہ ایسے قاسم ہیں اُن کا ثانی ہوا نہ ہوگا کہیں جہاں میں
 عطا کریں نعمتیں خدا کی وہ سائلوں کو بلا بلا کر
 حجابِ وائل کا اٹھایا نبیؐ نے جب روئے والضحیٰ سے
 بنا دیا سب کو مست و بے خود جمال اپنا دکھا دکھا کر
 اے رونے والو چلو مدینے ملیں گے تسکین کے خزینے
 حضورؐ واپس کریں گے تم کو درِ کرم سے ہنسا ہنسا کر
 جنہیں تھا علمِ یقین حاصل مزید اُن پر ہوئی نوازش
 بنایا عینِ یقین ان کو حجابِ اشیاء اٹھا اٹھا کر
 اگر یہ چاہو کہ دل تمہارے بنیں گزر گاہِ ربِّ اکبر
 کرو تم ایسا مقام حاصل تصور اُن کا جما جما کر
 ریاضِ تیری ہے کیا حقیقت خدا کی تجھ پر ہوئی عنایت
 بنا معزز تو ہر نظر میں نبیؐ کی نعمتیں سنا سنا کر



﴿ ر د ی ف ز ﴾

عشقِ محبوبِ الہی ہے بڑے کام کی چیز
 دولتِ عشقِ محمدؐ ہے مقدر میں اگر
 نام کونین میں ہوتا ہے کہ ہے نام کی چیز
 ربِّ اکبر کی طرف سے ہے یہ انعام کی چیز
 یاد اُن کی ہے دل و جان کے آرام کی چیز
 ہجر کی گھڑیاں گزر جاتی ہیں آسانی سے

ذکر سے اُن کے نصیب ہوتی ہے اُن کی قربت
 بڑی انمول ہے واللہ نبی کی الفت
 آخری وقت وہ آجائیں تصور میں اگر
 دونوں عالم میں اگر طالب عزت ہے ریاض
 اُن کی دوری تو ہے بدبختی و آلام کی چیز
 اُس سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی دام کی چیز
 تو یہ سمجھو کہ ملی خوبی انجام کی چیز
 نعتِ سرکار پڑھا کر یہ ہے اکرام کی چیز



دیکھئے چشمِ بصیرت سے ذرا شانِ حجاز
 وہ کسی مرسل کے حصے میں نہیں آیا کبھی
 مل گئے مصطفیٰ سے شافعِ روزِ جزا
 کیا اثر تھا اُس مزگی کی نظر کے فیض میں
 خلقِ عالم کے لئے خالق نے بخشا ہے انہیں
 جہہ سائی اُن کے در کی ہاتھ آئی ہے جسے
 ہجر تڑپاتا ہے گو مہجور کو ہر دم مگر
 ذرہ ذرہ بن گیا ہے جلوہ گاہِ بے نیاز
 مرسلین میں آپ کو حاصل ہوا جو امتیاز
 اپنی قسمت پر گنہگار ان محشر کو ہے ناز
 جس پہ پڑ جاتی بنا دیتی تھی اس کو پاکباز
 رحمۃ للعالمین جیسا خطابِ دنواز
 کر دیا اُس کو خدا نے دو جہاں میں سرفراز
 درِ فرقت ہی سے پیدا دل میں ہوتا ہے گداز

قاسم نعمائے حق ہیں سرورِ عالمِ ریاض

کیوں نہ اُن کے آستاں پر دستِ سائل ہو دراز

منقبتِ خواجہ غریب نواز اجمیریؒ

رونقِ چشتیاں غریب نوازؒ

نازشِ عاشقاں غریب نوازؒ

مرشدِ عابداں غریب نوازؒ

رہبرِ ساجداں غریب نوازؒ

محرّم کن فکاں غریب نوازؔ
مصطفیٰ کی زباں غریب نوازؔ

رازِ سربستہ کیوں نہ کھل جائے؟
جب کریں خود بیاں غریب نوازؔ

شمعِ دین میں وجود اُن کا
معرفت کا جہاں غریب نوازؔ

اُن کے قدموں پہ جھک گیا باطل
بہرِ حق ہیں اماں غریب نوازؔ

ہند کی سرزمین کی زیبائش
زینتِ آسماں غریب نوازؔ

کیوں نہ ہو چشمتوں کو ناز اُن پر
اُن کی روح رواں غریب نوازؔ

شاد رہتی ہے میری روح ریاض
میرے دل میں نہاں غریب نوازؔ

ردیفِ س

ہیں دو عالم کے خزانے میری سرکارؔ کے پاس
کیوں نہ پھر جائیں گدا ایسے کرم بار کے پاس
بارشِ رحمتِ حق قبر پہ برسے کی ضرور
دفن ہو جاؤں اگر روضے کی دیوار کے پاس

میں وہ نادار ہوں کچھ پاس نہیں ہے میرے
 اُن کی رحمت کا سہارا ہے گنہگار کے پاس
 تم یہ سمجھو گے ہوئے خلد بریں میں داخل
 آکے دیکھو تو کبھی آپ کے دربار کے پاس
 بارشِ نور کا پُرکیف نظارا دیکھو
 گنبدِ خضرا کے مینار کے انوار کے پاس
 نارِ دوزخ سے نکالیں گے گنہگاروں کو
 اختیار ایسے بھی ہیں احمد مختار کے پاس
 دل میں حسرت ہے کہ ہو اُن کا قدم بوس ریاض
 لے چلے کوئی مجھے سیدِ ابرار کے پاس



بجز امیدِ شفاعت نہیں ہے کچھ پاس
 لگی ہے شافعِ محشر تیرے کرم کی آس
 تمہارا اسمِ مقدس لبوں پہ جب آیا
 نزولِ رحمتِ باری کا ہو گیا احساس
 تیرے پسینے کی خوشبو کا خوب ہے اعجاز
 چمن چمن کو ہے مہکا گئی تیری بو باس
 تمہارے عشق کی قوت جسے نصیب ہوئی
 تو ماسوائی کا مٹا اس کے دل سے خوف و ہراس

تری ہی یاد نے ڈھارس بندھائی ہے آکر
دل ریاضِ حزیں جب کبھی ہوا ہے اداس



ساری دنیا ہے آپ سے مانوس
کون ہے اُن سے جو پھرا مایوس
دید اُن کی دوائے دردِ فراق
کیا کرے گا یہاں، یہ جالینوس
فیض اُن کا علی نے جب پایا
سر کیا جا کے قلعہ قاموس
اُن کی توقیر جو نہیں کرتا
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی منحوس
بن گیا دل سے جو غلام اُن کا
دہر میں ہے وہ صاحب ناموس
قلب مومن ہے کاشفِ اسرار
ہے یہ دنیائے راز کا جاسوس
چہرہ والضحیٰ کی تابانی
جیسے روشن ہو نور کا فانوس
پھر سے لہرائے دین کا پرچم
ارضِ مکہ سے تابمُلکِ روس
جب بھی اُن پر درود دل سے پڑھا
لطف ربِّ العلیٰ ہوا محسوس

تھے صحابہ حضور کے سارے
 پاک دل، پاک جاں، پاک نفوس
 اُن کی عظمت کا بیج رہا ہے ریاض
 دستِ قدرت سے ہر طرف ناقوس



ردیفِ ش

مصطفیٰ دینِ حق کی زیبائش
 کائناتِ خدا کی آرائش

اُس کو قدرت نے کر دیا پورا
 آپ نے کی کبھی جو فرمائش

وجہ صد افتخار اُن کے لئے
 امتِ مسلمہ کی افزائش

ذکر اُن کا جہاں وہاں برسے
 رحمتِ کردگار کی بارش

ہو گئی خاک تھی جو اُن کے خلاف
 ہجر کی رات کفر کی سازش

اُن کے انوار جگمگاتے ہیں
 ہے جو شمس و قمر میں یہ تابش

درگہ حق میں ہو قبول ریاض
بہر نعتِ نبی تیری کاوش



رب کا دیدار کیا آپ نے باچشمِ ہوش
اک تجلی سے ہوئے حضرتِ موسیٰؑ بے ہوش
بہ گئے ایک ہی ریلے میں ہمارے عصیاں
خوب ہے آپ کے دریائے کرم کا یہ جوش
شبِ معراجِ نبی عرشِ بریں کی زینت
آپ کی سرورِ عالم وہ مبارک پاپوش
آپ کے ذکرِ شفاعت کو سنا ہے جب سے
فکرِ فردا نہ رہی مٹ گیا دل سے غمِ دوش
ہر کٹھن وقت سہولت سے گزر جائے گا
دل میں ہو عشقِ محمدؐ کا اگر جذبہ و جوش
مجھ خطا کار کی لاریب ریاضِ خستہ
آپ کی رحمتِ بے پایاں رہی پردہ پوش



ردیفِ ص

رب کی ہے آپ پر عنایت خاص اس کی قرآں میں ہے صراحت خاص

سب رسولوں میں آپ ہیں ممتاز
 آپ جواد ہیں خلاق میں
 مقتدا انبیاء کے آپ بنے
 آپ ہوتے تھے قائد غزوات
 ہونگے لاکھوں شفیع حشر مگر
 لی مع اللہ کیوں نہ فرماتے
 حسن یوسفؑ تو تھا سفید مگر
 یوں ہوئی آپ کی رسالت خاص
 کیوں نہ ہو آپ کی سخاوت خاص
 بیت مقدس میں تھی امامت خاص
 کیونکہ تھی آپ کی شجاعت خاص
 اُن کی ہوگی مگر شفاعت خاص
 اُن پر آتی تھی ایک ساعت خاص
 حسن میں اُن کے تھی ملاحت خاص

ذائقہ ہے ریاض ہر شے کا!
 عشق احمدؑ کی ہے حلاوت خاص



ردیفِ ض

مصطفیٰؐ سا نہ کوئی آیا جہاں میں نباض
 فقر کے خوف سے مل جاتی تھی سائل کو نجات
 دامن شرک کے کر ڈالے ہزاروں ٹکڑے
 خلقِ آدمؑ سے بھی پہلے تھا محمدؐ کا وجود
 مرجع زہد و عبادت ہے وجودِ سرکار
 کیجئے رحمتِ عالمؑ سے اللہ قبول
 بھانپ لیتے تھے نظر سے وہ دلوں کے امراض
 ایسے واللہ تھے سرکارِ دو عالمِ فیاض
 آپ نے ہاتھ میں توحید کی جب لی مقرراض
 اس حقیقت کی ہے غمارِ حدیثِ عرباض
 شخصیتِ آپ کی لاریب ہے ایسی مرتاض
 لے کے آیا ہے ریاضِ آپ کی نعتوں کی بیاض
 میں لکھوں نعتِ نبیؐ ایسا کہاں مجھ میں شعور
 اصل میں فیضِ رسالت ہے یہ دیوانِ ریاض

خط مقدر میں کھچا ایسا بدستِ خطاط
 بن گئی نعتِ نبیٰ میرے لئے وجہ نشاط
 چاہئے شانِ محمدؐ کا بیان ہو ایسے
 کہیں تفریط نہ ہو اور نہ کہیں ہو افراط
 ہو گا دشوار نہ کچھ پل سے گزرنا اُن کو
 بن گیا عشقِ نبیٰ جن کے لئے نورِ صراط
 دیکھ کر حکمتِ محبوبِ خدا کے جلوے
 کہیں بقراط ہے ششدر کہیں حیراں سقراط
 اُن کی تعظیم دل و جاں سے بجالا و ریاض
 اُن کے بارے میں رہو حد سے زیادہ محتاط



ذکرِ رسولؐ پاک ہے سامانِ انبساط
 دل کو سکون اس سے ملے روح کو نشاط
 تلوار سے ہے تیز تو ہے بال سے باریک
 طے اُن کے ذکر ہی سے کرو راہِ پُصراط
 آدابِ اُن کے حق نے سکھائے ہیں اس لئے
 ذاکر کو اُن کے ذکر میں لازم ہو احتیاط
 اوصافِ اُن کے جیسے خدا نے کئے بیاں
 ایسی ثنا بشر سے ہو اس کی ہے کیا بساط
 رشتہ اگر ہو اہلِ محبت سے استوار
 ملتا ہے فیضِ سرورِ عالم کا بالاقساط
 بن جائے دل یہ مہبطِ انوارِ مصطفیٰ
 ہو گنبدِ خضرا سے اگر اس کا ارتباط
 یا رب ریاضِ زیرِ لوائے نبیٰ رہے
 دنیا میں آگیا ہے عجب دورِ انحطاط

﴿رَدِيفِ ظ﴾

جو ہوئے سیدِ عالم کے لقا سے محظوظ
 وہ ہوئے منعم مطلق کی عطا سے محظوظ
 جو بنے مرضی محبوبِ خدا کے طالب
 ہو گئے خالقِ اکبر کی رضا سے محظوظ
 آؤ ہم مل کے کریں نورِ محمدؐ کا بیاں
 تاکہ دل اپنے بھی ہوں اُس کی ضیاء سے محظوظ
 نور ہی نور ہے طیبہ کے گلی کوچوں میں
 ذرہ ذرہ ہے مدینہ کی فضا سے محظوظ
 چھٹ گئیں ظلمتیں دُنیا کے ہر اک گوشے سے
 ہو گیا سارا جہاں نورِ خدا سے محظوظ
 ہے مسیحائی میں اکسیر مدینے کا غبار
 کیوں نہ بیمار ہوں اس خاکِ شفا سے محظوظ
 اوڑھ کر کملی جو لیٹے وہ حبیبِ دَاور
 چشمِ قدرت بھی ہوئی اُن کی ادا سے محظوظ
 مسکراتا دمِ آخر ہے محبِ صادق
 اُس کا دل ہوتا ہے جب دستِ قضا سے محظوظ
 ہوتے دیکھا ہے سلاطینِ جہاں کو اے ریاض
 کوچہ سرورِ عالم کے گدا سے محظوظ

﴿ردیفِ ع﴾

بات ہوتی ہے ہر اک آپ کی ایسی جامع
 مطمئن ہوتا ہے سنتا ہے اسے جب سماع
 گوشِ دل سے جو سنو آپ کی سیرت کا بیاں
 شمعِ عشق کو کر دے گا دلوں میں لامع
 شک نہیں اس میں کہ توحیدِ خدا پر شاہد
 ہے وجودِ شہ کونین دلیلِ قاطع
 دولتِ فقر عطا جس کو ہوئی ہے اُس کی
 حرص مٹ جاتی ہے دل ہوتا ہے اُس کا قانع
 ذکر ہو کیوں نہ بلند دونوں جہاں میں اُن کا
 خود ہے اس ذکر کا جب خالقِ اکبر رافع
 آپ کے حق میں نہ کی جائے کوئی بے ادبی
 حکم اس باب میں ہے خالقِ کل کا مانع
 اللہ اللہ ثنا خوانی محمدؐ کی ریاض
 بہر بخشش یہ وسیلہ ہے بڑا ہی نافع
 دفترِ زیست کا ہو عشقِ محمدؐ موضوع
 قصہ دردِ محبت رہے ہر دم مسوع
 عشق کی راہ پہ چلنا نہیں آسان ریاض
 ضبط سے کام لے یہ آہ و بکا ہے ممنوع



ذکر سرکار کا ہو دل وساوس سے منع
 رُستگاری کے لئے کر توشہٴ بخشش جمع
 رات دن کر اپنے خالق سے یہ استدعا ریاض
 کلمہٴ طیب زباں پر ہو مری وقتِ نزع



یا الہی دارِ فانی کو کہوں جب الوداع
 نورِ عشقِ مصطفیٰ کی دل میں روشن ہو شعاع
 دولتِ دروِ نبیٰ لے جائے ساتھ اپنے ریاض
 بیچ اس کے سامنے دنیا کا ہے مال و متاع

﴿رَدِیفِ غ﴾

دل میں کر روشن میرے اپنی محبت کا چراغ
 منزلِ عرفانِ باری کا ملے مجھ کو سراغ
 کر گیا پڑمردہ مجھ کو. یا نبیٰ تیرا فراق
 دولتِ دیدار سے کر دے میرا دل باغِ باغ
 اس طرف بھی بارشِ رحمت کا اک چھینٹا حضور
 داغِ عصیاں سے ہے میرا دامنِ دل داغِ داغ

دُور ہو جائیں میری سب الجھنیں تیرے طفیل
 مجھ کو تیرے ذکر کی خاطر میسر ہو فراغ
 ساقی کوثر ادھر بھی اک نگاہ التفات
 تشنہ لب ہوں دے مئے عشق و محبت کا تیاغ
 تیرے نورِ ذکر سے پائے جلا رُوحِ ریاض
 تیری یوئے عشق سے اس کا معطر ہو دماغ



رَدِیْف

حق نے بخشے ہیں تجھے ایسے نرالے اوصاف
 عرشی و فرشی سبھی بن گئے تیرے و صاف
 نور ثابت ہوا دنیا کے لئے تیرا وجود
 تیرے آنے سے چمک اٹھے جہاں کے اطراف
 قابلِ ذکر تیرے ذکر سے ذاکر ہیں تیرے
 نقش ہر دل پہ تیرے دم سے ہے یادِ اسلاف
 صفتیں رب کی ہیں بے حد تو ہے مظہر اُن کا
 تیری تعریف کی ہیں اس لئے بے حد اصناف
 تیری عفت کا سبب تیری شرافت کا سبب
 تیرے آباء تیرے اجداد سبھی ہیں اشراف
 لطفِ باری نے ہر اک گام نوازا اُس کو

جس پہ اک بار ہوئی تیری نگاہ الطاف
لوگ تو کرتے ہیں دن رات طوافِ کعبہ
کعبہ کرتا ہے مگر گنبدِ خضرا کا طواف
تیرے محبوب کا لایا ہوں وسیلہ یارب
ہر گنہ میرا صغیرہ و کبیرا ہو معاف
ختم جب مدحِ نبی ربِ نبی پر ہے ریاض
کوئی کیوں ان کی ثنا خوانی کی مارے پھر لاف
اُن کے صدقے میں ملا جو بھی ملا جس کو ریاض
ہیں بڑی شان کے حامل پسرِ عبدِ مناف

ردیفِ ق

کیوں محمدؐ نہ خلق پر ہوں شفیق
اُن کو بخشا خدا نے قلبِ رقیق
آپ کے عدل کا نشاں فاروقؓ
مظہرِ صدق حضرت صدیقؓ
پائی عثمانؓ نے اُن سے شانِ سخا
اور شجاعتِ علیؓ نے بالتحقیق
دل میں اک نور جگمگایا ہے
یاد آیا ہے اُن کا عہدِ عتیق
جز خدا اُن کو کون پہچانے
ذاتِ والا ہے اُن کی بحرِ عمیق

وہ ابد تک رہیں گے لاثانی
 ہو چکا ہے ازل سے یہ تحقیق
 درد اُن کا عطا ہوا جس کو!
 اُن کے بحرِ کرم کا ہے وہ غریق
 ہم اکیلے نہ ہوں گے مرقد میں
 ہے ریاض اُن کی یاد اپنا رفیق



ہیں بے مثال سرورِ کونین کے اخلاق
 تعریف اُن کی کرتے ہیں قرآن کے اوراق
 دیدارِ ذات کی وہی آنکھیں ہیں مستحق
 دنیا میں جو لقائے نبی کی رہیں مشتاق
 کرتا ہے صدق دل سے وہی ان کا احترام
 جس نے پڑھے ہیں عشق و محبت کے کچھ اسباق
 جانے انہیں جو جان سے اپنے قریب تر
 ہوتا نہیں کبھی وہ شکارِ غمِ فراق
 بن جائے دل یہ مرکزِ انوارِ کبریا
 ہو جائے اس کا عشقِ محمدؐ سے جو الحاق
 آدابِ رسالت کا نہیں جس کو کوئی پاس
 رحمت سے اپنی کرتا ہے اللہ اس کو عاق
 راہِ خدا سے ہم نہ بھٹکتے خدا گواہ
 رہتا ذرا جو یاد ہمیں وعدہ میثاق

دنیا سے کوچ کرنے کی کر فکر اے ریاض
جلدی حسابِ زندگی کر اپنا تو بے باق

﴿رودیفِ ک﴾

تیرے مقام کی رفعت کو اے شہِ لولاک
پہنچ سکی نہ کسی کی بھی قوتِ ادراک
ہرا کرم تیری رحمت کا بحرِ بے پایاں
بہا کے لے گیا دُنیا کا سب خس و خاشاک
دبا سکی نہ کہیں ان کو قوتِ طاغوت
تیرے غلام نظر آئے ہر جگہ بے باک
لگاؤں آنکھوں میں زینت بناؤں چہروں کی
کبھی جو آئے میسر تیرے قدم کی خاک
بڑی بلند ہے تیری یہ شانِ بُت
خمیدہ سر ہیں حضور اس کے عاقل و چالاک
ریاضِ اپنی شفاعت سے شاد کر دیں گے
جو تجھ کو دیکھیں گے سرکارِ حشر میں نمناک





کمالِ نبوت ہے موئے مبارک
 نشانِ رسالت ہے موئے مبارک
 سکون بخش دیدار کیوں نہ ہو اُس کا
 کہ رحمت ہی رحمت ہے موئے مبارک
 نہ کیوں مندمل زخمِ فرقت ہوں اس سے
 دوائے جراحات ہے موئے مبارک
 برسنے لگی بارشِ لطف ہر سو!
 سحابِ شفاعت ہے موئے مبارک
 فتحیابِ خالدؓ تھے برکت سے اس کی
 سراپا کرامت ہے موئے مبارک
 دلوں کی جلا اور رُوحوں کی راحت
 نظر کی تراوت ہے موئے مبارک
 ملا کیف کیسا زیارت سے اس کی
 بہشتی خلاوت ہے موئے مبارک
 قیامت میں اُمید ہے مغفرت کی
 کرم کی ضمانت ہے موئے مبارک
 ریاضِ اس کی ضو سے ہوئے دل منور
 چراغِ ہدایت ہے موئے مبارک



سلام بخضور سرکارِ دو عالم ﷺ

مصطفیٰ جانِ ایماں سلام علیک منبعِ نورِ عرفاں سلام علیک
بارشِ لطفِ تیری نہیں ہے کہاں؟ جلوہ گرِ فیضِ تیرا یہاں اور وہاں
ذکرِ ترا زمیں پر فلک پر بیاں فرش سے عرش تک ہے محیطِ جہاں
تیری رحمت کا داماں سلام علیک

تیری باتیں ہیں جیسے کہ قدو بنات مظہرِ ذاتِ باری ہیں تیری صفات
بخشتی ہے نئی زندگی تیری بات مُردہ دل تجھ سے پاتے ہیں روحِ حیات
اے مسجائےِ دوراں سلام علیک

ذکرِ ہر آن تیرا زباں پر رہے جب کہے تو فقط بات تیری کہے
دیپ تیری محبت کا دل میں جلے نام سے تیرے ملتی ہے تسکین مجھے
میرے ہر دُکھ کے درماں سلام علیک

ہے ثنا خواں تیرا آپ ربُّ العلیٰ انبیاء تیری مدحت میں نغمہ سرا
آسمانی صحیفوں میں تیری ثنا تیری تفسیر ہے یہ کلامِ خدا
تو ہے تفسیرِ قرآن سلام علیک

قدرتِ حق سے قادر ہے تو ہر جگہ شانِ رحمت سے حاضر ہے تو ہر جگہ
چشمِ باری سے ناظر ہے تو ہر جگہ چشمِ بینا میں ظاہر ہے تو ہر جگہ
اندھی آنکھوں سے پنہاں سلام علیک

مرسلیں کو تیری ہم رکابی پہ فخر ہے ملائک کو تیری سلامی پہ فخر
 خلق کو تیرے لطفِ دوامی پہ فخر بادشاہوں کو تیری غلامی پہ فخر
 تاجداروں کے سلطان سلام علیک

چوم لے تیرا پائے کرم یہ ریاض توڑ دے تیرے قدموں پہ دم یہ ریاض
 کاش بن جائے خاکِ حرم یہ ریاض پائے یوں تیرا لطفِ اتم یہ ریاض
 دل کا پورا ہو ارماں سلام علیک



اپنے محبوب کی حق نے عطا پیار کی بھیک

ہر جگہ ملنے لگی رحمتِ سرکار کی بھیک

کب بھرے گا یہ میرا دامن مقصود حضور

کب ملے گی میرے آقا تیرے دیدار کی بھیک

سائل بے سروسامان ہوں عنایت کی نظر

مانگتا ہوں تیری چشمِ کرم بار کی بھیک

سامنے غیر کے وہ ہاتھ نہ پھیلیں گے کبھی

جس کے ہاتھوں میں ہو سرکار کے دربار کی بھیک

شاہ بھی آئے نظر ان کے کرم کے محتاج

جن کے کاسوں میں پڑی ہے شہِ ابرار کی بھیک

بے نیازی کی صفت ہو گئی ان میں پیدا

مل گئی جن کو درِ احمد مختار کی بھیک

عالمِ بالا کے کھل جائیں گے اسرارِ ریاض

مانگتے حق سے رہو عشق کے آزار کی بھیک

﴿رہیف۔ ل﴾

حمد باری تعالیٰ

بڑی شان تیری ہے ربّ جلیل
تصرف میں تیرے ہے کل کائنات
جسے چاہے عزت کرے تو عطا
تیرے سامنے اے قدیر و خبیر
بڑی خوبصورت ہے دنیا تیری
تیرے پاس ہے ہر مرض کی شفاء
مجھے بخش توفیقِ ذکرِ کثیر
میرا زادِ رہ ہو محبت تیری
تو ہر شے کا خالق ہے ربّ کریم

نہیں تیرا کوئی مثل و عدیل
یہ نظم جہاں اس کی بین دلیل
جسے چاہے کر دے اُسے تو ذلیل
ہے بے کار ہر ایک کا مکرو حیل
تو خود ہوگا کیسا حسین و جمیل
ہے محتاج تیرا سقیم و علیل
یہ دنیا تو ہے اک متاعِ قلیل
سفرِ آخرت کا بڑا ہے طویل
کوئی چیز کیسے ہو تیری مثل

معذب نہ ہو یہ ریاضِ حزیں
طفیل محمد حبیب و خلیل

منقبت

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ



السلام اے حضرت صدیق " دل دارِ رسول
 اے محبِ مصطفیٰ اے عاشقِ زارِ رسول
 اس لیے اسلام پر سب کچھ کیا تو نے نثار
 تھا حقیقت میں تیرا سرمایہ دیدارِ رسول
 کیوں نہ دل ہوتا تیرا گنجینہ رازِ خدا
 رات دن کھلتے تھے اس پر جبکہ اسرارِ رسول
 سب صحابہؓ اس لئے کرتے تھے تیرا احترام
 تیرے چہرے میں نظر آتے تھے انوارِ رسول
 تو نے اُن کو موت کی آغوش میں پہنچا دیا
 جھوٹے نبیوں نے کیا جس وقت انکارِ رسول
 تجھ کو ہی سب سے زیادہ قرب ہوتا تھا نصیب
 جب مدینہ میں لگا کرتا تھا دربارِ رسول
 حملہ آور ہو چکی تھی اس پہ بادِ ارتداد
 تیری کوشش سے رہا محفوظ گلزارِ رسول
 اس لئے تو انبیاء کے بعد ہے افضل بشر
 کر لیا بے حیل و حجت تو نے اقرارِ رسول

تو نے دورانِ علالت دوستوں سے یہ کہا
 مت طبیبوں کو بلاؤ میں ہوں بیمارِ رسولؐ
 نام عبداللہ، لقب صدیق، کنیت ابوبکر
 جامع القرآن ہے دنیا میں شہکارِ رسولؐ
 قبر کے روزِ جزا کے اور ہجرت کے رفیق
 غار میں بھی اے ریاضِ دلِ حزیں یارِ رسولؐ



شمع بن کر دل میں روشن ہو جو ارمانِ رسولؐ
 منکشف پھر ایسے دل پر کیوں نہ ہو شانِ رسولؐ
 مصطفیٰؐ کی زندگی کا خود محافظ تھا خدا
 کس قدر اللہ کو محبوب تھی جانِ رسولؐ
 کیوں نہ ہم اُن کی غلامی کو کریں دل سے قبول
 جب کہ جبریلؑ امیں جیسے ہوں دربانِ رسولؐ
 کیوں نہ ہو کونین میں اُن کی ثنا خوانی کی دُھوم
 بن گیا اللہ خود بھی جب ثنا خوانِ رسولؐ
 رشک نیکوں کو بدوں پر اس لئے ہے حشر میں
 لے لیا رحمت نے اُن کو زیرِ دامنِ رسولؐ
 منعقد جب محفلِ میلاد ہوگی خلد میں
 اُن کے نعرے ہی لگائیں گے غلامانِ رسولؐ
 اس لئے وہ بن کے آئے رحمۃً للعلمین
 تاکہ ہو ہر ذرہ عالم پہ یہ احسانِ رسولؐ

یہ کلیم حق کی منزل مسدِ محبوب وہ
 طور ہے معراجِ موسیٰ عرشِ ایوانِ رسول
 نعتِ خوانانِ نبی کو یہ سنا مرثدہ ریاض
 سب پکاریں گے تمہیں محشر میں حسانِ رسول



ہمیشہ لیتے رہو صدقِ دل سے نامِ رسول
 کہ اُس کے ذکر سے ہوتا ہے رحمتوں کا نزول
 دُعا جو مانگو تو پہلے پڑھو دُرود اُن پر
 کہ بن دُرود کے ہوتی نہیں دُعا مقبول
 تیرا وجود بھی رحمت ہے رحمتِ عالم
 ہے ہر مرض کا مُداوا تیرے قدم کی دُھول
 الہی اُن کے کرم کی ہوا ادھر بھی چلے
 میرا یہ غنچہ دل بھی کھلے بصورتِ پھول
 الہی پھولے پھلے دو جہاں میں آلِ نبی
 مدامِ تازہ بتازہ رہے یہ باغِ بتول
 انہی کو مانگو خدا سے ملیں گے دونوں جہاں
 اسی پہ دل کی امیری کا منحصر ہے حصول
 انہی سے رَبط ہے قائم میانِ بندہ و رب
 رہِ نجات یہی ہے، یہی ہے راہِ وُصول
 مٹا دے ہستی غمِ مصطفیٰ میں اپنی ریاض
 یہی رہا ہے ہمیشہ سے عاشقوں کا اصول

﴿رودیف-م﴾

تیرے کرم کی قسم اور تیری عطا کی قسم
 تیرے فقیر غنی ہو گئے خدا کی قسم
 تیرے خلاف جفائیں تو سر اٹھاتی رہیں
 تیرا ضمیر تو کھاتا رہا وفا کی قسم
 فنا سے کیا تجھے نسبت کہ تو ہے نورِ خدا
 صفاتِ باری کے مظہر تیری بقا کی قسم
 فضائے خلد میں اس کے ہی فیض کی ہے بہار
 دیارِ رحمت کونین کی فضا کی قسم
 فنا سے تیری محبت میں جو ہوا دوچار
 وہ پیش خیمہ بقا کا ہے اس فنا کی قسم
 ریاض ایسے بڑھائی خدا نے شانِ رسولؐ
 بڑے ہی پیار سے کھائی ہے مصطفیٰ کی قسم



ممدوحِ خدا حامدِ ربِّ نورِ مجسم اے رحمتِ عالم
 ہیں آپ کے مداح بنی آدم و آدم اے رحمتِ عالم
 کوئی بھی نہیں آپ سے بڑھ کر نہ برابر اے شافعِ محشر
 ہیں ربِّ کی عنایات فقط آپ پہ پیہم اے رحمتِ عالم

حاضر ہے لئے کاسہ تصور میں بھکاری فیض آپ کا جاری
 ہے اس لگی آپ کے الطاف پہ ہر دم اے رحمتِ عالم
 کی حق نے عطا آپ کو کچھ ایسی ہے عظمت بخشی ہے وہ شوکت
 جو آیا درِ پاک پہ سر اُس کا ہوا خم اے رحمتِ عالم
 دل آپ کی یادوں سے جو آباد ہوا ہے مطلوبِ خدا ہے
 مٹ جاتا ہے اُس دل سے دو عالم کا ہر اک غم اے رحمتِ عالم
 عشاق کے نزدیک تو یہ شہرِ مدینہ ہے ہے دل کا نگینہ
 ہر اس کی گلی خلد بریں سے نہیں کچھ کم اے رحمتِ عالم
 جب ہجر کے زخموں سے ہے تڑپا کوئی مہجور ہو بے بس و مجبور
 آیا جو خیال آپ کا وہ بن گیا مرہم اے رحمتِ عالم
 نادم ہے ریاض اپنے گناہوں پہ شب و روز دکھ لگ گیا جاں سوز
 کب ہوگی نجات اس کی شہنشاہِ معظم اے رحمتِ عالم



سلام

مسرورِ دنیا و دیں ہوا الصلوٰۃ والسلام
 عرش کے مسند نشین ہو الصلوٰۃ والسلام
 کی ہے جو اللہ نے پیدا خلاقِ خاص و عام
 سب طفیل آپ کے ہیں آپ کا ہے یہ مقام
 آپ نورِ اولین ہو الصلوٰۃ والسلام

کوئی نبیوں میں خلیل اللہ ہے کوئی کلیم
 آپ پر ہے حق تعالیٰ کا مگر فضلِ عظیم
 آپ اس کے ناز میں ہو الصلوٰۃ والسلام
 آپ نے ڈنکا بجایا دہر میں اسلام کا
 بول بالا ہے جہاں میں آپ ہی کے نام کا
 آپ ہر دل میں مکیں ہو الصلوٰۃ والسلام
 آپ ہی کی ضو سے روشن ہے یہ ساری کائنات
 ہیں منور آپ کے انوار ہی سے شش جہات
 نورِ ربِّ العالمین ہو الصلوٰۃ والسلام
 آپ آئے ہر دکھی انسان کو تسکین ہوئی
 آپ کی رحمت ہمارے داغِ عصیاں دھو گئی
 رحمتہ للعالمین ہو، الصلوٰۃ والسلام
 آپ ہی کی ہے قیادت جس کو حاصل ہے دوام
 آپ ہی تو یا محمدؐ اولیں کے ہیں امام
 مقتدائے آخرین ہو الصلوٰۃ والسلام
 آپ کی بے مثلیت کا کیا ہی کہنا ہے حضورؐ
 آپ جیسا کون ہے؟ کوئی نہیں ہے دُور دُور
 خود کسی جیسے نہیں ہو، الصلوٰۃ والسلام
 آپ کے کوئے کرم میں کاش مر جائے ریاض
 یا رسول اللہ بر آئے تمنائے ریاض
 آپ کے در پر جبیں ہو الصلوٰۃ والسلام

حمد باری تعالیٰ

اے رب جہاں تو غفور رحیم نہیں کوئی تیرا شریک سہم
 کسی بات سے تو نہیں بے خبر نہیں کوئی تجھ سا خیر و علیم
 ہے دنیا کی ہر شے تیرا شاہکار یہ انساں مگر شاہکارِ عظیم
 تیرے حکم پر سب جھکاتے ہیں سر حبیب و خلیل و ذبیح و کلیم
 تیرے سامنے ہے خسرو سر بہ خم تو ایسا ہے دانا تو ایسا حکیم
 چنچتے ہیں غنچے تیرے حکم پر تیرا حکم لاتی ہے بادِ نسیم
 کبھی وہ نہیں ہوتا گمراہ و ضال دکھائے جسے تو رہِ مستقیم
 مظاہر تیری شانِ رحمت کے ہیں یہ جنت، یہ فردوس باغِ نعیم
 جسے چاہے تخت شہی بخش دے جسے چاہے پہنا دے اس کو گلیم
 دُعائے ریاضِ حزیں ہے یہی میرے رب مجھے بخش قلبِ سلیم



منقبت

حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

تو ہے وہ ماہِ ضیا بارِ امامِ اعظم
 ساری دنیا میں چمکتے ہیں ستاروں کی طرح
 تجھ سے روشن ہے شبِ تار امامِ اعظم
 تیری دانائی کے انوار امامِ اعظم
 سب کے سب اس کے ہیں اشار امامِ اعظم
 شجرِ فقہ تری شانِ فقیہانِ جہاں
 تیرے کونے کا یہ دربار امامِ اعظم
 بن گیا دہر میں سرِ چشمہٴ علم و دانش

کوئی بھی تجھ سے الگ رہ نہیں سکتا ہرگز
 سب کو تجھ سے ہے سروکار امامِ اعظمؑ
 اپنی منزل پہ پہنچ جائیں گے اہل سنت
 تو ہے خود قافلہ سالار امامِ اعظمؑ
 تجھ سے راضی ہے خدا تو ہے خدا سے راضی
 تجھ سے ہے خوش احمد مختار امامِ اعظمؑ
 ہر جگہ دھوم ہے دنیا میں تیرے مسلک کی
 تجھ سے ہے گرمی بازار امامِ اعظمؑ
 شافعی، حنبلی و مسالکی و اوزاعی
 سب اماموں کا تو سردار امامِ اعظمؑ
 اس تری علمی فضیلت کا جہاں میں کوئی
 کیسے کر سکتا ہے انکار امامِ اعظمؑ

منقبت ختم بس اُس بات پہ کرتا ہے ریاض

علم کی دنیا کا شہکار امامِ اعظمؑ

سلام

رحمت ربِّ اکبر پہ لاکھوں سلام
 یعنی محبوبِ داور پہ لاکھوں سلام
 اُن کی ہر خوائے اطہر پہ لاکھوں سلام
 اُن کی ہر خوائے اطہر پہ لاکھوں سلام
 ختم جس پر نبوت کا منصب ہوا
 اُس نبیؐ اُس پیمبرؐ پہ لاکھوں سلام
 والضحیٰ رُخ پہ اُن گنت ربِّ کے دُرود
 اُن کی زلفِ معنبر پہ لاکھوں سلام
 جن کی خوشبو سے مہکے ہیں دونوں جہاں
 اُن کے جسمِ معطر پہ لاکھوں سلام
 اُن کے صدقے ملی نسبتِ سہرورد
 سہروردی مقدر پہ لاکھوں سلام
 جن کی ضو سے درخشاں جبینِ شہاب
 اُن کے روئے منور پہ لاکھوں سلام
 سب سے اعلیٰ و افضل پہ ہر دم دُرود
 سارے عالم سے بہتر پہ لاکھوں سلام
 فیضِ سرکارِ فیضِ ابوالفیضؑ ہے
 نورِ حسنینؑ و حیدرؑ پہ لاکھوں سلام
 جس نے دکھلائی ہے راہِ عرفانِ حق
 اُس علیؑ کے قلندرؑ پہ لاکھوں سلام

کہہ رہا ہے ہر اک سہروردی ریاض

اپنے ہادی و رہبر پہ لاکھوں سلام

سلام بخسور آقائے دو جہاں رضی اللہ عنہما

مصطفیٰ نورِ وحدت پہ لاکھوں سلام

زینتِ بزمِ کثرت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ ذاتِ باری ہے اُن کا ورود

ہیں وہی باعثِ عالمِ ہست و بود

اُن کی آمد سے ہر شے نے پائی نمود

وہ جو آئے تو آیا عدم در وجود

وجہِ تخلیقِ خلقت پہ لاکھوں سلام

رازِ توحید سے کوئی واقف نہ تھا

تھا نہ معبودِ مطلق کو پہچانتا

کوئی حامل نہ تھا رب کے عرفان کا

کنزِ مخفی کا جس سے کہ تالا گھلا

اُس کلیدِ محبت پہ لاکھوں سلام

جن کے اخلاق سے چاک سینے سلیں

جن کی باتوں سے غنچے دلوں کے کھلیں

طے کرائیں جو ایمان کی منزلیں

جن کی صورت میں مولا کے جلوے ملیں

اُن کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

مومنوں کے لئے ہے وہ برکت کا دن!

کافروں کے لئے سخت ذلت کا دن!

عاصیوں کے لئے عفو و رحمت کا دن!
حشر کا دن ہے اُن کی زیارت کا دن!
ایسے یومِ قیامت پہ لاکھوں سلام

اُن کے آنے سے سب چھٹ گئی گمراہی
پھیلی ہر سو ہدایت کی اک روشنی
ظلمتِ کفر و باطل کی جڑ کٹ گئی
اُن سا پیدا ہوا ہے نہ ہوگا کبھی
معجزانہ ولادت پہ لاکھوں سلام

بن کے آئے ہیں وہ رحمتِ عالمیں
اُن سا کوئی جہاں میں کہیں بھی نہیں
ہے لقب آپ کا شافعِ المذنبین
قائدِ اولیں سیدِ آخریں
اس قیادتِ سیادت پہ لاکھوں سلام

عشق میں اُن کے جو مر گئے جی گئے
نام اپنے دو عالم میں روشن کئے
آبِ کوثر کے بھر بھر کے پیالے پیئے
کیسے کیسے لقب ان کو حق نے دیے
اس خداداد عظمت پہ لاکھوں سلام

اُن کی تعریف اللہ جب خود کرے
کیوں نہ پھر اُن کی توقیر دل میں رہے

اُن کی الفت نہ کیوں جانِ ایماں بنے؟

فرش سے عرش تک وہ سراہے گئے

اُن کی تعریف و مدحت پہ لاکھوں سلام

کس کی آنکھوں نے دیکھا ہے ایسا نبیؐ

آپؐ سا اس جہاں میں نہ آیا کبھی

شان بعدِ خدا شان ہے آپؐ کی

وہ ہمارے نبیؐ اُن کے ہم امتی

امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

اہل بیتِ نبیؐ شان اُن کی بڑی

اُن کی الفت تو امت پہ واجب ہوئی

مثل اُن کی نہیں ہے کہیں ایک بھی

اہل جنت کی سردار آلِ نبیؐ

شاہِ دیں کی قرابت پہ لاکھوں سلام

اُن کے جلوؤں سے اُن گنت جلوے بنے

اُن کی ضو سے مہہ و مہر تاباں ہوئے

پھول خوشبو سے اُن کی مہکنے لگے

اُن کی رنگت سے بے رنگ رنگے گئے

رنگِ خالق کی رنگت پہ لاکھوں سلام

حق تعالیٰ کے محبوب ہیں مصطفیٰؐ

اس لئے کوئی ثانی نہیں آپؐ کا

ہے وجود اُن کا آئینہ کبریا
 اُن کی تعظیم کرنا سکھائے خدا
 اُن کی توقیر و عزت پہ لاکھوں سلام

اُن کا دل نورِ مطلق جہاں جلوہ گر
 اُن کا دل، سارے عالم کی جس کو خبر
 اُن کا دل، منبع لطف شام و سحر
 جو پیسجا ہے ہر اک کے دکھ درد پر
 قلبِ اطہر کی رقت پہ لاکھوں سلام

جان لو نام کے بس بشر ہیں نبی
 اصل میں سر سے پاتک ہیں وہ نور ہی
 کس بشر میں یہ خوبی ہے اس شان کی
 جسمِ اطہر پہ بیٹھی نہ مکھی کبھی
 اُس کی اعلیٰ نفاست پہ لاکھوں سلام

وہ نہ ہوتے چمکتا نہ وحدت کا نور
 اور کسی کو خدا کا نہ ہوتا شعور
 پر ہوا ایسے منشاءِ ربِّ غفور
 اُن کے پردے میں فرمایا اپنا ظہور
 منظرِ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ذکرِ محبوبِ باری میں جو کھو گیا
 خوابِ گاہِ محبت میں وہ سو گیا

اُن کے دربارِ دُربار میں جو گیا
جس نے دیکھا انہیں وہ فدا ہو گیا

جذبہٴ عشق و الفت پہ لاکھوں سلام
وہ ہیں قاسم تو معطی خدا ہے ریاض
ہاتھ اپنا بڑھا مانگ اُن سے ریاض
یہ تمنا ہے دل میں میرے اے ریاض
موت آئے تصور میں اُن کے ریاض

اس تمنا کی ندرت پہ لاکھوں سلام

ردیف-ن

باعثِ کن فکاں محمدؐ ہیں رونقِ دو جہاں محمدؐ ہیں
جسمِ بے جان تھا جہاں سارا اس کی روحِ رواں محمدؐ ہیں
سرِ توحید و کبرِ مخفی کا اک مکمل بیاں محمدؐ ہیں
کچھ نہ تھا جز خدائے واحد کے باعثِ این و آلِ محمدؐ ہیں
ہر نبی اُن کے ذکر کا ذاکر دل پسند داستاں محمدؐ ہیں
ذرے ذرے سے ربط ہے اُن کا جہاں ڈھونڈو وہاں محمدؐ ہیں
جس کو دیکھو فدا ہوا اُن پر دلربا دستاں محمدؐ ہیں
خواجگی تو ملی بہت سوں کو خواجہ خواجگاں محمدؐ ہیں
باغِ وحدت ہوا ہے رنگِ رنگِ زینتِ بوستاں محمدؐ ہیں
اُن سے رہ اے ریاضِ وابستہ
اک حصارِ اماں محمدؐ ہیں

دلِ ناشاد کو ذکرِ نبی سے شاد کرتے ہیں
 بجمہ اللہ دلِ ویراں کو یوں آباد کرتے ہیں
 تمنائے بقائے مصطفیٰ میں منہمک رہ کر
 دلِ پر درد کو ہر درد سے آزاد کرتے ہیں
 غلامِ اُن کے بنو اور چھوٹ جاؤ ہر غلامی سے
 نئی اک راہ آزادی کی ہم ایجاد کرتے ہیں
 محمدؐ کی محبت زینہٴ عرفانِ باری ہے
 یہ ہے وہ بات جس پر ایماں صاد کرتے ہیں
 وہ دل جو تیری الفت سے ہیں خالی یا رسول اللہ
 وہ دنیا اور اپنی آخرت برباد کرتے ہیں
 دل و جاں ڈوب جاتے سرور و کیف و مستی میں
 حبیبِ کبریا جب بھی تمہیں ہم یاد آتے ہیں

نزع کا وقت ہے دیدارِ تسکین آفریں دیجئے

یہ ارمانِ ریاضِ دلِ حزیں فریاد کرتے ہیں



اس سے انکار نہیں سخت گنہگار ہوں میں
 شافعِ حشر مگر تیرا طلب گار ہوں میں
 تیرے کوچے میں مریضوں کو شفا ملتی ہے
 نظرِ لطفِ ادھر بھی ہو کہ بیمار ہوں میں
 کیا حقیقت ہے میری پر یہ عطائے باری
 الفتِ سرورِ کونین سے سرشار ہوں میں
 منحصر تیرے کرم پر ہے زیارت تیری
 عرض اتنی ہے مگر طالبِ دیدار ہوں میں
 قاسمِ نعتِ حق ذاتِ معلیٰ تیری
 دستِ بخشش میری جانب بھی کہ نادار ہوں میں

شائعِ روزِ جزا کیوں نہ پکاروں تم کو

مجھ کو ہے تیری ضرورت کہ سیہ کار ہوں میں

بارِ عصیاں لئے آپہنچا ریاضِ خستہ

جنسِ رحمت کا بصدِ عجز خریدار ہوں میں



جو راہ جاتی ہے سوئے جنت وہ راہ پائی تیری گلی میں

کہیں نہیں تھا ٹھکانہ اپنا مگر بن آئی تیری گلی میں

تیرے کرم کے نثار بخشی وہیں مجھے تو نے سرفرازی

جہاں محبت میں تیری میں نے جبیں جھکائی تیری گلی میں

تو وجہِ تخلیقِ دو جہاں ہے تو نورِ توحید کا نشان ہے

خدا کو پایا تیری گلی میں ملی خدائی تیری گلی میں

کہیں ہیں نفسانیت کے فتنے کہیں ہیں ابلیسیت کے خطرے

مددِ خدارا کہ دے رہا ہوں تیری دُہائی تیری گلی میں

تیری نوازش کہ تو نے مجھ کو چھپا لیا دامنِ کرم میں

سیاہ کاری پہ مجھ کو اپنی جو شرم آئی تیری گلی میں

اجل کا پیغام جب بھی آئے تو تیرے روضے کا سامنا ہو

میرے مقدر کا کیا ہی کہنا قضا جو آئی تیری گلی میں

مدینے چلو اپنی بگڑی بنائیں غمِ دل سنائیں مقدر جگائیں
 سہانی سہانی یہاں کی فضائیں معطر معطر یہاں کی ہوائیں
 سرور اک نیا ہوگا ہر بار حاصل نظر جب بھی روضے کی جانب اٹھائیں
 نظر آئیں گے جب محمدؐ کے جلوے جلا پائیں روحیں تو دل جگمگائیں
 عقیدت کا سران کے قدموں پہ رکھ کر مٹائیں غمِ ہجر تسکین پائیں
 کبھی دیکھیں روضہ کبھی جالیوں کو دلوں میں محبت کی شمعیں جلا لائیں
 ریاضِ حزیں اشکِ ارماں بہا کر فراقِ مدینہ کی آتش بجھائیں

منقبت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

کیوں نہ ہو دلنشین معین الدینؒ ہر حسیں سے حسیں معین الدینؒ
 محرمِ سرِّ مصطفیٰ تم ہو رازِ حق کے امیں معین الدینؒ
 تجھ سا مردِ خدا زمانے میں کہیں دیکھا نہیں معین الدینؒ
 مظہرِ نورِ سنتِ نبوی تیری درخشاں جبیں معین الدینؒ
 دیکھ لوں تیرا حق نما چہرہ میں دمِ واپس معین الدینؒ
 نام تیرا ہے کس قدر شیریں ہیج ہے انگبیں معین الدینؒ
 تجھ سے لاکھوں قلوب ہیں روشن تو وہ نورِ مبیں معین الدینؒ
 جو محمدؐ کا بن گیا محبوب وہ ہے تو نازنیں معین الدینؒ

ضوفشاں دل ریاض ہو میرا

ہو جو اس میں مکیں معین الدینؒ

نہیں اجالا کہیں بھی ایسا جو ہے اُجالا تیری گلی میں
ہوا وہ رخشنده لے کے آیا جو دل کا ہے کالا تیری گلی میں

چڑھا تھا ہر دل پہ زنگِ عصیاں پڑا تھا ہر دل پہ اک تالا
خدا کی قدرت تیری نظر سے کھلا وہ تالا تیری گلی میں

تیری عنایت تیری نوازش تیرے کرم کا ملا سہارا
نڈھال ہو کر میں آ رہا تھا لیا سنبھالا تیری گلی میں

بنایا جس کو غلام تو نے ہوا معزز وہ دو جہاں میں
کیا زمانے نے پست جس کو ہوا وہ بالا تیری گلی میں

کہیں ہے جو دو کرم کی بارش کہیں ہے لطف و عطا نوازش
ہے فصلِ باری کا یا محمدؐ سماں نرالا تیری گلی میں

جو سنگِ دل تھے تیری نظر سے بنے و لطف و عطا کے چشمے
خدا نے اپنے کرم میں اُن کے دلوں کو ڈھالا تیری گلی میں

ریاض کی بھی ہو چارہ سازی ہے یہ بھی محتاجِ سرفرازی
مراد پاتا ہے اپنے دل کی ہر آنے والا تیری گلی میں



دل میں اُن کا خیال رکھتا ہوں	رحمتِ ذوالجلال رکھتا ہوں
عشق احمدؐ ہے میرا سرمایہ	دولتِ لازوال رکھتا ہوں
اُن کو مشکل میں یاد کرتا ہوں	پاس اپنے یہ ڈھال رکھتا ہوں
منہ پہ ملتا ہوں خاکِ پا اُن کی	حسن رکھتا جمال رکھتا ہوں
کچھ نہیں میں غلام ہوں اُن کا	شکر ہے یہ کمال رکھتا ہوں

مل گئی درد و سوز کی دولت بیش قیمت یہ مال رکھتا ہوں
 اب نہیں مفلسی کا خوف مجھے اُن کا دستِ نوال رکھتا ہوں
 نعت پڑھنے کا یہ ملا ہے صلہ اُن سے میں اتصال رکھتا ہوں
 آستانِ شہِ امم پہ دراز اپنا دستِ سوال رکھتا ہوں
 خواجہ انس و جاں نگاہِ کرم میں بڑا خستہ حال رکھتا ہوں
 لطفِ رب ہے کہ اپنے ماتھے پر عرقِ انفعال رکھتا ہوں
 قابلِ ذکر میں کہاں ہوں ریاض
 حال رکھتا نہ قال رکھتا ہوں



ہجر سے دل فگار رکھتا ہوں آنکھ کو اشک بار رکھتا ہوں
 کچھ نہ پوچھو کہ کیا گزرتی ہے؟ جان و دل بے قرار رکھتا ہوں
 پھول ہیں پھول، زخمہائے فراق میں بھی لطفِ بہار رکھتا ہوں
 میں گدا ہوں مگر گدائے نبیؐ نسبتِ تاجدار رکھتا ہوں
 پیار ہے مجھ کو اُن کے پیاروں سے اس طرح اُن سے پیار رکھتا ہوں
 شافعِ حشر اک نگاہِ کرم فکرِ روزِ شمار رکھتا ہوں
 میرے دل کی خزاں پہ ایک نظر آرزوئے بہار رکھتا ہوں
 یہ عنایت ہے ربِّ اکبر کی دلِ نبیؐ پر شمار رکھتا ہوں
 مجھ کو امیدِ مغفرت ہے ریاض رحمتِ کردگار رکھتا ہوں

ورد لب اُن کا نام رکھتا ہوں اک سرورِ دوام رکھتا ہوں
میرا نعرہ ہے یا رسول اللہ کام سے اپنے کام رکھتا ہوں
دل سے اُن پر درود پڑھتا ہوں اور زباں پر سلام رکھتا ہوں
فصلِ باری سے ہوں غلام اُن کا کتنا اونچا مقام رکھتا ہوں
موت آئے مجھے مدینے میں آرزو صبح و شام رکھتا ہوں
برکتِ نعتِ سرورِ دین ہے تھا میں گننام، نام رکھتا ہوں
مصطفیٰ کی نظر کا صدقہ ہے نظرِ خاص و عام رکھتا ہوں
میں محمدؐ کو دو جہاں میں ریاض
پیشواؤ امام رکھتا ہوں



مصطفیٰ سے نیاز رکھتا ہوں رحمتِ حق پہ ناز رکھتا ہوں
حبِ احمدؐ سے دل ہوا آباد کرم بے نیاز رکھتا ہوں
یاد میں اُن کے رکھ کے ہر لمحہ دل کو محوِ نماز رکھتا ہوں
گو تصور میں بند ہیں آنکھیں پر نظرِ دل کی باز رکھتا ہوں
دردِ اُلفت کا فیض کیا کہیے سوز رکھتا ہوں ساز رکھتا ہوں
قطرہ جس کی نظر سے ہو دریا میں وہ بندہ نواز رکھتا ہوں
درد ہی درد کا مداوا ہے درد کو چارہ ساز رکھتا ہوں
کر کے خم سر کو ان کے قدموں پر یوں اسے سرفراز رکھتا ہوں

دیکھئے بھیک کب ملے گی ریاض
ہاتھ اپنا دراز رکھتا ہوں



ہر آن ہے رحمت کی برسات مدینے میں
بٹی ہے محمدؐ کی خیرات مدینے میں
طیبہ کا ہر اک کوچہ فردوس کی گلیاں ہیں
مل جاتی ہے جنت کی سوغات مدینے میں
فرشی ہو کہ عرشی ہو سائل ہے اسی در کا
اک بھیر سی رہتی ہے دن رات مدینے میں
ہر در سے جو لوٹا ہے مایوس اسے کہہ دو
ناگفتہ سنورتے ہیں حالات مدینے میں
گلزارِ جنناں جن کی عظمت پر نچھاور ہے
ہیں اہل نظر ایسے باغات مدینے میں
جن ذروں کی تابانی شرمائے ستاروں کو
ملتے ہیں وہ رخشندہ ذرات مدینے میں
ہر سمت ریاض اُن کا ظاہر ہے کرم لیکن
بارانِ کرم کی ہے بہتات مدینے میں

کس شان کے جلوے ہیں دیدارِ مدینہ میں
 جنت کی بہاریں ہیں گلزارِ مدینہ میں
 سلطانِ مدینہ کی شاہی کا تصرف ہے
 دربارِ جہاں کے گم دربارِ مدینہ میں
 آزارِ مدینہ میں تسکینِ دل و جاں ہے
 یہ رنگِ عجب دیکھا بیمارِ مدینہ میں
 سکرات کی تلخی بھی اک کیف میں ڈھل جائے
 دم نکلے اگر اپنا آزارِ مدینہ میں
 مستی میں بھی واقف ہے اسرارِ دو عالم سے
 یہ شانِ نظر آئی میخوارِ مدینہ میں
 ہو جائے ریاضِ اپنا مسکن جو مدینے میں
 دن رات رہوں میں گم انوارِ مدینہ میں



منقبت

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ

ہیں قطبِ الدین کے لختِ جگر خواجہ فرید الدین
 معین الدین کے نورِ نظر خواجہ فرید الدین
 سما جائیں نبی کے نور کے جلوے نگاہوں میں
 دکھائیں چہرہ تاباں اگر خواجہ فرید الدین

سکونِ قلبِ مضطرِ راحتِ جانِ پریشان ہے
تیرے اسمِ گرامی کا اثر خواجہ فرید الدینؒ
دیارِ ہند پر طاری تھی کفر و شرک کی ظلمت
تیرے دم سے ہوئی نوری سحر خواجہ فرید الدینؒ
نظارے روز و شبِ خلد و جنان کے پیش کرتے ہیں
تیرے روضے کے یہ دیوار و در خواجہ فرید الدینؒ
بڑی ہے آرزو مجھ کو شرفِ اپنی حضوری کا
خدارا بخش دے بارِ دگر خواجہ فرید الدینؒ
مریضِ دردِ عصیاں ہے ریاضِ دلِ حزیں اس کو
ملے اے کاش تجھ سا چارہ گر خواجہ فرید الدینؒ



تم یوں تو ہو عبدِ خدا جاناں پر اُس سے نہیں ہو جدا جاناں
در صورتِ انسان آمدہ ای لیکن ہو نورِ خدا جاناں
لولاک لما فرمود خدا در شانِ تو باعثِ ارض و سما
تیری مثلِ مثالِ مثیل نہیں تو خلق میں ہے یکتا جاناں
در وصفِ تو گوید رب جہاں میری بات ہی سہی ہے تیری زباں
تو بولے نہ اپنی مرضی سے قرآن میں ہم نے پڑھا جاناں
معراج کی شب کیا منظر تھا جب عرش کے آگے تو پہنچا
خلاق دو عالم کردندا ذرا اور قریب تو آجاناں

ایں کشتِ دل من خشک شدہ رخ موڑ ادھر بھی برکھا کا
 اے رحمتِ عالم ابرِ کرم اس سمت ذرا برسا جاناں
 کسے اپنا یار بناؤں میں کسے دل کے زخم دکھاؤں میں
 بس یارِ من لاچار توئی مجھے سینے سے اپنے لگا جاناں
 در روزِ جزا رسول نہ شوم کھل جائے کہیں نہ میرا بھرم
 از لطف و کرم اللہ مجھے دامن میں اپنے چھپا جاناں
 از راہِ ترحم یک نظرے اے چارہ گر دردِ جگرے
 میری تشنہ لبی کو بجھا جاناں مجھے شربتِ دید پلا جاناں
 تجھے راضی دیکھنا چاہے خدا ہے اس کی رضا ہی تیری رضا
 تبدیلی قبلہ پر آخر ہم پر یہ راز کھلا جاناں
 بر شمعِ رحمتِ پروانہ صفت قربان کنم جانِ خود را
 میرے دل میں بھی اپنی محبت کی ذرا آکر جوت جگا جاناں
 یہ طرز یہ رنگ یہ نعتِ نبیؐ تقلیدِ رضاؑ میں خوب ہوئی
 ہے ریاض پہ یہ فضلِ باری جو تیرے طفیل ہوا جاناں

منقبت

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

خوشا قسمت کہ دل کھینچے لگا سوئے شہاب الدینؒ
 اڑالائی صبا بغداد سے بوئے شہاب الدینؒ
 وجود ان کا اگر سرچشمہٴ عرفانِ باری ہے
 تو ہے بحرِ فیوضِ مصطفیٰؐ کوئے شہاب الدینؒ

ہے نورِ سنتِ نبوی درخشاں اُن کے ماتھے پر
 ہے عکاسِ جمالِ کبریا روئے شہاب الدین
 گلستانِ ولایت میں بہارِ جاوداں آئی
 اسے کرنے لگی سیراب جوئے شہاب الدین
 محمد مصطفیٰ آئینہ ہیں اخلاقِ باری کا
 اور اُن کے خلق کا آئینہ ہے خوئے شہاب الدین
 الہی حشر تک عاصی ریاضِ دلِ حزیں یونہی
 رہے مائل تیرے الطاف سے سوئے شہاب الدین



کونین میں ہو کیسے نہ بھلا تعریف تیری بے حد جاناں
 تیرا نام محمد رکھوایا خود آپ ہی ربِّ احد جاناں
 واصف ہے تیرا جب آپ خدا ہر لب پہ نہ کیوں ہو تیری ثنا
 تو خوگرِ حمدِ باری ہے کہتے ہیں تجھے احمد جاناں
 مخلوق کا تو محتاج نہیں مخلوق مگر محتاج تیری
 محتاجِ خلاق تو کیوں ہو تیرا حامی خدائے صمد جاناں
 وہ جس نے تجھے محبوب رکھا اللہ کا وہ محبوب بنا
 وہ جس کو ہوئی ہے کد تجھ سے اُسے کر دیار بے بھی رد جاناں
 تقویٰ کی نشانی تو ہے یہی تعظیم تیری تکریم تیری
 گستاخ جو تیری شان میں ہے وہ سب سے بڑا ہے بد جاناں

تو عالمِ علمِ الہی ہے تیرا علم تو لامتناہی ہے
 جانیں نہ جہاں کے دانش ور تیرے علم کی تو ابجد جاناں
 اک سمت تو خالق سے واصل اک سمت تو خلقت میں شامل
 تیرے نامِ مقدس میں آئی ہے اس لئے میم پہ شد جاناں
 یہ جزم یہ پیش یہ زیر و زبر تشدید یہ سب تابع ہیں تیرے
 تو ان کے سروں پر جلوہ فگن تو سب کے لئے مد جاناں
 یہ تیرا ریاضِ خستہ جگر محتاجِ کرم ہے شام و سحر
 بلوا لو مدینے میں اس کو وہیں اس کی بنے مرقد جاناں



شعورِ عشق نہیں ہے تیرے کینے میں
 تیرا کرم ہے محبت ہے تیری سینے میں
 نگاہِ مست کا صدقہ انڈھیل دے ساقی
 شرابِ عشق میرے دل کے آگینے میں
 کہیں ہے درد، کہیں سوز، آرزو ہے کہیں
 یہ کیسے کیسے ہیں گوہر میرے خزینے میں
 بڑی تمنا ہے یا رب بحالِ موت و حیات
 جوارِ رحمتِ عالم ملے مدینے میں
 سنگھاؤ مردہ دلوں کو حیات پائیں گے
 یہ وصف ہے میری سرکار کے پسینے میں

نظر میں اُن کی ہے، ساحل پہ جا ہی پہنچے گا
 خرابیاں ہیں اگرچہ میرے سفینے میں
 مدینہ دل کا نگینہ بہارِ جانِ ریاض
 یہاں کے مرنے میں راحت سرور جینے میں



وہ قلب جس میں کہ عشقِ شہِ حجاز نہیں
 ہے سنگِ خار شناسائے سوز و ساز نہیں
 ظہورِ رحمت باری ہیں رحمتِ عالم
 ہے کون بابِ کرم جس پہ اُن کا باز نہیں
 خدا نے اُن کو بنایا ہے قاسمِ نعمت
 کہاں حضور کا دستِ عطا دراز نہیں
 حبیب اپنا بنا کر بتا دیا سب کچھ
 چھپایا حق نے محمدؐ سے کوئی راز نہیں
 کہے گا حشر میں ہر اک نبی خلاق سے
 بجز حضور کوئی آج چارہ ساز نہیں
 شفیق روزِ جزا عاصیوں کا محشر میں
 تیرے کرم کے سوا کوئی چارہ ساز نہیں
 درِ حضور پہ دل سجدہ ریز رہنے دو
 نمازِ عشق ہے یہ فقہی نماز نہیں

حریص اُن کی محبت کا ہوں خدا شاہد
 وگرنہ دل میں میرے کوئی حرص و آرزو نہیں
 ریاض اُن کی غلامی قبول کر دل سے
 بغیر اس کے ہوا کوئی سرفراز نہیں



قبلہ عارفاں کعبہ عاشقاں اُس قدم کے نشاں
 بے کسوں کے لئے اک حصارِ اماں اس قدم کے نشاں
 کون سے دل میں اُن کی نہیں آرزو جذبہ جستجو
 ڈھونڈتے ہیں زمانے کے پیرو جواں اس قدم کے نشاں
 رحمتِ عالمیں نورِ عرش بریں شمعِ روئے زمیں
 ثبت ارض و سما میں نہیں ہیں کہاں اس قدم کے نشاں
 کاش آئیں نظرِ نقش ہوں قلب پر میں کروں تاجِ سر
 دولت دو جہاں ثروتِ عاصیاں اس قدم کے نشاں
 فخرِ جن و بشر زینتِ ہر نظرِ نورِ قلب و جگر
 ایک گنج گراں برکتوں کا جہاں اس قدم کے نشاں
 رہبر و رہنما مرشدِ حق نما شمعِ راہِ ہدیٰ
 نازشِ عابداں مرکزِ ساجداں اُس قدم کے نشاں
 اے ریاضِ حزیں کس قدر ہیں حسیں جیسے ماہِ مبیں
 جانفرا جانفرا دل ستاں دل ستاں اس قدم کے نشاں

لطفِ پروردگار رکھتا ہوں
 نامِ احمد سے پیار رکھتا ہوں
 دل کی کھیتی پہ اس لئے ہے بہار
 آبِ رحمت کی دھار رکھتا ہوں
 کب مدینہ بنے گا میرا وطن
 رات دن انتظار رکھتا ہوں
 اپنے اعمال پر نظر کر کے
 چشمِ دل اشکبار رکھتا ہوں
 تیری فرقت میں یا رسول اللہ
 مضطرب جانِ راز رکھتا ہوں
 دل سے مٹ جائے میرے خوفِ خزاں
 آرزوئے بہار رکھتا ہوں
 کیوں رہے مجھ کو فکرِ محتاجی
 تجھ سا جب تاجدار رکھتا ہوں
 میں گنہگار ہوں ریاضِ مگر
 رحمتِ کردگار رکھتا ہوں



دونوں جہاں کی وسعتیں پنہاں ہیں تیری ذات میں
 تو خود ہے ایک کائنات سینہ کائنات میں
 آمینہ خدا نما تیرا وجود بے مثال
 رب کی صفات کا ظہور ہوتا ہے تیری ذات میں

کون ہے جو نہیں ہوا تیری عطا سے سرفراز
تیرے کرم کی بارشیں ہوتی ہیں شش جہات میں
تیری حقیقتوں کا راز مجھ پر نہ کھل سکا مگر
میں خود ہی آپ کھو گیا اپنے تخیلات میں
تیرا کلام مختصر معنی ہیں بحرِ اَبے کراں!
مخفی ہے رازِ کائنات تیری ہر ایک بات میں
کیوں نہ ہو تیری ذات سے دونوں جہاں میں روشنی
نورِ خدا ہے جلوہ گر تیری تجلیات میں
تیری حیات لازوال تیری مہمات بے مثال
تیری مہمات آگئی مرتبہ حیات میں
عشقِ نبیؐ میں اے ریاضِ مرنا اگر ہوا نصیب
پھر نہ رہے گا کوئی شک باقی تیری نجات میں

منقبت

سیدنا حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ

کہاں سے لاؤں میں ایسی زباں امام حسینؑ
تیری ثنا تو رقم ہے کتاب و سنت میں
بڑی ہے شان تیری بے گماں امام حسینؑ
پہنچ سکے گا نہ تاحشر تیری رفعت کو
بڑا بلند ہے گو آسماں امام حسینؑ
تجہی سے ملتا ہے حق کا نشان امام حسینؑ
تجہی سے ملتا ہے حق کا نشان امام حسینؑ
خدا کے لطف کا فیضِ نبیؐ کا مصدر ہے
وہ کربلا میں تیرا آستاں امام حسینؑ

بڑے ہی صبر و تحمل سے پاس کر ہی لیا بہت بڑا تھا تیرا امتحان امام حسینؑ
 تیرے غلام کو تیرے طفیل محشر میں بڑا یقین ہے ملے گی اماں امام حسینؑ
 ہمیشہ دیں گے شجاعت کی داد یہ سادات ہے تیری روح ہر ایک میں رواں امام حسینؑ
 یہ آرزو ہے ریاضِ حزیں کی شام و سحر
 تیرے طریقے پہ دے دوں میں جاں امام حسینؑ



میری تمنا میرا مدعا امام حسینؑ نظر کا نور دلوں کی جلا امام حسینؑ
 سکونِ قلبِ علیؑ راحتِ دل زہراؑ بہارِ خلدِ گلِ مصطفیٰ امام حسینؑ
 حیات اُن کی نہ کیوں روشنی کا ہو مینار خدا کا نور چراغِ ہدیٰ امام حسینؑ
 وہ جس کی صورت و سیرت حسینؑ تھیں دونوں وہ ہے شبیہ رسولِ خدا امام حسینؑ
 ہمارے قائد و سید حسینؑ ابنِ علیؑ ہمارے راہنما پیشوا امام حسینؑ

ریاضِ کر دے یہ اعلان ساری دنیا میں
 شہیدِ خنجرِ صبر و رضا امام حسینؑ



عشقِ صادق ہو تو وہ پردہ اٹھا دیتے ہیں
 طالبِ دید کو دیدار کرا دیتے ہیں
 اُن کو آواز تو دو اُن کو پکارو تو سہی
 بات بگڑی ہوئی وہ دم میں بنا دیتے ہیں

ناخدا ایسے کہ رکھتے نہیں مانی اپنا

بحرِ عصیاں سے بھی وہ پار لگا دیتے ہیں

اُن کے دربار کا ہم کر کے تصور دل میں

قصہ درد انہیں ایسے سنا دیتے ہیں

دل سے سائل کے مٹا دیتے ہیں خوفِ افلاس

جب بھی وہ دستِ کرم اپنا بڑھا دیتے ہیں

آنے لگتے ہیں نظر اُن کو خدا کے جلوے

زیرِ پا اُن کے جو آنکھوں کو بچھا دیتے ہیں

منحصر اُن کے کرم پر ہے ریاضِ خستہ

بادۂ عشق جسے چاہیں پلا دیتے ہیں



ممتاز محمد ہیں دنیا کے نگاروں میں

ملتا نہیں اُن جیسا لاکھوں میں ہزاروں میں

یہ راز تو کھلتا ہے بس چشمِ بصیرت پر

ہر جا ہے ثنا اُن کی قرآن کے پاروں میں

شق کیوں نہ قمر ہوتا لوٹ آتا نہ سورج کیوں؟

دونوں ہی مسخر ہیں جب اُن کے اشاروں میں

یوں سیدِ عالم ہیں نبیوں میں رسولوں میں

جیسے کہ چمکتا ہے یہ چاند ستاروں میں

اللہ نے امت کی بخشش کیا وعدہ
 روتے ہوئے جب دیکھا محبوب کو غاروں میں
 انوار کی بارش سے سیراب ہے ہر ذرہ
 دیکھا ہے یہ منظر بھی طیبہ کے نظاروں میں
 کیا ہوگا ریاض عالم دیدارِ محمدؐ کا
 دیکھیں گے انہیں جب ہم جنت کی بہاروں میں



ہر لمحہ میرے آقا ہیں میرے خیالوں میں
 دن رات گزرتے ہیں ہر آن اجالوں میں
 جب مثل نہیں ان کی جب اُن کا نہیں ثانی
 سمجھائیں تمہیں ہم کیا پھر ان کو مثالوں میں
 چلتے ہیں تصور میں جو ساتھ لئے اُن کو
 آتے نہیں وہ ہرگز شیطان کی چالوں میں
 کٹ مرتے ہیں دم بھر میں ناموس رسالت پر
 کیا جذبہ ایمان ہے ملت کے جیالوں میں
 بار اُن کی حضوری میں حاصل ہو مجھے یارب
 وہ سوز دے آہوں میں وہ درد ہونالوں میں
 معیارِ تقرب ہے بس عشقِ ریاض اُن کا
 کچھ فرق نہیں ہوتا گوروں میں نہ کالوں میں

دل وہی رشک طور ہوتے ہیں جس کی زینت حضور ہوتے ہیں
 ذکر میں ان کے جو رہیں مشغول محو کیف و سرور ہوتے ہیں
 جو انہیں اپنا سا بشر سمجھیں بے خرد بے شعور ہوتے ہیں
 بشریت تو ان کا ہے جامہ وہ حقیقت میں نور ہوتے ہیں
 ان کی تعظیم جو نہیں کرتے وہ شکارِ فتور ہوتے ہیں
 لو لگائی ہے جس نے ان سے ریاض
 وہ نہیں ان سے دور ہوتے ہیں



بات ان پر جو چھوڑ دیتے ہیں دل شکستہ وہ جوڑ دیتے ہیں
 ان کی رحمت کی آس ہے ورنہ فکرِ عصیاں جھنجھوڑ دیتے ہیں
 ہاتھ قدرت کے ان کے دشمن کو توڑ دیتے مروڑ دیتے ہیں
 کیا تعلق خدا سے ہے ان کا؟ ان سے رشتہ جو توڑ دیتے ہیں
 ان کے جود و عطا کا کیا کہنا لاکھ مانگو کروڑ دیتے ہیں
 وہ نظر جس طرف نہیں آتے ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں
 بدلیاں عاصیوں پہ رحمت کی میرے آقا نچوڑ دیتے ہیں
 کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض
 وہ جدھر رخ کو موڑ دیتے ہیں

دن پہ نقش اُن کا نام کرتے ہیں ذکر اُن کا مدام کرتے ہیں
 عشق صادق ہے جن کا وہ اُن سے جب بھی چاہیں کلام کرتے ہیں
 چاکری اُن کی کیوں کریں نہ قبول راج اُن کے غلام کرتے ہیں
 ہمسر عرشِ دل وہ ہے جس میں سرورِ دین قیام کرتے ہیں
 دل میں حاضر سمجھ کے پھر اُن کو ہم ادب سے سلام کرتے ہیں
 ہم ثنائے رسول کر کے دہر میں اپنا نام کرتے ہیں
 عشق میں کر کے آرزوئے مہمات زیت کا اہتمام کرتے ہیں
 وہ معزز جہاں میں ہیں اُن کا دل سے جو احترام کرتے ہیں
 مدحِ محبوبِ کبریا اے ریاض
 خاص کرتے ہیں عام کرتے ہیں



دل نبیٰ پر نثار کرتے ہیں انتظارِ بہار کرتے ہیں
 ہم بھی ان کے غلام کہلائیں آرزو تاجدار کرتے ہیں
 نظرِ لطف سے وہ ذرے کو گوہرِ آبدار کرتے ہیں
 پڑھ کے ان پر درود ہم اُن سے رابطہ استوار کرتے ہیں
 سرمہ نور اپنی آنکھوں کا اُن کی رہ کا غبار کرتے ہیں
 داغِ عصیاں تمام دھل جائیں چشم کو اشکبار کرتے ہیں
 پیار اُن سے ریاض ہے رب کو
 مصطفیٰ سے جو پیار کرتے ہیں



جو آنکھ عشق سید عالم میں نم نہیں
 کیا ہوگا کیف اس کے رکوع و سجود میں
 اُن کی نوازشوں نے نوازا کسے نہیں؟
 کیوں دل میں میرے خلد و جتناں کی ہو آرزو
 اپنے درِ کرم پر بلا لیجئے حضور
 اُس دل کی سیاہی کا ٹھکانہ نہ پوچھئے
 نورِ خرد سے دور ہے پتھر سے کم نہیں
 دل جس کا آستانِ محمدؐ پہ خم نہیں
 اُس رحمتِ تمام کا کس پر کرم نہیں
 باغِ ارم سے کوچہٴ محبوب کم نہیں
 اب تو غمِ فراق کے سہنے کا دم نہیں
 جس دل میں نورِ الفتِ شاہِ اُمم نہیں
 یادِ نبیؐ علاجِ غمِ ہجر ہے ریاض
 اس کے بغیر کچھ بھی مداوائے غم نہیں

منقبت

..... والد بزرگوار.....

حضرت مولانا سید محمد جلال الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہِ سخن جلال الدین منبجِ علم و فن جلال الدین
 عشقِ محبوبِ خالقِ اکبر تھا تیرا مال و دھن جلال الدین
 ہے یہ اربابِ علم کا نعرہ رونقِ انجمن جلال الدین
 تو نے خونِ جگر سے سینچا ہے چشتیوں کا چمن جلال الدین
 گل کھلے معرفت کے جب تو نے اپنا کھولا دہن جلال الدین
 خوب کرتا ہے تشنہ لب سیراب تیرا چاہِ ذقن جلال الدین
 بزر و شادابِ وادیِ کشمیر تیرا پیارا وطن جلال الدین

بے شبہ تیرے مورثِ اعلیٰ ہیں حسینؑ و حسنؑ جلال الدینؑ
 حق پرستی شعار تھا تیرا تھا تو باطل شکن جلال الدینؑ
 نیرے و گوہرؑ ریاضِ حزیں تیرے جزوِ بدن جلال الدینؑ
 تیرے تابندہ بخت پر حیراں مہر چرخ کہن جلال الدینؑ
 دور تیری دُعا سے ہوتا تھا فقر و رنج و محن جلال الدینؑ
 تیری مرقد پہ رات دن بر سے رحمتِ ذوالمنن جلال الدینؑ
 چادرِ لطف سرورِ عالم تجھ پہ سایہ فگن جلال الدینؑ

کون محبوب اولیاء ہے ریاض
 دل پکارا معاً جلال الدینؑ



ہے عجب ہی سماں مدینے میں رحمتِ دو جہاں مدینے میں
 بھیک پائے جہاں سے ہر سائل ہے وہی آستاں مدینے میں
 جو پھرا در بدر زمانے میں اُس نے پائی اماں مدینے میں
 جس نے ہر اک کا دل کیا تسخیر ہے وہی دستاں مدینے میں
 جس کے قدموں سے رفعتیں پھوٹیں وہ رفعت نشاں مدینے میں
 بحرِ رحمتِ رسولِ اکرم کا رات دن ہے رواں مدینے میں
 خار بہتر ہیں جس کے پھولوں سے ایسا ہے بوستاں مدینے میں
 مصطفیٰؐ پر خدا کی بخشش کا تن گیا سائباں مدینے میں

۱۔ سید شریف نیر سہروردی۔

۲۔ ابوالعطا سید عبدالخالق شاہ سہروردی

کاش ایسا بھی ہو کہ جا پہنچے اُن کا ہر نعت خواں مدینے میں
چل ریاضِ حزیں اُسنا اُن کو
ہجر کی داستاں مدینے میں



ہے چمن ہی چمن مدینے میں اُن کی دیکھو پھبن مدینے میں
ساری دنیا ہے انجمن ان کی زینت انجمن مدینے میں
جس نے توڑے صنم زمانے کے ہے وہی بت شکن مدینے میں
ہیں سخن ورجہاں میں لاکھوں ہی تاجدارِ سخن مدینے میں
خاکِ طیبہ کا دو کفن مجھ کو مجھ کو کر دو دفن مدینے میں
آرزو ہے یہ دل میں بن جائے کاش میرا وطن مدینے میں
جو ضیاءِ پاش ہے دو عالم میں ہے وہ جلوہ فگن مدینے میں
کر رہا ہے طوافِ روضے کا کب سے چرخ کہن مدینے میں
اہل دل کو نصیب ہوتا ہے عشق کا پیرہن مدینے میں
جس سے ہوتے غنی ہیں دلِ مفلس ایسا ملتا ہے دھن مدینے میں

جَدِّ سادات اے ریاضِ حزیں
ہیں حسین و حسن مدینے میں



ارمانِ دل نکالو سرکار آ رہے ہیں ہر اک مراد پالو سرکار آ رہے ہیں
جاگے گانختِ خفتہ قسمت چمک اٹھے گی آؤ اے خستہ حالو سرکار آ رہے ہیں

وہ منبع کرم ہیں اُن کے حضور آکر
 اُن کی ضیاء رخ سے اُن کی چمک دمک سے
 ہر لمحہ ہر قدم پر لے لے کے نام اُن کا
 ناموسِ مصطفیٰ پر جانیں نثار کر دو
 اے میری سرد آہو پردرد میرے نالو
 اُس روئے واضحی پر خود کو نثار کر دو
 لالا کے اپنے لب پر ذکرِ قسیم کوثر
 ذکرِ نبیؐ بنا کر شیوہ ریاض اپنا
 دنیا نئی بسا لو سرکارِ آرہے ہیں



فردوس کے نظارو سرکارِ آرہے ہیں
 پیغامِ نوریوں کو قدرت یہ دے رہی ہے
 قلبِ حزیں کی راحت آرامِ روحِ مضطر
 ہر ایک بات اُن کی تفسیر ہے تمہاری
 اُن کے جمالِ رخ کی لے لو بلائیں آکر
 کیسے عظیم ہیں وہ کیسی ہے شان اُن کی؟
 تقسیم کر رہے ہیں وہ نعمتیں خدا کی
 اب تو تمہاری حاجت ہر گز نہیں رہیگی
 اب اپنی مغفرت کا سامان بن گیا ہے
 اے خلد کی بہارو سرکارِ آرہے ہیں
 سب مل کے تم پکارو سرکارِ آرہے ہیں
 خوش ہواے دل فگارو سرکارِ آرہے ہیں
 قرآن کے سپارو سرکارِ آرہے ہیں
 شمس و قمر ستارو سرکارِ آرہے ہیں
 دیکھو، اے تاجدارو سرکارِ آرہے ہیں
 دستِ طلبِ پیارو سرکارِ آرہے ہیں
 اے عارضی سہارو سرکارِ آرہے ہیں
 آؤ گناہ گارو، سرکارِ آرہے ہیں

بھر لے ریاض دامن اپنا مسرتوں سے
مژدہ اے غم کے مارو سرکار آرہے ہیں



نعمتِ نعت گاؤ سرکار آرہے ہیں
ہاتھوں میں ان کے روشن توحید کی شمع ہے
مائل عطا پہ ہر دم دستِ کرم ہے اُن کا
بھیجو درود ان پر بھیجو سلام اُن پر
اُس بادۂ کرم کے ساقی کا ذکر کر کے
چاہو جو سرفرازی پائے کرم پہ اُن کے
نعرے یہی لگاؤ سرکار آرہے ہیں
دل اپنے جگمگاؤ سرکار آرہے ہیں
دستِ طلب بڑھاؤ سرکار آرہے ہیں
اک نور دل میں پاؤ سرکار آرہے ہیں
دل کی لگی بجھاؤ سرکار آرہے ہیں
اپنی جبیں جھکاؤ سرکار آرہے ہیں
آؤ ریاضِ خستہ محفل میں مصطفیٰ کی
نعتِ نبیٰ سناؤ سرکار آرہے ہیں



بگڑی ہوئی بنتی ہے تقدیر مدینے میں
اس ارضِ مقدس کی کیا شان نرالی ہے
سرکار کی بخشش کا انداز عجب دیکھا
جو کھینچ کے لے جائے فردوسِ معلیٰ تک
ہے جوش میں ہر لمحہ دریائے کرم اُن کا
کہتے ہیں جسے جنت کس آنکھ نے دیکھی ہے
تخریب کے ہاتھوں سے برباد ہوا جو دل
ہر کام کی ہوتی ہے تدبیر مدینے میں
بن جاتی ہے مٹی بھی اکسیر مدینے میں
مل جاتی ہے جنت کی جاگیر مدینے میں
سنتے ہیں کہ ہے ایسی زنجیر مدینے میں
ہوتی ہے معاف ہر ایک تقصیر مدینے میں
آتی ہے نظر اُس کی تصویر مدینے میں
اُس دل کی ہوئی آخر تعمیر مدینے میں

جو طالب بخشش ہے آجائے حضور ان کے ہوتی ہے گناہوں کی تطہیر مدینے میں
 دیکھا ہے انہیں ہم نے گو عالم رویا میں اس خواب کی نکلے گی تعبیر مدینے میں
 مٹ جاتے ہیں دامن سے عصیاں کے نشاں سارے
 دیکھی ہے ریاض ایسی تاثیر مدینے میں



ہر دل کے نکلتے ہیں ارمان مدینے میں جس درد کا دنیا میں درماں نہ میسر ہو
 اس درد کا ہوتا ہے درماں مدینے میں مصروف عطا ہر دم ہے دست سخا ان کا
 پھیلے ہوئے رہتے ہیں داماں مدینے میں یہ خوان کرم ان کا وسعت میں ہے لاثانی
 ہے سارا زمانہ ہی مہمان مدینے میں ہے جس کی غلامی میں پوشیدہ شہنشاہی
 اس شان کا رہتا ہے سلطان مدینے میں انسان تو دنیا میں کہلاتا ہے انساں ہی
 بنتا ہے مگر انساں انسان مدینے میں ہے جسم ریاض اپنا گو دور مدینے سے
 ہے جان مگر میری ہر آن مدینے میں



ہم یہی صبح و مسا کام کیا کرتے ہیں نام لے لے کے محمدؐ کا جیا کرتے ہیں
 ہو گیا چاک گریباں جو جنوں کے ہاتھوں سوزن عشق سے ہم اس کو سیا کرتے ہیں
 مہر و مہرہ کرتے ہیں دنیا ہی کو روشن لیکن ظلمتِ قلب میں سرکار ضیا کرتے ہیں
 ہم کو مطلوب ہے محشر میں زیارت ان کی اس لئے ان کی ثنا خوانی کیا کرتے ہیں
 کتنا اونچا ہے مقام ان کے ثنا خوانوں کا داد وہ خالق اکبر سے لیا کرتے ہیں

کیا نہیں ملتا دیرِ سرورِ عالم سے ریاض
جو بھی مانگو شہِ کونین دیا کرتے ہیں



سوزشِ عشق سے وہ دل جو پگھل جاتے ہیں
صورتِ گوہرِ نایاب وہ ڈھل جاتے ہیں
جب بھی فرماتے ہیں سرکارِ توجہ اپنی
سارے ارمان میرے دل کے نکل جاتے ہیں
ان کی رحمت نہ کبھی بدلے نگاہیں مجھ سے
اپنے بیگانے تو دیکھا ہے بدل جاتے ہیں
دردِ فرقت سے تڑپتے ہوئے دل دیکھے ہیں
ذکر سنتے ہی محمدؐ کا سنبھل جاتے ہیں
رکھ دیا رحمتِ عالم نے جہاں اپنا قدم
لطفِ باری کے وہاں چشمے اُبل جاتے ہیں
آڑے آجاتا ہے بس ان کی شفاعت کا خیال
دل اگر ہولِ قیامت سے دہل جاتے ہیں
وہ چمکتے ہیں زمانے میں ستاروں کی طرح
جن کے سینوں میں چراغِ عشق کے جل جاتے ہیں
میں نے جب اُن کو پکارا ہے تو دیکھا ہے ریاض
فتنے مٹ جاتے ہیں اور حادثے ٹل جاتے ہیں



ملتا نہیں متاعِ دردِ عشقِ نبیٰ اگر نہیں
 اٹھتا نہیں حجابِ رخِ چشمِ طلب جو تر نہیں
 اُن کا وجود نورِ حق، نور ہیں وہ حضورِ حق
 دیکھنے میں بشر تو ہیں اصل میں وہ بشر نہیں
 وہ ہیں رسولِ کائنات اُن کی نظر میں شش جہات
 ایسی نہیں ہے کوئی بات جس کی انہیں خبر نہیں
 آہ میں مری درد ہے سوزِ فغاں میں ہے میری
 یہ بھی انہی کا کرم ہے مجھ میں تو کچھ اثر نہیں
 تھاما ہوا ہو ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ اگر
 ایسے گناہگار کو روزِ جزا کا ڈر نہیں
 فرش ہے اُن کے زیرِ پا عرش ہے اُن کے زیرِ پا
 ایسی جگہ بتائیے اُن کا جہاں گزر نہیں
 ہوتا ہے تیرا تذکرہ خلقِ خدا میں اے ریاض
 کیسے یہ مل گیا مقام اُن کی اگر نظر نہیں



شبِ فرقت کی سحر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 عشق کا دل میں گزر رہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 وہ تو کر دیں گے عطا شربتِ دیدار مجھے
 میرا بھی تشنہ جگر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 خود شناسی ہی پہ موقوف ہے ان کی پہچان
 مجھ کو کچھ اپنی خبر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 کوئے سرکارِ دو عالم میں رسائی کے لئے
 میرے نالوں میں اثر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 دھیمی دھیمی سی صدا سنتا ہوں دل سے جسکی
 وہ میرے پیش نظر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 دارِ عقبیٰ کی طرف جانے کو تیار تو ہوں
 پاس کچھ زادِ سفر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 سرفرازی کے لئے جھک تو گیا ہے لیکن
 پائے سرکارِ پہ سر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں
 دردِ فرقت میں میری آنکھیں تو روتی ہیں ریاض
 چشمِ دل بھی میری تر ہے کہ نہیں دیکھ تو لوں



طیبہ کی فضاؤں میں ہم کو جنت کے نظارے ملتے ہیں
 اس دیس کے ذرے ذرے میں بخشش کے اشارے ملتے ہیں
 اے عاصیو اُن کی رحمت کو آواز تو دو طوفانوں میں
 پھر دیکھنا موجوں میں تم کو ساحل کے کنارے ملتے ہیں
 اس مصحفِ رُخ کی عظمت کا کچھ اس سے پتہ چل جاتا ہے
 سرکار کے روئے اقدس سے قرآن کے پارے ملتے ہیں
 آتے ہیں نظر اُن آنکھوں کو اللہ کے جلوؤں کے منظر
 محبوبِ خدا جن آنکھوں کو دیدار تمہارے ملتے ہیں
 واللہ ریاضِ خستہ جگر احسانِ الہی ہے تجھ پر
 اس رحمتِ عالم کے تجھ کو ہر آن سہارے ملتے ہیں



وہی ابتدا وہی انتہا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 وہ سب خدا کے ظہور کا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 ہے لقب کسی کا خلیلِ حق ہے کسی کی شانِ کلیمِ حق
 ہے خطاب کس کو حبیب کا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 سرِ عرش کس کا ہوا گزر ملی پھر دنی کے مقام پر
 کسے اُدن منی کی ہے صدا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 جو عطا نظر کو کرے جلا دلِ تار کی جو بنے ضیا
 کہو کس کی ایسی ہے خاکِ پا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 نہیں کوئی دنیا میں آپ سا کہے جس کے بارے میں خود خدا
 نہیں بولتا وہ عَنِ الْهَوَىٰ کوئی اور اُن کے سوا نہیں

ہوا کس کا رُخ رُخِ واضحی کہا کس نے کس کو اذاجی
 وہ ہے کون جو بلغِ اعلیٰ کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 وہ نبی جو شاہِ حجاز ہے وہ نبی جو محرمِ راز ہے
 میرے دردِ عصیاں کی ہے دوا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 وہ رسولِ خاتمِ مرسلین وہ رسولِ رحمتِ عالمیں
 ہے کلامِ حق میں لکھا ہوا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 سرِ حشرِ خلق کو جب کوئی نہ کہیں ملے گا کوئی سفارشی
 تو بنے گا کون اُس کا رہنما کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 یہ سوال ہو گا جو قبر میں یہ بتا کہ سامنے کون ہے؟
 تو کہے گا بندۂ باصفا کوئی اور اُن کے سوا نہیں
 اے ریاضِ سارے ہی انبیاء کوئی مرتضیٰ کوئی مجتبیٰ
 بجز اُن کے کون ہے مصطفیٰ کوئی اور اُن کے سوا نہیں



بڑے مرتبے ہیں حضور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں
 وہ حبیبِ ربِّ غفور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں
 جو پتہ چلا کہ ورائے عرش وہ ملے خدا سے ہیں بے حجاب
 اڑے ہوشِ عقل و شعور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں
 گرے قصرِ کسریٰ کے کنگرے جو صنم تھے کعبہ کے جھک گئے
 یہ ہیں جلوئے اُن کے ظہور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں
 ذرا دل سے واعظِ خوش بیاں سنا سیرِ اسریٰ کی داستاں

گو عجیب قصے ہیں طور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں

یہ فلک پہ خاورِ ضوفشاں یہ قمر یہ انجم دل ستاں

یہ ہیں عکس ان ہی کے نور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں

انہیں جب بھی دل سے پکاریئے انہیں اپنے پاس ہی پائیئے

ہوں اگرچہ فاصلے دور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں

کسی اہل ذوق سے پوچھیئے کہ ہے اُن کے ذکر میں لطف کیا

ہیں مزے شرابِ طہور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں

اے ریاض عشقِ رسولؐ کا تجھے ایک ذرہ اگر ملے؟

بڑے رنگ ہوں گے سرور کے کوئی اور اُن سا کہیں نہیں



خلد کے جلوے نظر آئیں گے دیواروں میں

یہ صفت رکھی ہے قدرت نے یہاں خاروں میں

نام لکھوا دے محمدؐ کا طلب گاروں میں

آشیاں ہو جو مدینے کے چمن زاروں میں

خلد کے پھول لئے آتی ہیں منقاروں میں

نام میرا بھی ہو سرکار کے بیماروں میں

مل گئے جا کے نیکوکار گنہگاروں میں

روضہ سرورِ کونین کے میناروں میں

ایسا دربار کہاں دینا کے درباروں میں

جا کے دیکھو تو ذرا طیبہ کے بازاورں میں

پھول جنت کے لطافت میں ہیں بے مثل مگر

جو یہ چاہے کہ وہ بن جائے خدا کا مطلوب

طارِ دل کو میسر ہوں بہارِ فردوس

بلبلیں روضہ اقدس پہ نچھاور کرنے

ذرہ دردِ نبیؐ مجھ کو عطا کریا رب

عاصیوں پر جو ہوا شافعِ محشر کا کرم

جلوۂ طور کی خواہش ہے تو جا کر دیکھو

اُن کے در سے نہ پھرا کوئی کبھی بھی خالی

نعتِ محبوبِ خدا لکھتے رہو دل سے ریاض
تم ہو سرکارِ دو عالم کے نمک خواروں میں



ہوئی تیری عنایت ہم بھی آئے تیرے کوچے میں
ہوئے تیرے کرم کے ہم پہ سائے تیرے کوچے میں
تیری زنجیرِ رحمت کھینچ لائی تیرے کوچے میں
خدائے پاک کے جلوے دکھائے تیرے کوچے میں
قسم اللہ کی تیری عطا کی حد نہیں کوئی
دو عالم کے خزانے ہم نے پائے تیرے کوچے میں
بلندی عرش سے بھی بڑھ گئی اُن کے مقدر کی
جنہوں نے سر عقیدت کے جھکا دیئے تیرے کوچے میں
عطائے حق کی بارش ہوگئی تیرے گداؤں پر
ہوئی پوری مرادیں جو بھی لائے تیرے کوچے میں
تیری عظمت سا سکتی نہیں کسی میں ہر گز
مگر جلوے دو عالم کے سمائے تیرے کوچے میں
ہمیں آغوشِ رحمت میں لیا قدرت نے جب ہم نے
دروہوں کے جو گلدستے سجائے تیرے کوچے میں
تمنا ہے ریاض آئے نہ واپس تیرے کوچے سے
اگر قسمت سے پھر اک بار جائے تیرے کوچے میں

اُن کے کرم نے کسے جلوے دکھا دیئے ہیں
 بندوں کے اُن کے رب سے رشتے ملا دیئے ہیں
 دستِ عطا نے اُن کے کوئی کسر نہ چھوڑی
 ہاتھ اپنے سائلوں نے جب بھی بڑھا دیئے ہیں
 اللہ رے یہ سطوتِ دربارِ مصطفیٰ کی
 شاہوں نے سر ادب سے اپنے جھکا دیئے ہیں
 شمس و قمر ہیں کرتے روشن جہانِ ظاہر
 نورِ محمدیٰ نے دلِ جگمگا دیئے ہیں
 اُن کے پڑھے قصیدے دنیا میں ہر نبی نے
 یوں حق نے مصطفیٰ کے ڈنکے بجا دیئے ہیں
 امید و بیم کی دی تعلیم یوں نبیٰ نے
 روتے ہنسا دیئے ہیں ہنستے رُلا دیئے ہیں
 وہ ناز اور لطف اپنی ضیا سے جس نے
 آثارِ گم رہی کے سارے مٹا دیئے ہیں
 اُن کا وسیلہ دے کر مانگا ہے جب خدا سے
 قدرت نے کام بگڑے میرے بنا دیئے ہیں
 نعتوں کی محفلوں سے تو نے ریاضِ خستہ
 حُبِ نبیٰ کے ساغر ہم کو پلا دیئے ہیں



آؤ کہ اُن کی یاد میں آنکھوں کو نم کریں
 اے کاش اُن کی راہ گزر کا پتہ چلے
 کر کر کے ذکرِ سیرتِ محبوبِ کبریا
 رہکِ فلک ہوں اپنے مقدر کی رفعتیں
 یوں دُور دل سے آپ کی فرقت کا غم کریں
 آنکھوں کو اپنی آپ کے زیرِ قدم کریں
 ہموار اپنی زندگی کے زیرو بم کریں
 دہلیزِ مصطفیٰ پہ اگر سر کو خم کریں
 اُن کے مریضِ ہجر پہ پڑھ پڑھ کر دم کریں
 پھر تو کبھی نہ خواہشِ باغِ ارم کریں

نعتِ رسول پڑھتے رہو عمر بھر ریاض
 ممکن ہے تم پہ بھی وہ نگاہِ کرم کریں



آؤ وصفِ شہِ حجاز کریں
 اُن کے ہم امتی ہیں شکرِ خدا
 اُن کے پائے کرم پہ سر رکھ کر
 محو ہو جائیں یاد میں اُن کی
 دردِ فرقت کو چاہ ساز کریں
 اپنی قسمت پہ کیوں نہ ناز کریں
 یوں ادا عشق کی نماز کریں
 دل کو ہر غم سے بے نیاز کریں
 دولتِ درد ہو نصیب اگر
 دل سے دردِ نبی گداز کریں
 ان کا دست عطا دراز ہوا
 ہم بھی دستِ طلب دراز کریں

گنگنا اے ریاضِ نعتِ نبی
 برسرِ کارِ دل کا ساز کریں



مصطفیٰ جس طرف نگاہ کریں واقف سرِ لا الہ کریں
 نور ہیں وہ بشر کے پردے میں دور دل سے ہر اشتباہ کریں
 ضبط لازم ہے، اے دلِ مہجور کیوں دکھاوے کو آہ آہ کریں
 ہے یہ اپنی نجات کا سماں ذکر اُن کا پناہ گاہ کریں
 ہے یہ عظمتِ درِ محمدؐ کی خم یہاں سر کو کجگاہ کریں
 وردِ یا نور روز و شب کر کے اپنا دل رشکِ مہر و ماہ کریں
 وہ اگر خواب میں ریاض آئیں
 دیدہ دل کو فرشِ راہ کریں



اللہ غنی جز وحی خدا کچھ اُن کے لبوں پر آیا نہیں
 فرمانِ خداوندی کے سوا کچھ اور کبھی فرمایا نہیں
 اللہ کی قدرت کا مظہر دنیا کی ہر شے ہے لیکن
 جو جلوۂ نبیؐ میں دکھلایا وہ اور کہیں دکھلایا نہیں
 کیسا بھی کوئی سائل آیا دامن کو مراد سے بھر ہی دیا
 واللہ نہیں کا لفظ کبھی آقا کی زباں پر آیا نہیں
 وہ امی لقب تو ہیں لیکن مالک ہیں وہ عقلِ کل کے بھی
 وہ کون سا علم ہے جو اُن کو خالق نے بھلا سکھایا نہیں
 جس دل میں محبت ہے اُن کی اُس دل کے مقام کا کیا کہنا
 وہ ایسا شگفتہ پھول بنا جو تازہ رہا مرجھایا نہیں

انسان کو اگر لازم ہے فنا ملزوم بھی اس کے فانی ہیں
 جز عشقِ نبیؐ کے باقی رہے ایسا تو کوئی سرمایا نہیں
 ہر ایک نے اُن کی رحمت سے اک حصہ وافر پایا ہے
 سرکارؐ نے اپنا ابرِ کرم دنیا میں کہاں برسایا نہیں
 خالق نے ریاضِ خستہ جگر صدقے میں رسولِ اکرمؐ کے
 ہر میری تمنا پوری کی اور مجھ کو کبھی ترسایا نہیں



کب تک لگی رہے گی فرقت کی آگ تن میں
 جس سمت بھی گزرتے وہ راستے مہکتے
 محبوبِ کبریا ہیں یوں بزمِ دو جہاں میں
 دنیا کے مال و دھن میں کیا حرص کے سوا ہے
 آ آے بہارِ طیبہ اجڑے ہوئے چمن میں
 عشقِ خدا کی خوشبو تھی آپ کے بدن میں
 جیسے ہو چاند روشن تاروں کی انجمن میں
 ہے دولتِ قناعت فقرِ نبیؐ کے دھن میں
 آئی قضا ہے جس کی سرکار کی لگن میں
 اعجاز ہے یہ کیسا ان کے لعابِ دہن میں
 اپنا بنا لیا گھر محبوب کے وطن میں
 کچھ ایسا پیار آیا اللہ کو نبیؐ پر

وقتِ نزعِ زیارت ہوگی ریاضِ اُن کی
 دیدارِ مصطفیٰ کی حسرت اگر ہے من میں



کیا اُن کے مقدر کا کہنا جو ہجر کے مارے ہوتے ہیں
 سرکارِ دو عالم کے اُن کو اک روز نظارے ہوتے ہیں

لوٹ آیا سورج مغرب سے دو نیم فلک پر چاند ہوا
 پتھر بھی پڑھیں اُن کا کلمہ جب اُن کے اشارے ہوتے ہیں
 آؤ کہ سہارا لیں اُن کا جو حشر میں بھی کام آئے گا!
 دنیا کے سہارے ہیں جتنے کمزور سہارے ہوتے ہیں
 کچھ ایسے صحابہ لگتے تھے اُس نورِ خدا کے حلقے میں
 جیسے کہ قمر کی ہر جانب رخشندہ ستارے ہوتے ہیں
 یہ بات کتاب و سنت سے ثابت ہے نہیں ہے شک اس میں
 پیارے جو نبیؐ کے ہوتے ہیں اللہ کو پیارے ہوتے ہیں
 عاصی ہوں ریاض مگر میرے ہاتھوں میں عطائے باری سے
 ہر آن نبیؐ کی رحمت کی چادر کے کنارے ہوتے ہیں



ہم جلاتے ہوئے نعتوں کے دیئے جاتے ہیں
 نور ہی نور زمانے کو کیے جاتے ہیں
 کیسے خوش بخت ہیں سرکار کے کوچے کے گدا
 اُن کی خیرات ہر گام لئے جاتے ہیں
 ہاتھ رکتا ہی نہیں اُن کا عطا سے ہرگز
 دینے لگتے ہیں تو جی بھر کے دیئے جاتے ہیں
 چاک ہو جاتے ہیں فرقت میں گریباں جن کے
 سوزنِ عشق سے وہ چاک سیئے جاتے ہیں

زندگی اُن کے بغیر اپنی گزرتی کیسے؟
 اب تو ہم اُن کے سہارے ہی جیئے جاتے ہیں
 قبر میں اُن کی زیارت کا شرف ہو گا نصیب
 دل میں ہم یاد محمدؐ کی لئے جاتے ہیں
 اے ریاض اُن کی ثنا تو ہے محبت کی شراب
 یہ شراب اُن کے ثنا خوان پئے جاتے ہیں



سحابِ کرم ہر طرف چھا رہے ہیں محمدؐ کے جلوئے نظر آرہے ہیں
 کوئی دم میں دید ان کا! ہوگی میسر نگاہوں کے پردے اٹھے جارہے ہیں
 سناتے رہو ذکرِ نورِ محمدؐ یہ دل اپنے اس سے جلا پارہے ہیں
 وہ کل تختِ شاہی کی زینت بنیں گے غلام اُن کے جو آج کہلا رہے ہیں
 ریاض اس عنایت پر کر شکر رب کا
 مقدر تیرا خود وہ چمکا رہے ہیں



خدا سے دُعا اک یہی مانگتے ہیں نہ ہم تخت و تاج شہی مانگتے ہیں
 فقط مدعائے دلی مانگتے ہیں نظر میں جمالِ نبیؐ مانگتے ہیں
 غمِ مصطفیٰؐ کا لگے اس میں ڈیرا بنے کاش عشقِ نبیؐ کا بسیرا
 گناہوں کا مٹ جائے سارا اندھیرا محمدؐ کی ہم روشنی مانگتے ہیں

شرف ہم کو حاصل ہو اُن کی ثنا کا کریں ذکر ہر دم حبیبِ خدا کا
رسولِ معظم شہِ انبیاء کا فقط اس لئے زندگی مانگتے ہیں

نگاہِ کرم اے شہِ دین و دنیا تو شفقت سراپا تو رحمت سراپا
تیرے در پہ ہم اپنے دامن کو پھیلا دل و جان کی تازگی مانگتے ہیں

زہے بخت کام آئے تدبیر اپنی محبت بنے اُن کی جاگیر اپنی
بدل دے ذرا آکے تقدیر اپنی ہم ایسی نگاہِ ولی مانگتے ہیں

جھکے جب بھی سر تو جھکے رب کے آگے ہوں چوکھٹ پہ اُن کی مگر دل کے سجدے
نگاہوں میں جلوے ہوں وحدانیت کے ہم اس شان کی بندگی مانگتے ہیں

ہمیں صدقِ صدیقؐ یا رب عطا کر اور ہاتھوں میں زورِ علیؑ مانگتے ہیں
عطا ہم کو عثمانؓ جیسی حیا کر ہمیں عدلِ فاروقؓ سے آشنا کر

یہاں ہے کوئی جاہ و حشمت کا طالب ہے کوئی بشرِ خلد و جنت کا طالب
ریاض ہم ہیں اُن کی عنایت کے طالب مدینے کی کوئی گلی مانگتے ہیں

رَدِیْف۔۔۔ وَاوُ

لاکھوں ہیں دربارِ جہاں میں اُن کا مگر دربار نہ پوچھو

ہر دم نور کی بارش برسے کیسے ہیں انوار نہ پوچھو

اُن کے ترانے سب گاتے ہیں من کی مرادیں سب پاتے ہیں
 اُن کے کرم کی شان نہ پوچھو جود و کرم ایثار نہ پوچھو
 وہ جس کو ہر شے سے بڑھ کر دل سے ہیں محبوب محمدؐ
 کیا پوچھو کس کیف میں گم ہے؟ کیسا ہے سرشار نہ پوچھو
 ساقی کوثر کے ہاتھوں سے جامِ محبت جس نے پیا ہے
 قلب پہ اُس کے اُس کی نظر پر کیسے کھلے اسرار نہ پوچھو
 کیا ہے مدینہ؟ نور کا مسکن، کیا ہے مدینہ؟ خلد کا جو بن
 کیا ہے مدینہ؟ کیا پوچھو ہو جا کے کرو دیدار نہ پوچھو
 بگڑی بنے تقدیر یہاں پر مٹی ہے تقصیر یہاں پر
 عفو و کرم ہے اُن کا کیسا بخشش کے آثار نہ پوچھو
 حق نے کہا ہے اُن کی اطاعت میری اطاعت میری اطاعت
 کتنا ریاضِ خستہ جگر ہے رب کو نبیؐ سے پیار نہ پوچھو



بہارِ دو جہاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 جمالِ کن فکاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 خزاں کا دور رخصت ہو چکا ہے باغِ عالم سے
 وہ جانِ بوستاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 ہر اک شے میں نظر آنے لگی ہے شانِ محبوبی
 وہ حسنِ این و آں آئے بہارو پھول برسواؤ

جو کانٹے تھے عداوت کے وہ بنے پھول الفت کے
 محبت کا جہاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 علمبردار صلح و آشتی کے بن گئے فتنے
 سکونِ جاوداں آئے بہارو پھول برسواؤ
 کھلیں گے اب جہاں والوں پہ بھی اسرارِ ربانی
 خدا کے راز داں آئے بہارو پھول برسواؤ
 فرشتے اُن کے خادم حور و غلاماں اُن کے چاکر ہیں
 وہ شاہِ انس و جاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 فصاحت جن کی باندی اور بلاغت جن کی لونڈی ہے
 وہی معجزِ بیاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 گڈریوں کو بٹھایا جس نے تختِ بادشاہت پر
 وہ سلطانِ زماں آئے بہارو پھول برسواؤ
 بشر کے روپ میں بھیجا خدا نے نور کو اپنے
 مکینِ لامکاں آئے بہارو پھول برسواؤ
 ریاضِ دہر کی رونق وہ باغِ خلد کی زینت
 بہارِ دو جہاں آئے بہارو پھول برسواؤ



شہِ دنیا و دین آئے بہارو پھول برسواؤ
 سرِ عرشِ بریں آئے بہارو پھول برسواؤ
 محمد مصطفیٰ کو احتشام و شان سے لے کر
 وہ جبریلِ امیں آئے بہارو پھول برسواؤ

رخ زیبا ہے جن کا واضحی واللیل ہیں گیسو
 وہ رخشندہ جبیں آئے بہارو پھول برسائو
 جو ہیں تخلیق میں اول مگر بھیجے ہیں گئے آخر
 وہ ختم المرسلین آئے بہارو پھول برسائو
 جہاں میں دھوم ہے جن کی صداقت کی دیانت کی
 وہ صادق اور امیں آئے بہارو پھول برسائو
 بڑھے جب عرش سے آگے تو خود خالق نے فرمایا
 وہ میرے نازنیں آئے بہارو پھول برسائو
 جو لوٹے مصطفیٰ تو یہ گنہگاروں کا نعرہ تھا
 شفیع المذنبین آئے بہارو پھول برسائو
 وہ جس کا نور کرتا ہے دو عالم میں ضیا پاشی
 وہی نورِ مبیں آئے بہارو پھول برسائو
 سنانے نظم معراج محمد اہل محفل کو
 ریاضِ دلِ حزیں آئے بہارو پھول برسائو



بہارِ جانفرا آئے بہارو پھول برسائو
 محمد مصطفیٰ آئے بہارو پھول برسائو
 حرم سے لے کے اقصیٰ تک یہاں سے آسمانوں پر
 سرِ عرشِ علی آئے بہارو پھول برسائو
 دنی کی منزلوں سے بڑھ کے پہنچے قابِ قوسین تک
 نبیٰ پیشِ خدا آئے بہارو پھول برسائو

بٹھا کر اُن کو وحدت کی فضاؤں میں کہا حق نے
 یہ میرے دل ربا آئے بہارو پھول برسواؤ
 صفاتِ ذات کے جھرمٹ میں بیٹھے تو ندا آئی
 محمد حق نما آئے بہارو پھول برسواؤ
 ملائک حور و غلاماں جس کو دیکھو بس یہ کہتا ہے
 یہ میرا مدعا آئے بہارو پھول برسواؤ
 خدا نے ہر نوازش سے نوازا اور فرمایا
 یہ عبدِ باوفا آئے بہارو پھول برسواؤ
 انہیں جب مسجدِ اقصیٰ میں دیکھا انبیاء بولے
 ہمارے پیشوا آئے بہارو پھول برسواؤ
 ریاضِ دلِ حزیں میں بھی یہ حسبِ حال کہتا ہوں
 دوائے لادوا آئے بہارو پھول برسواؤ



چاکری پر ہے تری فخر جہاں بانوں کو اور غلامی پہ تری ناز ہے سلطانوں کو
 ہے بھروسہ تری دانائی پہ فرزانوں کو چاہتے دل سے ہیں عاقل ترے مستانوں کو
 پیار کرتا ہے زمانہ تیرے دیوانوں کو
 دھو دیئے بارشِ رحمت نے سیہ کاری کے داغ ذہنِ رخشندہ ہوئے ہو گئے تابندہ دماغ
 مل گیا بندوں کو عرفانِ الہی کا سراغ جو نہی روشن کیا وحدت کا محمدؐ نے چراغ
 لگ گئی آگ زمانے کے ضمن خانوں کو

رحمتیں باندھ کے ہر سمت قطاریں آئیں قسمت اہل زمانے کی سنوار نہیں آئیں
کرمِ ذاتِ الہی کی پھواریں آئیں تیرے آنے سے زمانے میں بہاریں آئیں
تو نے گلزار بنا ڈالا بیابانوں کو

سحرِ الطاف و کرمِ باقی سفینہ باقی دل میں ہے تیری محبت کا قرینہ باقی
عشق سے تیرے یہ دل باقی ہے سینہ باقی لِلّٰہِ الحمد کہ ہے یادِ مدینہ باقی
ایسے میں بھول گیا دنیا کے افسانوں کو

چمنِ شہرِ مدینہ یہ تیرا رنگِ بہارا! خلد سے بڑھ کے تجھے بخشا ہے خالق نے نکھار
باغِ فردوس و جناں ہیں تیری عظمت پہ نثار حسنِ محبوبِ خدا سے تیرا قائم ہے وقار
تو نے شرما دیا دنیا کے گلستانوں کو

تو میرا دین محمدؐ تو ہی ایمان میرا زندہ ہے دم سے تیرے جذبہٴ عرفان میرا
ہے محبت تیری دارین میں سامان میرا تو ہے مقصود میرا تو ہی ہے ارمان میرا
تیرے قدموں پہ نچھاور کروں ارمانوں کو

درِ حق کہتے ہیں جس کو درِ احمدؐ ہے ریاض ذرّے ذرّے میں جہاں رحمتِ بید ہے ریاض
جو نہیں کرتا ادب اُن کا وہ مرتد ہے ریاض موجبِ لطفِ خدا نعتِ محمدؐ ہے ریاض
خود خدا چاہتا ہے اُن کے ثنا خوانوں کو



حبیبِ ذوالجلال آئے بہارو پھول برسائو
بڑے فرخندہ فال آئے بہارو پھول برسائو
ہلالِ چرخ نے دی ہے شہادت جن کے آنے کی
وہی بدرِ کمال آئے بہارو پھول برسائو

زہے قسمت ربیع الاول آیا برکتیں لے کر
 مبارک ماہ و سال آئے بہار و پھول برسواؤ
 لرز کر گر پڑے ہیں گنگرے ایوانِ کسری کے
 وہ بارعب و جلال آئے بہار و پھول برسواؤ
 جھکے جاتے ہیں اُن کے روبرو اہل کمال آکر
 وہ ایسے باکمال آئے بہار و پھول برسواؤ
 اترتی جارہی ہیں اُن کی باتیں سینہ و دل میں
 عجب شیریں مقال آئے بہار و پھول برسواؤ
 چمک اٹھی ہے ہر شے حسنِ فطرت کی تجلی سے
 جمالِ لازوال آئے بہار و پھول برسواؤ
 ریاضِ خستہ دل مجھ جیسے عصیاں کار کی خاطر
 محمد بن کے ڈھال آئے بہار و پھول برسواؤ



کرو نہ ذکرِ خطا کا عطا کی بات کرو
 سنو سنو! کرمِ مصطفیٰ کی بات کرو
 کرو نہ دل کی سیاہی کا تذکرہ کوئی
 حبیبِ حق کے رخِ واضحی کی بات کرو
 کھلیں گے رازِ شہی تحت و تاج ہو گا نصیب
 غلامی شہ ہر دوسرا کی بات کرو

چراغِ صدق و صفا کے دلوں میں چمکیں گے
 امین و صادق و شاہِ ہدیٰ کی بات کرو
 اگر خدا سے محبت کا ہے تمہیں دعویٰ
 خلوصِ دل سے حبیبِ خدا کی بات کرو
 مریضِ ہجر کو ہو جائے گی ابھی تسکین
 ذرا مدینہ کے دارالشفاء کی بات کرو
 دل و نگاہ سے اٹھ جائیں گے حجابِ تمام
 شہِ عرب کے رخِ پریا کی بات کرو
 گناہگار ہوں بیمارِ دردِ عصیاں ہو
 کرو نہ ذکرِ دوا کا دعا کی بات کرو
 کرو نہ ذکرِ قیامت رہو خموشِ ریاض
 کرو تو شافعِ روزِ جزا کی بات کرو



چلو چل کے کوئے نبیٰ میں صدا دو درِ رحمتِ مصطفیٰ کھٹکھا دو
 چلے آئے شافعِ روزِ محشر گنہگار روتے ہیں اُن کو ہنسا دو
 رسولِ معظم ہماری طرف بھی ذرا اپنا دریائے رحمت بہا دو
 شگفتہ ہمارے دلوں کے ہوں غنچے اگر دیکھ کر تم ہمیں مسکرا دو
 خدارا ہمیں روئے تاباں دکھا کر جمالِ الہی کا جلوہ دکھا دو
 ترے در پہ حاضر ہیں بیمارِ عصیاں کرم ہو جو دستِ شفاعت بڑھا دو
 زہے بخت تشریف لائے محمدؐ
 ریاضِ ان کے قدموں میں آنکھیں بچھا دو

منقبت

خواجہ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بہار چشتیاں آئے بہارو پھول برسواؤ
گلستانِ ولایت پر شبابِ لازوال آیا
منور کیوں نہ ہوں دل اور چمک اٹھیں نہ کیوں چہرے
پڑھانے درسِ عرفاں اور دکھانے منزلِ ایمان
معین الدین محبوبِ نبی محبوبِ باری ہیں
وہ آئے ہرزباں پر ہو گیا جاری زمانے میں
ریاضِ دل حزیں سن لے ندائے ہاتھِ غیبی

وہ جانِ بوستاں آئے بہارو پھول برسواؤ
بہارِ جاوداں آئے بہارو پھول برسواؤ
جمالِ عاشقاں آئے بہارو پھول برسواؤ
وہ قدرت کا نشان آئے بہارو پھول برسواؤ
وہ محبوبِ جہاں آئے بہارو پھول برسواؤ
معین بے کساں آئے بہارو پھول برسواؤ
سکونِ خستہ جاں آئے بہارو پھول برسواؤ



دلوں پہ کندہ رسولِ خدا کا نام کرو
کبھی نہ بھٹکو گے عرفانِ حق کی راہوں سے
قبائیں پاؤ گے سلطان بنائے جاؤ گے
یہی ہے ذکرِ الہی یہی ہے راہِ نجات
نصیبِ عشق اگر ہو جنون کی حد تک
ملے گی مسندِ عزت ملے گا تاجِ شرف
خدا کا نور محمد کی شکل میں آیا
جو چاہو عشقِ محمد دلوں میں ہو پیدا

پڑھو درودِ محبت سے بس یہ کام کرو
شہِ امم کی محبت کو گر امام کرو
جو خود کو سرورِ کونین کا غلام کرو
جہاں کہیں بھی ہو ذکرِ نبی دوام کرو
جہاں بھی چاہو وہاں ان سے پھر کلام کرو
حبیبِ باری کا تم دل سے احترام کرو
زمانے بھر میں یہ اعلانِ صبح و شام کرو
اٹھو زمانے میں نعتِ نبی کو عام کرو

ریاض لاؤ تصور میں گنبدِ خضرا
پھر احترام سے سرکارِ کو سلام کرو



ملتِ بیضا کے رخشندہ مقدر تم ہو
مے توحید کے پیاسے ہوئے تم سے سیراب
رہنما اپنی ہی ملت کا تھا ہر ایک نبی
خود درخشاں ہو درخشاں ہے زمانہ تم سے
ہر نبی حق کی کسی شان کا مظہر تھا مگر
چشمہ علمِ الہی ہیں رسولانِ جہاں
شافعِ روزِ جزا ساقی کوثر تم ہو
بادۂ معرفتِ باری کا ساغر تم ہو
ساری قوموں کے مگر ہادی و رہبر تم ہو
ماہِ انوارِ کرم مہرِ منور تم ہو
رَبِّ کونین کی ہر شان کا مظہر تم ہو
علمِ خلاقِ دو عالم کا سمندر تم ہو

گرچہ ہے یومِ مکافات سے خائف یہ ریاض
پر ہے قسمت کا دھنی شافعِ محشر تم ہو



ذرا مدینہ کے صحراؤ بن کی بات کرو
حضور ہوتے تھے جس انجمن کے صدر نشین
ہے عشقِ آلِ نبی کا نشانِ حبِ رسول
وہ سرزمین کہ جو سرچشمہ ہدایت ہے
مدینہ دل کا نگینہ قرارِ جان و جگر
کلامِ جس کا ہے شیریں زباں زبانِ خدا

صنم ہیں دل میں ہزاروں ہی خواہشوں کے ریاض

خدا کے شیرِ علیؑ بت شکن کی بات کرو



دَرِ نَبیٰ تک پہنچ ہو جس کی ملے الٰہی وہ آہ مجھ کو!
جسے میسر ہو اُن کا جلوہ عطا ہو ایسی نگاہ مجھ کو

میں اُن کے نقشِ قدم پہ اے دل کروں نہ کیوں خمِ سرِ عقیدت
بڑی دُعاؤں کے بعد حاصل ہوئی ہے یہ سجدہ گاہ مجھ کو

پا ہیں ہر ایک سمت فتنے نظر میں ہیں ہر طرف ہی خطرے
زہے مقدر کہ بخش دی ہے خدا نے اُن کی پناہ مجھ کو

میرے لئے ہے یہ تاجِ شاہی سکندری اور کجکلا ہی
تیری غلامی کی یا محمدؐ ملے کبھی جو کلاہ مجھ کو

رسولِ اکرم حبیبِ باری تیری عنایت کا کیا ہی کہنا
بنا لیا مجھ سے بد کو اپنا تو اب خدارا نباہ مجھ کو

ریاض آئے گا وقت کب وہ بنے گا طیبہ مقام میرا
اجل کے آنے سے قبل یا رب دکھا مدینہ کی راہ مجھ کو



ہر اُمتی کے دَرَد کا درماں تمہی تو ہو	ہر ایک کی نجات کا ساماں تم ہی تو ہو
کانٹوں کو بھی عطا کیا پھولوں کا پیرہن	آرائشِ ہر باغ و بیاباں تم ہی تو ہو
ہر سمت ضوفشاں ہیں تمہاری تجلیاں	نورِ خدا کی شمعِ درخشاں تم ہی تو ہو
اتممتِ نعمتی کی بشارت جسے ملی	اے احمدؑ مختار وہ ذی شائِ تم ہی تو ہو
منسوخ جس نے ساری کتابوں کو کر دیا	یا مصطفیٰؐ وہ صاحبِ قرآن تم ہی تو ہو
ہے جس کے تصرف میں دو عالم کی سلطنت	محبوبِ کبریا وہ سلیمان تم ہی تو ہو

وہ جس نے گڈریوں کو عطا کی ہیں قبائیں اے جانِ سلاطین وہ سلطان تم ہی تو ہو

کتنا بڑا کرم ہے یہ ربِّ کریم کا

اس خستہ دلِ ریاض کا ارماں تم ہی تو ہو



نامِ محمدؐ لیا کرو دل کو روشن کیا کرو

لے کے جامِ محبت کا اُن کے کرم سے پیا کرو

خالق اور ملائک سارے پڑھیں درودِ نبیؐ پر ربِّ کو اگر خوش کرنا چاہو سنو توجہ دے کر

کام یہ تم بھی کیا کرو نامِ محمدؐ لیا کرو

ہر آفتِ ٹل جائیگی سر سے دور بلائیں ہونگی دُنیا میں جتنی ہیں جفائیں سب ہی وفائیں ہونگی

اُن کی دُھائی دیا کرو نامِ محمدؐ لیا کرو

دستِ کرم سے اسمِ محمدؐ نقش کرو تم دل پر ہر لمحہ ہاتھوں میں اپنے سوزنِ عشق کی لیکر

چاکِ گریباں سیا کرو نامِ محمدؐ لیا کرو

کرو اطاعتِ دل سے اُنکی بنو خدا کے بندے اُنکے عشق کو دل میں بسا کر چھوڑ دو سارے دھندے

ربِّ کو راضی کیا کرو نامِ محمدؐ لیا کرو

سورۂ نور تلاوت کر کے شمعِ نور جلاؤ اُن کے نور کا تذکرہ کر کے دُنیا کو چمکاؤ

تاریکی میں ضیاء کرو نامِ محمدؐ لیا کرو

نعتِ نبیؐ کی نور دلوں کا اور چہروں کا غازہ پڑھ پڑھ نعتِ ریاضِ نبیؐ کی دل رکھ اپنا تازہ

یوں دُنیا میں جیا کرو نامِ محمدؐ لیا کرو



روح جس کی کہ تیرے عشق نے گرمائی ہو مصطفیٰ اُس کیلئے کیوں نہ تو ہر جانی ہو
 تو ہے جب باعث کونین رسولِ عربی کیوں نہ پھر تیری ثنا میں سخن آرائی ہو
 اُس پہ خالق کی نوازش کی نہیں حد کوئی جسکے دامن میں تیرے لطف کی بھیک آئی ہو
 جو ترالے کے وسیلہ درِ حق تک پہنچا غیر ممکن ہے کہ پھر اس کی نہ شنوائی ہو
 کر سکا اس کو نہ مسحور جمالِ عالم جس نے تیرے رُخِ انور کی جھلک پائی ہو
 تیرے محبوبِ خدا ہونے کی پھر کیا ہو دلیل جب تیری عمر کی خود رب نے قسم کھائی ہو

روح اُس وقت جداتن سے ہو میرے اے ریاض

جب درِ سرورِ عالم پہ جبیں سائی ہو



یاد نبیٰ کو کیا کرو چین دلوں کا لیا کرو
 کھو کر اُن کی محبت میں جامِ کرم کا پیا کرو
 دردِ محبتِ نعمتِ رب کی درد بڑا سرمایہ
 درد ہی ہے ہر درد کا درماں اور رحمت کا سایہ
 درد کو ایسے لیا کرو یاد نبیٰ کو کیا کرو
 قربِ ملے خالق کا اس سے ملے رضائے باری
 اس کے سبب ہو جان و دل پُر کیف کا عالم طاری
 دل کو یہ تحفہ دیا کرو یاد نبیٰ کو کیا کرو
 یاد نبیٰ لے جاؤ دل میں جب دُنیا سے جاؤ
 دائیں بائیں آگے پیچھے نور سہانا پاؤ
 قبر میں اپنی ضیاء کرو یاد نبیٰ کو کیا کرو

سنو سناؤ ذکرِ نبیؐ کا کرو دلوں کو تازہ
 پھر سے سمٹ آئے گا اپنا بکھرا ہوا شیرازہ
 ذکرِ نبیؐ میں جیا کرو یادِ نبیؐ کو کیا کرو
 یادِ نبیؐ ہے جن کے دلوں میں اُن سے تعلق رکھو
 جلوت اور خلوت میں اس کی لذت پھر تم چکھو
 فیض یہ اُن سے لیا کرو یادِ نبیؐ کو کیا کرو
 ہجرِ نبیؐ کے زخموں کی ہے یادِ نبیؐ کی مرہم
 تو بھی ریاض کیا کر دل سے یادِ نبیؐ کو پیہم
 چاک دلوں کو سیا کرو یادِ نبیؐ کو کیا کرو



جن آنکھوں نے دیکھا ہے طیبہ کے نظاروں کو
 وہ یاد نہیں کرتیں جنت کی بہاروں کو
 سرکار کی رحمت نے تھاما ہے مجھے جب سے
 میں بھول گیا دل سے دُنیا کے سہاروں کو
 کیا اُن کے مدارج ہیں کیا اُن کے مراتب ہیں
 دیکھو تو ذرا پڑھ کر قرآن کے پاروں کو
 شق چاند کیا جس نے سورج کو بھی لوٹایا
 میرا بھی سلام اس کی انگلی کے اشاروں کو

تنہائی کی جانب جب دل اُن کا ہوا ماہل
 آباد کیا جا کر پھر آپ نے غاروں کو
 فرقت میں محمدؐ کی دن کٹتا ہے رُو رُو کر
 اور رات گزرتی ہے گنتے ہوئے تاروں کو
 ہم عشق و محبت کے تیروں سے ہوئے گھائل
 کیوں دیکھ کے ہنستے ہو ہم سینہ فگاروں کو
 انوار برستے ہیں پھر گنبدِ خضرا سے
 بڑھتے ہیں درودوں کے ہم لے کے جو ہاروں کو
 اے بحرِ کرم میری فریاد کبھی سُن لے
 اِس سمت بھی موڑ اپنے الطاف کے دھاروں کو
 واللہ حقیقت ہے لاریب حقیقت ہے
 رکھتا ہے خدا پیارا محبوبؐ کے پیاروں کو
 جاگے گا ریاضؑ اپنا کب بخت یہ خوابیدہ
 سرکارؑ بلائیں گے کب ہجر کے ماروں کو



دل میرا ترستا ہے طیبہ کی ہواؤں کو
 سرکار کی تربت سے کچھ خاکِ شفا لا دو
 جینا ہو مدینہ میں مرنا ہو مدینہ میں
 بس ایک نظر ان کی ہر دکھ کا مداوا ہے
 دیکھو تو ذرا دل سے آواز نہیں دے کر
 اُس ارضِ مقدس کی پُر کیف فضاؤں کو
 پیغام میرا دے دو ان خواجہ سراؤں کو
 کر بار عطا یا رب عاصی کی دُعاؤں کو
 کہہ دو یہ طبیبوں سے لے جائیں دواؤں کو
 سُن لیتے ہیں خود آقاؐ دکھیا کی صداؤں کو

شاہانِ زمانہ بھی جھک جھک کے سلامی دیں
 خالق کو جو پیار آیا کچھ اپنے ہی بندوں پر
 جو خون کے پیاسے تھے ان کو بھی امان بخشی
 اللہ غنی اُن کے اخلاقِ کریمانہ

سرکارِ دو عالم کے کوچے کے گداؤں کو
 دین اپنا بنا ڈالا ان سب کی اداؤں کو
 یاد آج بھی لوگ کرتے ہیں انکی وفاؤں کو
 خاطر میں نہیں لاتے لوگوں کی جفاؤں کو

محشر میں ریاض اپنے دامن میں شفاعت کے
 سرکار چھپالیں گے سب تیری خطاؤں کو



خواہ کچھ مانگو نہ مانگو یہ خدارا مانگو
 خطرے کونین کے ٹل جائیں گے سارے سر سے
 یہ جہاں فانی سہارے ہیں یہاں کے فانی
 رب سے مانگو تو وسیلے سے نبی کے مانگو
 پار ہو جائے گا طوفان سے سفینہ اپنا
 پھر رہے گی نہ تمہیں دولتِ دُنیا کی طلب

حق سے دیدارِ محمدؐ کا نظارا مانگو
 ہاتھ میں دامنِ رحمت کا کنارا مانگو
 عافیت چاہو تو بس ان کا سہارا مانگو
 کام بن جائے گا ہر ایک تمہارا مانگو
 شوق کیا جس نے قمر اس کا اشارا مانگو
 مانگنے والو محمدؐ کا اتارا مانگو

پوری ہو جائیں گی سب تیری تمنائیں ریاض

صرف اللہ سے اللہ کا پیارا مانگو



دل میں اُن کا خیال آنے دو
 آستانِ نبیؐ پہ جانے دو
 جا رہا ہوں تلاش میں اُن کی
 سوئے منزل قدم بڑھانے دو
 رو رہا ہوں فراق میں اُن کے
 اپنی بگڑی مجھے بنانے دو

جوشِ رحمت میں آ ہی جائے گا غم کے آنسو مجھے بہانے دو
 چاکری اُن کی سروری کی سند سرورِ دیں سے لو لگانے دو
 رفعتیں چوم لیں گی پیشانی اُن کے در پر جبیں جھکانے دو
 خود کو پہچاننے کی کوشش میں مجھ کو رب کا پتہ لگانے دو
 مجھ کو بخشش کی ہو گئی امید نزع کے وقت مسکرانے دو
 منہمک رہ کے یاد میں اُن کی زندگی کا سراغ پانے دو
 ذکر کرتے رہو ریاض اُن کا
 شمع سی دل میں جگمگانے دو



مجھے نہ دیکھو شہِ بحر و بر کی بات کرو گناہگار پہ اُن کی نظر کی بات کرو
 دل و نگاہ میں انوار جگمگائیں گے حریمِ طیبہ کے نورِ سحر کی بات کرو
 بلا ہی لیں گے حضوری میں وہ کبھی نہ کبھی درِ حبیب کی جانب سفر کی بات کرو
 بہاؤ اشک کہ رحمت کو جوش آ جائے نہ رو سکو تو کسی چشمِ تر کی بات کرو
 سنیں ہیں ہم نے تو جنت کے تذکرے اکثر ذرا مدینہ کے دیوار و در کی بات کرو
 اگرچہ مظہرِ قدرت ہے ہر بشر لیکن بڑے خلوص سے خیر البشر کی بات کرو
 کسی بھی شے کے اثر کا کرو نہ ذکر ریاض
 کرو تو اسمِ نبی کے اثر کی بات کرو



سرکارِ میرے دل کی یہ حسرت نکال دو مجھ کو بھی خواب میں کبھی اپنا جمال دو
 ہو ترجمانِ حضرتِ حسانِ میری زبان میدانِ نعت میں مجھے ایسا کمال دو

اے رحمتِ تمام ادھر بھی ہو اک نظر سر سے میرے بلائے دو عالم کو ٹال دو
 بعدِ فنا بھی پاؤں مقامِ بقاء اگر دل میرا اپنے عشق کے سانچے میں ڈھال دو
 ہر آرزو سے دل میرا ہو جائے بے نیاز اپنے کرم سے بس مجھے اپنا خیال دو
 خالی ہے میرا کاسہ دل ساقی کوثر اس میں شراب اپنی محبت کی ڈال دو
 دل ہو غنی کہ اہلِ دَول سے رہوں میں دور سلطانِ فقر فقر کا ایسا کمال دو
 اُن کی نہیں مثال کہیں کائنات میں ایسا اگر کہیں ہو تو کوئی مثال دو
 اے قاسمِ نعیم الہی ریاضِ کو
 بو بکڑ جیسا سوز دو عشقِ بلائ دو



گر محبت سے محمدؐ کی ثنا خوانی ہو
 عشق و الفت کی ہر اک دل میں فراوانی ہو
 میری بالیں پہ پڑھو نعتِ رسولِ عربی
 رُوح کے تن سے جُدا ہونے میں آسانی ہو
 مل گیا تاجِ محمدؐ کی غلامی کا جسے
 اُس پہ قربان نہ کیوں شوکتِ سلطانی ہو
 رابطہ دل کا کرو نورِ نبیؐ سے قائم
 اس سیہ خانے میں اُس نور کی تابانی ہو
 تیرے محبوب کا ہو ذکر لبوں پہ میرے
 جب بھی اے میرے خدا میری قضا آنی ہو
 چادر لطف میں وہ اس کو چھپا لیتے ہیں
 اپنے اعمال پہ جس کو بھی پشیمانی ہو

بحر بے پایاں ہے جب ذاتِ حبیبِ داور
 کیوں نہ اُس بحر کے غواص کو حیرانی ہو
 جب کہ اللہ کا ثانی نہیں کوئی بھی ریاض
 اُس کا محبوب نہ کیوں دُنیا میں لاثانی ہو



ابِ رحمت ہیں یہ سرکار کے پیارے گیسو
 باغِ جنت کے دکھاتے ہیں نظارے گیسو
 جرمِ عصیاں کی سیاہی کو چھپالیں گے ضرور
 ہم گنہگاروں کے کیسے ہیں سہارے گیسو
 واضحِ رُخ پہ نظر آتی ہے رحمت کی بہار
 دستِ قدرت نے ہیں خود آپ سنوارے گیسو
 کہہ کے وایلِ قسم کھائی ہے حق نے اُن کی
 کتنے محبوب ہیں خالق کو تمہارے گیسو
 مصحفِ رُخ کی زیارت میں ہیں ہر دم مشغول
 پڑھتے رہتے ہیں یہ قرآن کے پارے گیسو
 ہم پہ یہ آبِ کرم حشر میں برسائیں گے
 اے خوشا بخت ہیں غمخوار ہمارے گیسو
 نور کے موتی ہیں پانی کے نہیں ہیں قطرے
 یا یہ برساتے ہیں رخشندہ ستارے گیسو
 آبتاریں ہیں یہ بخشش کی خدا شاہد ہے
 آبِ رحمت کے بہاتے ہیں یہ دھارے گیسو

کیسے حلقے ہیں یہ یہ گیسوئے محمدؐ کہ ریاض
جیسے حمد کے کرتے ہوں اشارے گیسو



سرکار مجھ کو اپنی پناہیں عطا کرو • اپنے کرم کی مجھ کو نگاہیں عطا کرو
تھامیں گناہگار کو جو ہر مقام پر اے رحمتِ تمام وہ باہیں عطا کرو
میری سکندری تو اسی میں ہے یا نبیؐ فقر و غنا کی مجھ کو کلاہیں عطا کرو
درگاہِ کبریا میں جنہیں بار ہو نصیب محبوبِ ذوالجلال وہ آہیں عطا کرو
دل دو وہ جس میں عشق تمہارا ہو جاگزیں جو تم کو دیکھ لیں وہ نگاہیں عطا کرو
کب تک تمہارے عشق میں تڑپے گا یہ ریاض
تم تک پہنچ ہو جن کی وہ راہیں عطا کرو



رودادِ غمِ فرقت آقا کو سنانے دو • بھرنے دو مجھے آہیں اور اشک بہانے دو
سرکار کی پابوسی رفعت کی ضمانت ہے قدموں سے محمدؐ کے لب مجھ کو لگانے دو
ہے نورِ فشاں کیسی یہ خاک مدینے کی ملنے دو مجھے منہ پر آنکھوں میں لگانے دو
دیدارِ محمدؐ کی حسرت ہی رہے باقی جزا سکے ہر اک حسرت اس دل سے مٹانے دو
انوارِ محمدؐ سے ہو جائینگے دل روشن نعتوں کی ہمیں شمعیں دُنیا میں جلانے دو
اُس نورِ مجسم کا جس راہ سے گزر ہو گا اُس راہ میں مجھے اپنی آنکھوں کو بچھانے دو
سرکار کی چوکھٹ پر جھکنے دو جبیں میری بگڑی ہوئی قسمت کو لُٹ بنانے دو
جو داغ ہیں فرقت کے گلہائے عقیدت ہیں ان پھولوں سے اس دل کی بستی کو بسانے دو

یاد اُن کی ریاض اپنا سرمایہ ایماں ہے
یہ یاد میرے دل میں ہر آن ہی آنے دو



دلوں میں اپنے محبت کا نور لے جاؤ
جگا سکیں نہ نکیرین حشر تک تم کو
قبول کر کے غلامی حضور کی خود کو
پکڑ کے گوشہ دامن سرورِ عالم
نگاہِ عشق سے اُن کا مقام پہچانو
لساطِ عقل بڑھاؤ شعور لے جاؤ

ریاض جانا ہے پیش خدا تو ساتھ اپنے

نگاہِ رحمتِ عالم ضرور لے جاؤ



یہ کرشمہ شہِ والا کی ثنا کا دیکھو
دل چمک اٹھیں گے انوارِ خداوندی سے
رکھ کے فرمانِ رفعتِ ذکرت پہ نظر
ہیچ ہو جائے گی آنکھوں میں ہر اک رعنائی
چشمِ دل سے انہیں دیکھو گے تو پکار اٹھو گے
کنزِ مخفی میں جو پوشیدہ چلا آتا تھا
انکی رفعت کی کوئی حد ہے کہ معراج کی شب
کوئی کہتا تھا یہ دورانِ طوافِ کعبہ
ابرِ رحمت کو ہر اک سمت برستا دیکھو
سرورِ کون و مکاں کا رخِ زیبا دیکھو
اُن کو رتبے میں ہر اک بالا سے بالا دیکھو
دیکھنے والو محمدؐ کا سراپا دیکھو
بھیس میں بندے کے ہر بندے کا مولا دیکھو
حسنِ سرکار میں وہ جلوہ یکتا دیکھو
زیرِ پا اُن کے ہوا عرشِ معلیٰ دیکھو
”کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو“

ورد لب وقت نزع نعتِ محمدؐ ہو ریاض
کتنی پیاری ہے میرے دل کی تمنا دیکھو



نظر آنے لگا ہے اپنی آہوں میں اثر مجھ کو
مجھے ہر اک قدم پر قربِ حق کا ہوشرف حاصل
بسالوں اپنے دل میں اور درخشاں قلب کو کر لوں
مئے الفت کا اک قطرہ ہی دے اے ساقی عالم
علاج سوزِ فرقت درِ الفت ہی سے ہوتا ہے
غبار اُنکے قدم کا ڈال لوں گا اپنی آنکھوں میں
کہاں ممکن تھا پل سے پار ہونا مجھ سے عاصی کا
درِ رحمت دکھاتی ہے یہ میری چشم تر مجھ کو
اگر درپیش ہو اے دل مدینہ کا سفر مجھ کو
الہی اگر نظر آ جائے وہ نورِ نظر مجھ کو
کہیں ایسا نہ ہو تو چھوڑ دے تشنہ جگر مجھ کو
بڑھے یہ درد جس سے دے وہ نسخہ چارہ گر مجھ کو
بتا دے کوئی محبوبِ خدا کی رہ گزر مجھ کو
پکڑ کر دستِ رحمت نے گزارا بے خطر مجھ کو

بڑا ڈر تھا ریاضِ اپنی خرابی کا سرِ محشر
محمدؐ کی شفاعت نے سکوں بخشا مگر مجھ کو



بڑے ادب سے خدا کے نبی کی بات کرو
حضور کے قدِ رعنا کا ذکر کر کر کے
جو چاہو رب کی معیت تمہیں رہے حاصل
سنا سنا کے زمانے کو ذکرِ نورِ رسولؐ
غلام اُن کے بنو خسروی کی بات کرو
تم اپنے دل کی تروتازگی کی بات کرو
حبیبِ باری سے وابستگی کی بات کرو
لحد میں اپنے لئے روشنی کی بات کرو
ریاض بن کے گدائے درِ حبیبِ خدا
لباسِ فقر میں شانِ شہی کی بات کرو



خلقِ نبیٰ پھر خلقِ نبیٰ ہے خلقِ نبیٰ کی بات نہ پوچھو
 خالق کے اخلاق میں ان کی کیسی ڈھلیں عادات نہ پوچھو
 مدح سرا جب ان کا خدا ہو کیوں نہ لبوں پر اُن کی ثنا ہو
 شان میں اُن کے اُتریں کیسی قرآنی آیات نہ پوچھو
 معجزہ اُن کی آمد کا یہ چشمِ فلک نے دیکھ لیا ہے
 کیسی سرعت سے بدلے ہیں دُنیا کے حالات نہ پوچھو
 رب کے خزانے قاسم بن کے بانٹتے ہیں خود آپ محمدؐ
 ان کی عطا کی کیسی لگی ہے ہر جانب برسات نہ پوچھو
 خلد کا مرکب ان کی سواری نوری جلو میں شبِ اسریٰ کی
 عرشِ معظم کے ڈولہا کی کیسی سبھی بارات نہ پوچھو
 آئے محمدؐ ہر دکھیا کو امن و سکوں کا مرثدہ ملا ہے
 رحمتِ عالم کے صدقے میں کیسے ٹلیں آفات نہ پوچھو
 وہ لاریبِ الہ نہیں ہیں عبدہ ہو کر کیا وہ نہیں ہیں
 بعدِ خدا افضل ہے کیسی سرورِ دیں کی ذات نہ پوچھو
 پڑھیں درودِ ریاضِ نمازی آلِ نبیٰ پر ہر ساعت ہی
 اس نسبت سے کس رُتبے پر فائز ہیں سادات نہ پوچھو



ردیف.....



سیدِ اوّلین رسول اللہؐ قائدِ آخریں رسول اللہؐ
 آپؐ کے نور کی ضیا پاشی کس جگہ پر نہیں رسول اللہؐ
 بختِ یاور ہوں آپ کے در پر خم اگر ہو جبیں رسول اللہؐ
 آپ کی جب دُہائی دی میں نے آپ آئے وہیں رسول اللہؐ
 دل گزر گاہِ رب اکبر ہو ہوں اگر دل نشیں رسول اللہؐ
 لاج رکھ لیں گے میری محشر میں ہے یہ مجھ کو یقین رسول اللہؐ
 آپ ہیں مظہرِ جمالِ خدا کس قدر ہیں حسین رسول اللہؐ
 لطف باری ہے یہ ریاضِ حزیں
 میرے دل کا نگین رسول اللہؐ



کچھ ایسے میرے دل میں سما جائے مدینہ
 کیسا مقام اس کو عطا رب نے کیا ہے
 ہر ذرہ ہے اس شہر کا سرچشمہ رحمت
 مٹ جائے میرے دل سے ہر اک آرزویا رب
 آنکھوں میں سما جائیں مدینہ کی فضائیں
 سرمایہ میرے دل کا ہو سودائے مدینہ
 ایسی ریاضِ دل میں ہے طیبہ کی آرزو
 ہر آن صدا دیتا ہے یہ ہائے مدینہ



ہوا ہم پر یہ احسانِ الہی یا رسول اللہ
 خدانے اپنے بندوں کو غلامی میں تیری دیکر
 اٹھا کر روئے تاباں سے ذرا و الیل کا پردہ
 تیرے در تک رسائی میرے نالوں کو میسر ہو
 ریاض انکے گداؤں میں شمار اپنا بھی ہو جائے

ہمیں بخشی تیری رحمت نگاہی یا رسول اللہ
 سجایا اُن کے سر پر تاج شاہی یا رسول اللہ
 بدل دو نور سے دل کی سیاہی یا رسول اللہ
 عطا ہو مجھ کو آہِ صبح گاہی یا رسول اللہ
 نہیں درکار مجھ کو تاج شاہی یا رسول اللہ



جبیں میری ہو تیرا سنگِ در ہو یا رسول اللہ
 قدم تیرے ہوں اُن پر میرا سر ہو یا رسول اللہ
 یہ دل کعبے کا کعبہ ہو یہ دل عرشِ معلیٰ ہو
 تیری صورت جو اس میں جلوہ گر ہو یا رسول اللہ
 کرے گا عشق میں تیرے یہ دل ہر گام پر سجدے
 کبھی سوئے مدینہ گر سفر ہو یا رسول اللہ
 ہو دل میں یاد تیری اور لبوں پر ذکر ہو تیرا
 یہ میری زندگی ایسے بسر ہو یا رسول اللہ
 چمک اٹھیں یہ دل اپنے تیرے نورِ محبت سے
 تمہارے ذکر کا ایسا اثر ہو یا رسول اللہ
 تڑپتے ہیں تمہارے ہجر میں مہجور مدت سے
 کبھی اُن کی طرف بھی تو گزر ہو یا رسول اللہ

نظر آئیں گے بے پردہ خدا کے نور کے جلوے
 تیرا دیدار آنکھوں کو اگر ہو یا رسول اللہ
 جسے قدرت نے تیرے عشق کی دولت عطا کی ہے
 حرام اُس پر نہ کیوں نارِ سقر ہو یا رسول اللہ
 ریاضِ دلِ حزیں کی آرزو اے کاش پوری ہو
 تیرے کوچے میں اسِ عاصی کا گھر ہو یا رسول اللہ



دل میں چراغِ عشقِ نبیؐ کا جلا کے دیکھ
 وردِ زباں بنا کے درود و سلام کو
 گردیکھنا ہوں اُن کے کرم کی نوازشیں
 دستِ عطا بڑھا تو بھرا دامنِ مراد
 اللہ خود ہے ذاتِ محمدؐ میں جلوہ گر
 ہر سروری ہے اُن کی حضوری میں سر بہ خم
 ملتی ہے مغفرت کی گنہگار کو نوید
 مہکا کرے گی حشر تک یہ کائناتِ دل
 پھر بے حجاب سامنے جلوے خدا کے دیکھ
 انوار اپنے دل میں رُخِ مصطفیٰ کے دیکھ
 یا قاسم کو اپنا وظیفہ بنا کے دیکھ
 منظرِ رسولؐ پاک کے جو دو سخا کے دیکھ
 پردہ دوئی کا اپنی نظر سے اٹھا کے دیکھ
 اک بار کوئے سرورِ عالم میں آ کے دیکھ
 رحمتِ مآب کے درِ والا پہ جا کے دیکھ
 گلہستہ اُن کی یاد کا دل میں سجا کے دیکھ

عرشِ علیؑ سے داد ملے گی تجھے ریاض

دل سے ذرا تو نعتِ محمدؐ سنا کے دیکھ



مدینے کی دکھا دو مجھ کو راہیں یا رسول اللہ
 عطا کر دو مجھے اپنی پناہیں یا رسول اللہ
 ادھر لطف الہی کی برسنے لگ گئی بارش
 جدھر بھی اٹھ گئیں تیری نگاہیں یا رسول اللہ
 بلا لیجئے حضوری میں کرم فرما کے سن لیجئے
 میرے پر درد نالے غم کی آہیں یا رسول اللہ
 رضائے حق تو یہ ہے ہو رضائے مصطفیٰ پوری
 نہ کیوں ہو پھر بھلا جو آپ چاہیں یا رسول اللہ
 ہو میرا حشر تیرے زیر سایہ گر میسر ہو!
 بقیعِ قدس کی وہ خواب گاہیں یا رسول اللہ
 نظر میری بجز تیرے کرم کے کس طرف اٹھے
 خدارا مجھ سے عاصی کو نباہیں یا رسول اللہ
 ریاضِ دلِ حزیں کا دل غنی ہو اے شہ والا
 عطا ہوں فقر کی اس کو کلاہیں یا رسول اللہ



کہیں بھی ہم نہ تیری مثل پائیں یا رسول اللہ
 صفاتِ حق ہیں تیری سب ادائیں یا رسول اللہ
 بنیں تیرے نفس اور رُوئے اقدس کی شعاعوں سے
 ہوائیں خلد کی نوری فضا میں یا رسول اللہ

یقین ہوتا ہے دل میں شمعِ عرفاں ہو گئی روشن
تصورِ جب بھی ہم تیرا جمائیں یا رسول اللہ
ترا پابوس ہونا رفعتِ دارین پانا ہے
تیرے قدموں پہ ہم سر کو جھکائیں یا رسول اللہ
تیری درگاہِ اقدس تک رسائی اگر میسر ہو
تو ہم بگڑی ہوئی قسمت بنائیں یا رسول اللہ
زہے قسمت کہ آجائے بلاوا اگر مدینے سے
تمنا ہے کہ پھر واپس نہ آئیں یا رسول اللہ
بڑی حسرت ہے یوں روحِ ریاضِ خستہ دل نکلے
تمہیں جب دے رہا ہو یہ صدائیں یا رسول اللہ



محمدؐ کی محبت ہے میرے ایمان کا غازہ
مُسلم اس لئے بعدِ خدا ان کی بزرگی ہے
وہ دل جس میں چراغِ عشق و الفت ہو گیا روشن
سہارا اگر نہ ہوتا حشر میں ان کی شفاعت کا
ہے آپِ عشقِ احمدؐ سے شجرِ ایمان کا تازہ
کسی سے اُنکے رُتبے کا نہیں ہوتا ہے اندازہ
نبیؐ کی رفعتوں کا اس پہ کھل جاتا ہے دروازہ
بھگتنا ہی مجھے پڑتا خطا کاری کا خمیازہ

ریاضِ دلِ حزیں پر اک نگاہِ لطف ہو ورنہ

بکھر جائے گا اس کی آرزو مندی کا شیرازہ



سنیے فریادِ یا رسول اللہ دیجئے دادِ یا رسول اللہ
آپ سے آپ ہی کا طالب ہوں اس پہ ہوصادِ یا رسول اللہ

شکر ہے آپ کی محبت سے دل ہے آباد یا رسول اللہ
 ہے میری زندگی کا سرمایہ آپ کی یاد یا رسول اللہ
 دل وہ جس میں نہ آپ کی ہو لگن ہے وہ برباد یا رسول اللہ
 ہے وہ فرمانِ رب حقیقت میں ہو جو ارشاد یا رسول اللہ
 دامِ عصیاں سے اب کرا دیجئے مجھ کو آزاد یا رسول اللہ
 دل کی ہے آرزو کہ بن جائے تیرا منقاد یا رسول اللہ
 غم زدہ ہے ریاض کر دیجئے
 لطف سے شاد یا رسول اللہ



دو عالم میں ہے اس کی بادشاہی یا رسول اللہ
 جسے حاصل ہے تیری سربراہی یا رسول اللہ
 تیری نعلین پا کو سر پہ اس نیت سے رکھتا ہوں
 یہی ہے میری شانِ کجکلاہی یا رسول اللہ
 تمہارے نور نے تاریکیوں کو روشنی بخشی
 مٹا دو میرے دل کی بھی سیاہی یا رسول اللہ
 تمہاری شانِ محبوبی تو سبقت لے گئی سب پر
 رضا حق نے تمہاری آپ چاہی یا رسول اللہ
 تیری عظمت کے ڈنکے خود بجائے دستِ قدرت نے
 سرِ عرش بریں سے تابماہی یا رسول اللہ

تمہیں حق نے بنایا اس لئے رحمت دو عالم کی
 کہ ہر مخلوق کی ہو خیر خواہی یا رسول اللہ
 ریاضِ دلِ حزیں بھی منتظر ہے ایسی ساعت کا
 کہ ہو جس میں مدینے کا یہ راہی یا رسول اللہ



مدینہ دو عالم کے دل کا نگینہ
 اگر آئے طوفاں میں یادِ مدینہ
 کرو صدقِ دل سے مدینہ سے الفت
 رہوں مست حُبِ مدینہ میں یارب
 ذرا کھو تو جاؤ تصور میں اس کے
 اسے مشک و عنبر سے کیا واسطہ ہے
 خدا کو بھی ہے سب سے پیارا مدینہ
 تو بن جائے ہر موجِ دریا سفینہ
 کہ ہے الفتِ مصطفیٰ کا یہ زینہ
 اسی میں ہو مرنا اسی میں ہو جینا
 چمکنے لگے گا یہ دل اور سینہ
 محمدؐ کا سونگھا ہو جس نے پسینہ

ریاضِ اس کی برکت ہے سارے جہاں میں

مدینہ مگر رحمتوں کا خزینہ



ہے جنت بداماں دیارِ مدینہ
 مقدس مطہر مبارک مدینہ
 مدینہ کرو نقشِ سینوں پہ اپنے
 مدینہ سے الفتِ محمدؐ سے الفت
 ضیائے مدینہ سے روشن دو عالم
 بنظرِ یقین دیکھ اے چشمِ بینا
 یہی ہے ہماری ترقی کا زینہ
 بنا لو اسے اپنے دل کا نگینہ
 یہی حُبِ حق کا موثر قرینہ
 یہی نور ہے، نورِ دل، نورِ سینہ

خلاصی جو طوفانِ محشر سے چاہو بناؤ مدینہ کو اپنا سفینہ
مدینہ ہو مرقد ریاضِ حزیں کا ہے مرنا یہاں کا حقیقت میں جینا



منقبت

شیخ المشائخ حضرت میاں فخر عالم قادری

شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

میاں فخر عالم ترا آستانہ خدا کی قسم برکتوں کا خزانہ
میرے دل میں ہے جاگزیں تیری الفت لبوں پر تیری منقبت کا ترانہ
بڑی روح افزا حکایت ہے تیری سکونِ دل و جاں ہے تیرا فسانہ
نرالی تری فقر کی شان دیکھی ہوا خم ترے در پہ تاج شہانہ
زمانے کو ہے اس لئے فخر تجھ پر کہ ہے تو صفِ اولیاء میں یگانہ
زبانوں پہ ہے نعرۂ فخرِ عالم دل و جاں سے مداح تیرا زمانہ
ملی جب سے نسبت محمد نبیؐ کی بنی قادری فیض کا یہ بہانہ
تیرے آستانے پہ اردل میں ان کی
ریاضِ حزیں بھی کبھی ہو روانہ

۱۔ شیخ و مرشد اعلیٰ حضرت میاں محمد نبی صاحب قادری مدظلہ العالی



منقبت

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ

معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

تجھ سے ہر اک کو پیار ہے خواجہ تو دلوں کا قرار ہے خواجہ
 کیوں نہ تجھ پر نثار ہو جائیں تو غریبوں کا یار ہے خواجہ
 ہیں شہنشاہِ اردلی تیرے ایسا تو تاجدار ہے خواجہ
 نازشِ فقرِ شانِ درویشی اولیاء کی بہار ہے خواجہ
 تو ہے محبوبِ مصطفیٰ تیرا دو جہاں میں وقار ہے خواجہ
 سرمہ اہلِ حال و اہلِ نظر تیرے در کا غبار ہے خواجہ
 آؤ خواجہ کا تھام لیں دامنِ رحمتِ کردگار ہے خواجہ
 ذکرِ خواجہ سے آگئی رونق میرے منہ کا نکھار ہے خواجہ
 تیرے دیدار کی تمنا میں چشمِ دل اشکبار ہے خواجہ
 کوئے خواجہ میں کیوں نہ کام بنیں لطفِ پروردگار ہے خواجہ
 چشمِ رحمتِ ریاض کی جانب
 خوفِ روزِ شمار ہے خواجہ



ہے علم لدنی سے منور تیرا سینہ یا شاہِ مدینہ
 یہ عرشِ الہی ہے ترے قرب کا زینہ یا شاہِ مدینہ
 دنیا کی کوئی خوشبو اسے راس نہ آئی اور من کو نہ بھائی
 جس نے بھی تیرے جسم کا سونگھا ہے پسینہ یا شاہِ مدینہ
 ہولب پہ تیرا نام اجل آئے اسی دم مٹ جائے ہر اک غم
 اس موت میں پوشیدہ ہے جینے کا قرینہ یا شاہِ مدینہ
 تجھ سے ہے جسے عشق وہ قسمت کا دھنی ہے ہاں ہاں وہ غنی ہے
 الفت ہے تری رحمتِ باری کا خزینہ یا شاہِ مدینہ
 سورج میں چمک تیری قمر تجھ سے ہے روشن تاروں کا توجو بن
 چمکا دے میرے دل کا بھی بے نور نگینہ یا شاہِ مدینہ
 سیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا خطرے میں ہے تیا
 اے میرے کھویا کہیں ڈوبے نہ سفینہ یا شاہِ مدینہ
 ادنی تیرا چاکر ہے ریاضِ دل خستہ دے اس کو بھی رستہ
 محتاجِ کرم دیر سے ہے تیرا کمینہ یا شاہِ مدینہ



ملی تجھ کو وہ شانِ دلربائی یا رسول اللہ
 نچھاور ہو گئی تجھ پر خدائی یا رسول اللہ
 تری رحمت ہی آڑے آئی ہے ہر اک مصیبت میں
 تو پھر کیونکر نہ دوں تری دہائی یا رسول اللہ
 کھلا بابِ شفاعت حشر میں جب تیرے ہاتھوں سے
 گنہگار ان امت کی بن آئی یا رسول اللہ
 بنا دیتی ہے ہمدوشِ ثریا اپنی قسمت کو
 ترے اس آستاں کی جیبہ سائی یا رسول اللہ
 شرف اس کو ملا درگاہِ حق میں بازیابی کا
 ترے در تک ہوئی جس کی رسائی یا رسول اللہ
 گزر گاہِ خدائے برتر و بالا بنا وہ دل!
 محبت تیری جس دل میں سمائی یا رسول اللہ
 ریاضِ دلِ حزیں کو لطف آجائے گا مرنے کا
 قضا اس کی مدینے میں جو آئی یا رسول اللہ



کیا ہے کس کے کرم نے یہ دل شکار نہ پوچھ
 یہ کس نے مجھ سا نوازا گناہگار نہ پوچھ
 میرے لبوں پہ اچانک جو ان کا نام آیا
 تو بے قرار کو کیسا ملا قرار نہ پوچھ
 کہیں بھی دنیا میں ان کی کوئی مثال نہیں
 حضورؐ کیسے ہیں قدرت کا شاہکار نہ پوچھ

عنایتیں تو محمدؐ کی سب پہ ہیں لیکن
گناہگار سے کیسا ہے ان کو پیار نہ پوچھ
ملا ہے جن کو محمدؐ کی چاکری کا شرف
وہی بنے ہیں زمانے میں تاجدار نہ پوچھ
بہارِ خلد و جنان لاجواب ہو گئی مگر
درِ حبیبِ خدا کی مگر بہار نہ پوچھ
ملے زمین مدینے کی بہرِ دفن ریاض
ہے کب سے ایسی سعادت کا انتظار نہ پوچھ



بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

بڑی شان کے ہیں میرے نبیؐ کرم اُن پہ رب کا ہے دائمی
کہیں مثل ان کی نہ ہے نہ تھی ملی ان کو رفعتِ سرمدی
بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

وہ عجیب رات رجب کی تھی یہ خدا سے اُن کو خبر ملی
سرِ عرش آؤ میرے نبیؐ کرو دید میرے جمال کی
بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

وہ جو مسجدِ اقصیٰ ہے شام کی جمع انبیاءؑ تھے یہاں سبھی
جو سواری پہنچی حضورؐ کی تو خلیلِ حق نے صدا یہ دی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

گئے سدرہ پر جو میرے نبیؐ تو جبرائیل نے عرض کی
ہے میرے مقام کی حد یہی بڑھے پھر تو آگے حضورؐ ہی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

زہے شان اُن کے عروج کی کہ جبینِ عرش بھی جھک گئی
سر رہ بلندی جہاں ملی وہ نبیؐ کے زیرِ قدم رہی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

جو حضورِ حق ہوئی حاضری رہی حد نہ لطف کریم کی
کوئی حدِ فاضل نہیں رہی جو صفت تھی ذات میں مل گئی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

ملی جس کو عشق کی چاشنی ہوئی اس کے قلب میں روشنی
جو نظر کو اس کی جلا ملی ہوئی کشفِ شانِ محمدی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اے رسولِ قریشی و ہاشمی ہو ادھر نگاہِ کرم کبھی
ہے بڑی تمنا ریاض کی ہو بسرِ مدینے میں زندگی

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ



درِ اقدس پہ میں حاضر ہوا نالیدہ نالیدہ
 میرے آقا نے لوٹایا مجھے خندیدہ خندیدہ
 سہارا مل گیا مجھ کو محمدؐ کی شفاعت کا
 قدم اٹھے مرے محشر میں جب لرزیدہ لرزیدہ
 بغیر اُن کے مسائل زندگی کے حل نہیں ہونگے
 بغیر اُن کے یہ ہوتے جائیں گے پیچیدہ پیچیدہ
 محمدؐ کی زیارت کا شرف اُن کو ہوا حاصل
 جو ان کے ہجر کے غم میں رہے نالیدہ نالیدہ
 یقین بالغیب بھی ہے اک علامت اہل تقویٰ کی
 یہ ہے ایمانِ کامل گرچہ ہے نادیدہ نادیدہ
 حقیقت خلعتِ شاہی کی اس کے سامنے کیا ہے
 لباسِ فقر گو آئے نظر بوسیدہ بوسیدہ
 نظارے بارہا دیکھے ہیں ان کی شانِ رحمت کے
 بنا دیتے ہیں وہ بگڑی میری پوشیدہ پوشیدہ
 ریاض اللہ نے بخشا تجھے ذوقِ ثناءِ خوانی
 مقدر جاگ اٹھا ہے ترا خوابیدہ خوابیدہ



دل میں ہے آرزوئے مدینہ لب پہ ہے مصطفیٰ کا ترانہ
 کاش مل جائے مجھ کو الہی تیرے محبوب کا آستانہ
 بھر گیا دل مرا اس جہاں سے پاؤ تسکینِ دل میں کہاں سے
 آرزو ہے کہ کوئے نبی میں ختم ہو زندگی کا فسانہ
 زندگی کس کی ہے جاودانی ہے زمانے کی ہر چیز فانی
 جو ہے محفوظ دستِ اجل سے عشقِ احمد کا ہے وہ خزانہ
 اب کہاں دل کی تسکین کا سماں روحِ فتنوں سے رہتی ہے لرزاں
 ہو یہاں سے مدینہ میں یارب منتقل اب مرا آب و ودانہ
 بعد خالق کے بے شک ہے رتبہ سب سے اونچا رسولِ خدا کا
 انبیاء میں نہیں مثل ان کی سب رسولوں میں ہیں وہ یگانہ
 مصطفیٰ خوگرِ حمد باری ذات باری ہے مدارِ احمد
 مصطفیٰ تو مطیعِ خدا ہیں ہے غلام اُن کا سارا زمانہ
 شکر کراے ریاض اس کرم پر تو ہے مدارِ محبوبِ داور
 مدحتِ تاجدارِ مدینہ ہے تیری مغفرت کا بہانہ



عرش ہے جس کی ضو سے منور ہے وہ نورِ نگارِ مدینہ
 عرشِ اعظم جو انگشتی ہے تو مدینہ ہے اس کا نگینہ
 ان کو کملی میں لپٹا جو دیکھا کملی والا ہی کہہ کے پکارا
 بھا گیا رب اکبر کو کیسا اپنے محبوب کا یہ قرینہ
 کشتی دینِ حق ہے اگرچہ ہر طرف سے ہی فتنوں کی زد میں
 مصطفیٰ جب ہیں اس کے نگہباں پار ہو جائے گا یہ سفینہ

روز و شب دن مہینے بہت سے خیر و برکت کے حامل ہیں لیکن
 جس میں تشریف لائے محمدؐ ہے بڑی شان کا وہ مہینہ
 فیض اُن کا ہے جاری ازل سے تا ابد یونہی جاری رہے گا
 خلد میں بے وسیلہ ملے گا اس جہاں میں ہے سینہ بسینہ
 چوم لے گی جبیں اس کی رحمت مغفرت کی ملے گی بشارت
 جس کے ماتھے پہ اپنی خطا پر شرم سے آگیا ہے پسینہ
 آستانِ حبیبِ خدا پر اس لئے موت کی ہے تمنا
 ایسا مرنا تو مرنا نہیں ہے ایسا مرنا یقیناً جینا
 اے ریاضِ حزیں روز تجھ سے سنتے رہتے ہیں نعتیں نبیؐ کی
 بن گیا دل تیرا فصلِ رب سے مدحتِ مصطفیٰ کا خزینہ

ردیفی



درکار ہے حبیبِ خدا کی نظر مجھے تیری دوا نہ چاہیے اے چارہ گر مجھے
 یارب ہو زادِ راہ میرا عشقِ مصطفیٰ کیونکہ بڑا طویل ہے کرنا سفر مجھے
 آنکھیں کھلی ہوں سامنے ہو روئے والضحیٰ پروردگار بخش دے ایسی نظر مجھے
 سیراب ہونہ پی کے مئے عشق جو کبھی کر دے عطا الہی وہ تشنہ جگر مجھے
 اس آرزو کے بعد کوئی آرزو ہو کیوں مل جائے زندگی میں محمدؐ کا در مجھے
 جھک جائے ان کے پائے کرم پر نہ پھراٹھے اے کاش میسر ہو بس ایسا ہی سر مجھے
 اے کاش پھر نہ آؤں میں واپس کبھی ریاض
 بلوائیں گر حضورؐ جو بارِ دگر مجھے



بحرِ نجات مجھ کو یہ سامان چاہئے
 محبوب ہو ہر چیز سے محبوب مصطفیٰ
 ہو جائیں گے مقام رسالت کے منکشف
 دل جگمگائے حبِ محمدؐ کے نور سے
 دل میں نبیؐ کی دید کا ارمان چاہئے
 اے دل تجھے جو لذتِ ایمان چاہئے
 پیشِ نظر صحیفہٴ قرآن چاہئے
 تسکینِ روح و قلب جو ہر آن چاہئے
 سر اُن کے پائے ناز پر قربان چاہئے
 یارب مجھے یہ عزت و شان چاہئے
 ایسا ہی کوئی صاحبِ عرفان چاہئے

فردِ عمل پہ اشکِ ندامت بہا ریاض
 بخشش کے واسطے کوئی عنوان چاہئے



حضوری میں آنے کو جی چاہتا ہے
 حبیبِ خدا تیرے پائے کرم پر
 یہ دل تیری فرقت میں گریہ کننا ہے
 مری روح دنیا میں آئی جہاں سے
 طبیعت میری بھر گئی اس جہاں سے
 جلا میرے دل میں چراغِ محبت
 خدارا ادھر بھی نگاہِ کرم ہو
 یہ حسرت ہو پوری کہ حالِ نزع میں
 غمِ دل سنانے کو جی چاہتا ہے
 مرا سر جھکانے کو جی چاہتا ہے
 اسے اب ہنسانے کو جی چاہتا ہے
 وہیں لوٹ جانے کو جی چاہتا ہے
 تیرے آستانے کو جی چاہتا ہے
 میرا جگمگانے کو جی چاہتا ہے
 مقدر جگانے کو جی چاہتا ہے
 مرا مسکرانے کو جی چاہتا ہے

سنا اے ریاض اپنے غم کا فسانہ
کہ رونے رُلانے کو جی چاہتا ہے



حمد باری تعالیٰ

سزا وارِ ثنا ہے ذاتِ باری
حضور اس کے ملائک سرنگوں ہیں
حکومت اُس کی ہے ارض و سما میں
اُسی کی شان میں رطب اللساں ہے
پیمبر اُس کے واصف، ترجمان ہیں
وہی ہے سب کا ملجا اور ماویٰ
ہے جس کا ہر زباں پر نام جاری
شہنشاہوں پہ اس کا خوف طاری
ہے تابع اس کی یہ مخلوق ساری
یہ خاکی اور یہ نوری اور یہ ناری
اسی کے عالم و درویش و قاری
اُسی نے بات ہر بگڑی سنواری
ریاض خلد ہے اس کا ٹھکانہ
خدا کی جس کو ہے توحید پیاری



کاش پوری یہ آرزو ہوتی
اشک بہہ جاتے یاد میں ان کی
ہجر کی داستاں وہ خود سنتے
کاش میری یہ چاک دامانی
چاکری اُن کے در کی مل جاتی
مجھ کو بس ان کی جستجو ہوتی
یوں نظر میری باوضو ہوتی
خواب میں اُن سے گفتگو ہوتی
سوزنِ عشق سے رفو ہوتی
اس طرح میری آبرو ہوتی

جانِ لطف و کرم نگاہِ کرم یہ صدا میری کوبو ہوتی
صورتِ مصطفیٰ دمِ آخر اے خوشا بخت روبرو ہوتی
نغمہ سخی تیری ریاضِ حزیں باغِ عالم میں سو بسو ہوتی



آئینہ صفاتِ خدا شانِ مصطفیٰ ہر ذرہ جہاں ہے ثنا خوانِ مصطفیٰ
اللہ نے نبی کو عطا کیں وہ رفعتیں عرشِ خدائے پاک ہے ایوانِ مصطفیٰ
یا رب ہو سوائے دارِ بقا جب میرا سفر لے جاؤں اپنے دل میں ارمانِ مصطفیٰ
سب ہی کریں گے ان کی سیادت کا اعتراف محشر میں نظر آئے گی جب شانِ مصطفیٰ

رحمت ہو رب کی سایہ فگن سر پہ اے ریاض
ہاتھوں میں ہو جو گوشہ دامنِ مصطفیٰ

منقبت

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ



بڑا ہے مرتبہ تیرا شہاب الدین بغدادی زمین و آسماں میں ہر جگہ ہیں تیرے متادی
مفادِ خلق کی خاطر تجھے پیدا کیا حق نے خلایق تیرے در پر کیوں نہ آئے بنکے فریادی
وہ دل برباد ہونے سے بچا دینا و عقبیٰ میں تیرے عشق و محبت سے ہوئی ہے جس کی آبادی
نوازا قرب سے اپنے اسے باری تعالیٰ نے جسے تو نے مبارک اپنے قدموں میں ذرا جادی

کرم سے تو نے جس کو لے لیا اپنی غلامی میں
 محافظ بن گئے کعبے کے چنگیزی و تاتاری
 تیری نوری ضیاؤں نے منور کر دیا عالم
 طلب ہر حال میں تجھ کو رضائے ذاتِ باری ہے
 قلندر تجھ سے پائے فیض میں پاؤں قلندر سے
 اسے حاصل ہوئی واللہ ہر بندھن سے آزادی
 تیری تبلیغ سے سر ہو گئی ہر ظلم کی وادی
 تیری روحانیت کے سامنے خم قوتِ مادی
 نگاہوں میں تیری ہیں ایک درجے میں غمِ آشادی
 میرا مرشد قلندر ہے قلندر کا ہے تو ہادی
 ریاضِ زیست میں اس کے بہارِ جانفزا آئی
 کہ جس پر بارشِ لطف و عنایت تو نے برسادی



وہ روضہ اقدس کے مینار نظر آئے
 جب خوف ہوا طاری محشر کے تصور سے
 ساقی نے پلائی ہے مے جن کو محبت کی
 مایوس جو ہم لوٹے محشر میں ہراک در سے
 خالق نے بنایا ہے داروئے و شفا ان کو
 وہ ابر کرم اٹھا وہ ٹھنڈی ہوا آئی
 صد شکر ترس مجھ پر کچھ آ ہی گیا ان کو
 جب بند ریاض آنکھیں کیں ان کے تصور میں
 کھلتے ہوئے سینے میں اسرار نظر آئے
 جب ان پر نظر پہنچی انوار نظر آئے
 ایسے میں محمد ہی دل دار نظر آئے
 دیکھا ہے انہیں جب بھی سرشار نظر آئے
 آخر وہ شہِ بطحا غم خوار نظر آئے
 جو عشقِ محمد کے بیمار نظر آئے
 اب تو مجھے بخشش کے آثار نظر آئے
 جو نہی مرے عصیاں کے انبار نظر آئے



جانِ بہار آئے چمن پر بہار ہے ہر شے پہ عجب رنگ عجب ہی نکھار ہے
نورِ خدا کی ضو سے منور ہے کائنات دنیا کا ذرہ ذرہ دُرِ تابدار ہے
توحید کا علم جو نبی نے کیا بلند کی اختیار شرک نے راہ فرار ہے
لے کے حضور آئے جہاں میں جو دینِ حق دنیائے کفر کا ہوا دل بے قرار ہے
ہر دم ہرے رہیں یہ میرے داغِ ہائے ہجر دل میرا ان گلوں سے بنا لالہ زار ہے
جس کو درِ رسول کی حاصل ہے چاکری ظاہر میں ہے غلام مگر تاجدار ہے
سوزِ غمِ فراق سے یہ خستہ دل ریاض
مضطر ہے، اشکبار ہے اور دل فگار ہے



محمد کی مجھ پر نظر ہو گئی میری زندگی بے خطر ہو گئی
پڑی طائرِ دل پہ اُن کی نظر نظر کیا پڑی بال و پر ہو گئی
سمٹ آئے گی منزلِ آخرت جو یادِ نبی ہم سفر ہو گئی
خوشا ایسی ساعت زہے وہ حیات جو عشقِ نبی ﷺ میں بسر ہو گئی
فروزاں جو شمعِ محبت ہوئی شبِ ہجر میں اک سحر ہو گئی
حضورِ میں یوں کہہ دیا حالِ دل مری ترجمان چشم تر ہو گئی
چلا پھر مدینہ کی جانب ریاض
عنایت یہ بارِ دگر ہو گئی



ادا شکر حق کا کروں کس زباں سے
 ثنا جن کی کرتا ہے خود حق تعالیٰ
 گلوں میں مہک گیسوئے مصطفیٰ کی
 وہاں تک گئے اک شب سرور دیں
 مجھے ان کی نسبت سے کس نے پکارا
 ہوئی منعقد محفل مصطفیٰ جب
 جو مل جائے عشق محمد کی دولت
 محمد ہیں پیارے مجھے دو جہاں سے
 وہ بالا ہیں ہر اک بشر کے گماں سے
 حسیں آپ کا نقش پا کہکشاں سے
 کہ آتی تھی وحی الہی جہاں سے
 سنو تو! یہ آواز آئی کہاں سے؟
 تو رحمت برسنے لگی آسماں سے
 تو چھٹ جاؤں میں فکرِ سود و زیاں سے

ریاض اُن کی تعریف کیا کوئی لکھے؟

وراء الوراء ہیں وہ ہر اک بیاں سے



پروردگار جسم میں جیتک یہ دم رہے
 یارب تیرے حضور رہے سر یہ سجدہ ریز
 ہر لمحہ بتلائے ستم ہوں میں یا نبی
 دامن میں شفاعت کے چھپا لیجئے مجھ کو
 ہو دل میں آرزوئے لقائے حبیب حق
 مل جائے سوزِ عشق کی دولت اگر مجھے
 ہاتھوں میں میرے دامن شاہِ اُمم رہے
 دل آستانِ سرورِ عالم پہ خم رہے
 ہر آن میری سمت نگاہِ کرم رہے
 بندۂ نوازِ حشر میں میرا بھرم رہے
 اور آنکھ اُن کی یاد میں ہر آن نم رہے
 ہو آخرت کی فکر نہ دنیا کا غم رہے

مرنا نصیب ہو جو مدینہ میں اے ریاض

ہر دمِ نظر کے سامنے خلد و ارم رہے

دید ہو اُن کی تو پھر دید کا ارمان رہے
جانِ ایمان ہے حقیقت میں محبت اُن کی
جاؤں دنیا سے میں امیدِ شفاعت لیکر
قبر سے اٹھوں تو ہوں نعلِ نبیؐ سر پہ مرے
برکتِ نامِ محمدؐ سے ہے منعمور جہاں
مرتبہ اُن کا سوا حق کے کسے ہے معلوم

عشق میں اُن کے گرفتار میری جان رہے
نورِ الفت سے منور میرا ایمان رہے
میرے دل میں میری بخشش کا یہ سامان رہے
حشر میں میری غلامی کی یہ پہچان رہے
نقشِ ہودل پہ میرے درد میں ہر آن رہے
اہلِ ادراک تو اس راہ میں حیران رہے

مجھے الفتِ مصطفیٰؐ چاہئے
میں محتاج ہوں سخت لاچار ہوں
ہر اک بات بگڑی سنور جائے گی
میں بیمارِ عصیاں ہوں بیمارِ غم
بنے کیوں نہ دل میرا فانوسِ نور
الہی مدینہ ہو مسکنِ مرا
نہ کچھ اور اس کے سوا چاہئے
محمدؐ کا دستِ عطا چاہئے
نگاہِ حبیبِ خدا چاہئے
سکوں چاہئے اور شفا چاہئے
رُخِ مصطفیٰؐ کی ضیاء چاہئے
درِ شاہ پر یہ گدا چاہئے

بڑی پُرسکوں موت آئے ریاض
نظر میں رُخِ والضحیٰ چاہئے

اگر رونقِ انجمن چاہئے تو ذکرِ نبیؐ سے لگن چاہئے
ملو خاکِ طیبہ میرے جسم پر اسی خاک کا پیرہن چاہئے

پڑھو وجد کر کر نعتِ نبیؐ محبت میں کچھ بانگین چاہئے
 پسینہ ملے جسم سرکارؐ کا نہ عنبر نہ مشکِ نستین چاہئے
 ملے ذرہ عشقِ احمدؐ مجھے نہ دولت نہ حشمت نہ دھن چاہئے
 سر اُن کے قدموں میں ہو زندگی مدینہ کا پیارا وطن چاہئے
 مری خواہشوں کے صنم توڑ دے وہ دستِ نبیؐ مہ شکن چاہئے
 کھلیں گلِ محبت کے دل میں ریاض
 مجھے یہ شگفتہ چمن چاہئے



اگر دل میں نورِ یقین چاہئے درِ مصطفیٰؐ پر جبیں چاہئے
 مکاں کا شرف تو ملیں ہی سے ہے حبیبِ خدا دل نشیں چاہئے
 محمدؐ ہی مقصود و مطلوب ہیں سوا اُن کے کچھ بھی نہیں چاہئے
 رکھو آپ کی رفعتوں پہ نظر اگر سیرِ عرش بریں چاہئے
 محبت سے لو نام سرکارؐ کا اگر لذتِ انگبیں چاہئے
 مدینہ سے گو میں بہت دور ہوں مگر میری تربت وہیں چاہئے
 بڑے لطف کی موت آئے ریاض
 نگاہوں میں وہ نازیں چاہئے



حدیثِ مصطفیٰؐ قرآن کی تفسیر ہوتی ہے کلامِ حق سے میرے قول کی تعبیر ہوتی ہے
 وہ گردنِ نارِ دوزخ سے یقیناً دور ہوتی ہے کہ جس گردن میں اُن کے عشق کی زنجیر ہوتی ہے

وہ دل نورِ خدائے لم یزل سے جگمگاتا ہے
 مدینہ میں رسائی ہو زیارتِ مصطفیٰ کی ہو
 قلوبِ اولیاء اللہ جس ضو سے منور ہیں
 اسی دل پر ہی عرش اللہ کا اطلاق ہوتا ہے
 کہ جس میں روضہ سرکار کی تصویر ہوتی ہے
 درودِ پاک کی لاریب یہ تاثیر ہوتی ہے
 محمد مصطفیٰ کے نور کی تنویر ہوتی ہے
 حبیبِ محق کی جس میں عظمت و توقیر ہوتی ہے

ریاض اُن کی زباں آئینہ ارشادِ باری ہے
 وہ جو کہہ دیں وہی اللہ کی تقدیر ہوتی ہے



دل سے کہو نجات کا سماں کیا کرے
 آجائے گا وہ حسنِ جہاں تاب سامنے
 وردِ زباں بنا لے محمدؐ کے نام کو
 کر کر کے ذکرِ نورِ رسالت مآب کا
 دیدارِ نورِ ذات کا ارماں کیا کرے
 ہر دم تصورِ رخِ جاناں کیا کرے
 یو اپنے اضطراب کا درماں کیا کرے
 تاریکیوں میں اپنی چراغاں کیا کرے
 اپنی خزاں کو رشکِ بہاراں کیا کرے
 یادِ رسولِ پاک کو مہماں کیا کرے
 گر آرزو ہے یہ کہ ہو قربِ خدا نصیب

کہہ دو ریاض کو کہ وہ شب ہائے ہجر کو
 نعتِ نبیؐ کی ضو سے درخشاں کیا کرے



خوشا عنایات ذاتِ باری نصیب سب کا سنور رہا ہے
 ثنائے محبوبِ کبریا میں یہ وقت اپنا گزر رہا ہے
 ہوا جو ذکرِ حبیبِ داورِ کرم کے موتی ہوئے پچھاور
 رہا نہ محرومِ لطف کوئی ہر ایک دامن کو بھر رہا ہے

گنہگاروں کے منہ پر چھڑکانبی نے محشر میں آبِ بخشش
 سیاہی ہر منہ کی دھل رہی ہے چمک رہا ہے نکھر رہا ہے
 بڑائی اس نے جہاں میں پائی نثار اس پر ہوئی خدائی
 درود پڑھ پڑھ کے مصطفیٰ پر جو ان کے زیرِ نظر رہا ہے
 دُہائی جب ان کے نام کی دی تو نصرتِ حق مدد کو آئی
 عمل یہ وَاللہ سختیوں میں یقین کرو با اثر رہا ہے
 ریاض کی سمت یا محمد نگاہِ رحمت رُخ عنایت
 ترے کرم کا یہ ہے بھکاری تجھی سے فریاد کر رہا ہے



دیکھ مت میری خطا بندہ تو عصیاں کوش ہے
 ذات تیری یا رسول اللہ پردہ پوش ہے
 کھینچ لیجئے اپنی الفت کی طرف مجھ کو حضور
 ہائے دل دنیا کی الفت میں مرا مدہوش ہے
 سر پر رکھ لوں گر میسر ہو مجھے نعلینِ پاک
 تاجِ شاہی سے کہیں بڑھ کر تری پاوش ہے
 ہر زباں ذاکر تیری ہر دل میں ترا احترام
 ترے نامِ پاک سے مانوس ہر اک گوش ہے
 یہ عنایت ہے مرے رب کی کھٹن اوقات میں
 یاد آتے ہیں محمد اتنا رہتا ہوش ہے

کیا کرم ہے ذرہ ذرہ عالمِ ایجاد کا
مصطفیٰ کے دامنِ رحمت سے ہم آغوش ہے
ایک ریلے میں مرے سب بہ گئے عصیاں ریاض
اُن کے دریائے کرم میں کس بلا کا جوش ہے



دل پہ ہے نقشِ ترا نامِ رسولِ عربی
اس لئے دیتا ہوں ہر آن دہائی تیری
پھیر دو روئے منور کو ذرا میری طرف
انقلاباتِ زمانہ نے کیا جب بھی ٹڈھال
حُبِ دنیا کا نشاں تک نہ رہے دل میں میرے
کون ہے؟ دنیا میں جو تیرا ثنا خوان نہیں
دل کا غنچہ تیری ہر بات سے کھل جاتا ہے
دین تو نام تیرے حکم کی تعمیل کا ہے
تیری نعتوں نے میرے نام کو چمکایا ہے
فیض سے تیرے نہیں کوئی جہاں میں محروم
میں تیرا بندہ بے دامِ رسولِ عربی
میرا بن جاتا ہے ہر کامِ رسولِ عربی
جگمگا جائے میری شامِ رسولِ عربی
تو نے ہر بار لیا تھامِ رسولِ عربی
اپنی الفت کا پلا جامِ رسولِ عربی
تو نے ہر دل کو کیا رامِ رسولِ عربی
روح پرور تیرا پیغامِ رسولِ عربی
اور محبت تیری اسلامِ رسولِ عربی
ورنہ تھا میں بڑا گننامِ رسولِ عربی
ایسی رحمت ہے تیری عامِ رسولِ عربی
کرمِ ذاتِ الہی ہے کہ پاتا ہے ریاض
بس ترے ذکر سے آرامِ رسولِ عربی



کرم بے نیاز ہوتا ہے عشقِ شاہِ حجاز ہوتا ہے

آؤ رحمت سے جھولیاں بھر لو دستِ بخشش دراز ہوتا ہے
 لامکاں تک کے راز کھلتے ہیں عشق جب دل نواز ہوتا ہے
 دردِ باقی کوئی نہیں رہتا درد جب چارہ ساز ہوتا ہے
 شان اُن کے غلام کی دیکھو ہر جگہ سرفراز ہوتا ہے
 آبِ رحمت سے دل دھلا جس کا وہ بڑا پاک باز ہوتا ہے
 جب کبھی وہ نوازتے ہیں مجھے بابِ الطاف باز ہوتا ہے
 جب میں مغلوبِ عشق ہوتا ہوں دل بھی محوِ نماز ہوتا ہے
 وہ بنا لیں جسے بھی اپنا ریاض
 سب سے وہ بے نیاز ہوتا ہے



کشتِ دل میری کب ہری ہوگی؟ بات کھوٹی ہے کب کھری ہوگی؟
 یا نبیٰ اک نگاہِ لطف و عطا آپ کی بندہ پروری ہوگی
 ہو اگر نعلِ مصطفیٰ سر پر پھر عجب شانِ سروری ہوگی
 رقص کرنے لگو محبت میں یہ تو رسمِ قلندری ہوگی
 مصطفیٰ کے غلام بن جاؤ اس غلامی میں قیصری ہوگی
 توڑ دو خواہشوں کے بت سارے ورنہ پھر یہ بھی آذری ہوگی
 اُسوۂ بوترابؐ اپنا لو یوں زمانے میں حیدری ہوگی
 دولتِ فقر ہو نصیب اگر ٹھوکروں میں سکندری ہوگی
 حُبِ دنیا نہ ہو اگر دل میں جلوہ گر شانِ بوذرئی ہوگی
 نعتِ سرکارِ پڑھ مدام ریاض
 اس میں تیری ہی بہتری ہوگی

انوارِ صوفشاں ہیں تری گردِ راہ سے
لوٹا کبھی نہ کوئی ترے در سے نامراد
جس نے بھی کی ہے دل سے غلامی تری قبل
جو دل ہے تیرے نورِ محبت سے صوفشاں
اے کاش تیرے پائے کرم پر ہو خم جبیں
اے رحمتِ تمام جسے تو نے دی اماں
پر دے تمام اٹھ گئے میری نگاہ سے
مانگا جو پا لیا وہ تری بارگاہ سے
رُتبے میں بڑھ گیا ہے وہ ہر کجکلاہ سے
ہے وہ چمک دمک میں فزوں مہر و ماہ سے
اٹھے نہ حشر تک کبھی اس سجدہ گاہ سے
خطرہ اسے نہیں کسی تاج و سپاہ سے
گو بد عمل ہے اور گنہگار ہے ریاض
نسبت مگر اسے ہے رسالت پناہ سے

ہے تیری شان میں لولاکِ رسولِ عربی
کون ہے جو تیری رفعت کو پہنچ سکتا ہے؟
دل گناہوں کی نجاست سے ہوئے تھے ناپاک
کیمیا بن گیا تاثیرِ قدم سے تیرے
پھونک دی روحِ شجاعت جو دلوں میں تونے
ہاتھ جب تیرا بنا مظہرِ دستِ قدرت
سایہ افگن ہو جہاں تیرے قدم کا سایہ
مچ گئی دھوم تری ارض و سما میں ہر سو
تیرا ممکن نہیں ادراکِ رسولِ عربی
زیرِ پا تیرے ہیں افلاکِ رسولِ عربی
کر دیا تو نے انہیں پاکِ رسولِ عربی
اس جہاں کا خس و خاشاکِ رسولِ عربی
پھر کسی کا نہ رہا باکِ رسولِ عربی
دامنِ کفر ہوا چاکِ رسولِ عربی
زرا گلتی ہے وہاں خاکِ رسولِ عربی
ایسی بیٹھی ہے تری دھاکِ رسولِ عربی

ہو مشرف ترے دیدار سے یہ چشم ریاض
ہجر میں رہتی ہے نمناک رسولِ عربی



ادنیٰ و اعلیٰ تیری ذات رسولِ عربی
مل گیا راستہ درگاہِ خدا تک اس کو
فیضِ رخ سے ترے گیسو کے اثر سے تیرے
ہو رہی ہے ترے آنے سے جہاں میں ہر سو
عشق کو تو نے شرف بخشا حضوری کا مگر
رشک کرتے ہیں مدینہ کے گلستانوں پر
بات رب کی ہے تیری بات رسولِ عربی
جس نے کی تجھ سے ملاقات رسولِ عربی
بن گئے دنیا کے دن رات رسولِ عربی
رحمتِ باری کی برسات رسولِ عربی
عقل نے کھائی یہاں مات رسولِ عربی
خلد و فردوس کے باغات رسولِ عربی

در پہ حاضر ہے دلِ ہجر زدہ لے کے ریاض
ہے یہ مہجور کی سوغات رسولِ عربی



ہے دو عالم میں ترا راج رسولِ عربی
ایسی بخشی ہے شہنشاہی خدا نے تجھ کو
ایسے اسلام کا لہرایا پھریرا تو نے
المددِ رحمتِ کونینِ حبیبِ داور
کیجئے مجھ کو عطا اپنی غلامی کا شرف
تو زمانے کا ہے سرتاج رسولِ عربی
شاہ دیتے ہیں تجھے باج رسولِ عربی
کفر کو کر دیا تاراج رسولِ عربی
بگڑے بن جائیں مرے کاج رسولِ عربی
ہے اسی میں میری معراج رسولِ عربی

تیری نعتوں کے سہارے سے جہاں پہنچا ریاض
ہر جگہ اس کی رہی لاج رسولِ عربی



تو ہے اظہ تو ہے یسین رسولِ عربی
تیری نسبت ہے وہ نسبت کہ غلامی پہ تیری
تیرے مولد کے تقدس پہ ہے حرفِ آخر
نام لیتے ہی ترا دیکھ لی اس کی تاثیر
کر لیا حق نے پسند اس کو ہمیشہ کے لئے
کتنے محبوب تھے خالق کو بلالِ حبشیؓ
موت آجائے ترے ذکر کے دوران مجھے
یہ لقب ہیں تری تزئین رسولِ عربی
فخر کرتے ہیں سلاطین رسولِ عربی
بے شبہ آیۂ والتین رسولِ عربی
ہو گئی قلب کو تسکین رسولِ عربی
کتنا پیارا ہے ترا دین رسولِ عربی
شین کو پڑھتے تھے وہ سین رسولِ عربی
دل سے کہتا ہوں میں آمین یا رسولِ عربی

صدقہ حسنینؓ کا بھر دیجئے دامنِ ریاض

یہ ہے اک بندۂ مسکین رسولِ عربی



تیری عظمت ہے جہانگیر رسولِ عربی
آج بھی کرتی ہے دل اہل جہاں کے تسخیر
قبر میں ایک ہی صورت تری پہچان کی ہے
نارِ نمرود ابراہیمؑ پہ گلزارِ بنی
تو نے تخریب کو تعمیر کا جذبہ بخشا
اٹھ گئی جانبِ افلاک جو انگشت تری
ابنِ مریم نے بشارت جو جہاں کو دی تھی
گر میسر ہو کبھی ایک نظر تیرا جمال
تو ہے وہ صاحبِ توقیر رسولِ عربی
تیرے اخلاق کی شمشیر رسولِ عربی
نورِ ایمان کی تنویر رسولِ عربی
تھی ترے نور کی تاثیر رسولِ عربی
کام آئی تری تدبیر رسولِ عربی
سینۂ ماہ گئی چیر رسولِ عربی
بے شبہ اس کی تو تعبیر رسولِ عربی
دل میں کھینچوں تری تصویر رسولِ عربی

یہ تمنا ہے سرِ حشرِ مری گردن میں ہو ترے عشق کی زنجیرِ رسولِ عربی
ذوقِ گویائی سے اجار بھی مسرور ہوئے معجزہ ہے تیری تقریرِ رسولِ عربی
نظرِ عفوِ ریاضِ دلِ خستہ پہ حضور
سر سے پا تک ہے یہ تقصیرِ رسولِ عربی



اصلِ ایماں تری تعظیمِ رسولِ عربی
رفعتیں اس لئے جھکتی ہیں قدم پر تیرے
ہے لعابِ دہن پاک تیرا آبِ حیات
حشر تک باقی رہے گا تیری ملت کا وجود
دینِ کامل ہے تیرا اس میں نہیں ہے ممکن
بن گئے باغی و گمراہ ہدایت کے امام
تیری رحمت سے نہیں رکھتی کسی کو محروم
چا کری تیری بصد شوقِ ریاضِ خستہ
کیونکہ تو صاحبِ تکریمِ رسولِ عربی
تیری رفعت انہیں تسلیمِ رسولِ عربی
ہیچ ہے کوثر و تسنیمِ رسولِ عربی
تو نے کر دی ہے وہ تنظیمِ رسولِ عربی
کوئی تہنیخ نہ ترمیمِ رسولِ عربی
ہے مثالی تری تعلیمِ رسولِ عربی
دستِ قدرت کی یہ تقسیمِ رسولِ عربی
فخر سے کرتا ہے تسلیمِ رسولِ عربی



ہے دو عالم میں تیری دھومِ رسولِ عربی
کیا کششِ ذات میں تیری ہے کہ بس تیری طرف
فیضِ رحمت سے ترے سب کو ملا ہے حصہ
ذرے ذرے کا تجھے علمِ خدا نے بخشا
نام اللہ کا جس جا ہے وہیں پر لاریب
دونوں عالم کا تو مخدومِ رسولِ عربی
سارا عالم ہی گیا گھومِ رسولِ عربی
نہ رہا کوئی بھی محرومِ رسولِ عربی
کیا نہیں ہے تجھے معلومِ رسولِ عربی
نام تیرا بھی ہے مرقومِ رسولِ عربی

کر دیا جس نے بشر کو بھی فرشتہ سیرت
وہ تیری فطرتِ معصوم رسولِ عربی
ہو گیا عرشِ نشیں اُس کا مقدر جس نے
تیرے قدموں کو لیا چوم رسولِ عربی
دب گئے ایسے سلاطینِ جہاں تیرے حضور
ہو گئے گویا وہ معدوم رسولِ عربی
آگیا تیری حضوری میں ریاضِ خستہ
لے کے یہ ہدیہ منظوم رسولِ عربی



شمعِ عشقِ دلِ تار میں جلنے دیجئے
سوزِ دردِ محبت سے پگھلنے دیجئے
منہمک اُن کے خیالوں میں مجھے رہنے دو
قلبِ مضطر کو کسی طور پر بہلنے دیجئے
ہے غمِ ہجر سے سینے میں تلاطم برپا
چشمہ اشکِ ان آنکھوں سے ابلنے دیجئے
تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدُوْلَهَا بَيْنَ النَّاسِ
ہم سے بدلا ہے زمانہ تو بدلنے دیجئے
اے خوشابخت ملا ان کی حضوری کا شرف
جذبہ شوق ذرا مجھ کو سنبھلنے دیجئے
چومنے دیجئے سنگِ درِ محبوب مجھے
دل کے ارمان میرے دل سے نکلنے دیجئے
آتشِ عشق بھڑک اٹھی ریاضِ خستہ
اُن کے دیوانے کو اس آگ میں جلنے دیجئے



فضلِ باری کو پا لیا ہم نے
دلِ نبی سے لگا لیا ہم نے
اے خوشابخت زادِ رہ اپنا
عشق اُن کا بنا لیا ہم نے
کھو کے اُن کے خیال میں ان کو
دردِ فرقت سنا لیا ہم نے
پڑھ کے کلمہ رسولِ اکرم کا
رازِ توحید پا لیا ہم نے

یاد میں اُن کی منہمک رہ کر دل جہاں سے اٹھا لیا ہم نے
 رکھ کے نعلینِ مصطفیٰ سر پر کس بلندی کو پا لیا ہم نے
 ذکر کر کے اُن کی رحمت کا خوفِ محشر مٹا لیا ہم نے
 حسرتِ دید میں ریاضِ اُن کی
 اُن کا دیدار پا لیا ہم نے



کیا شرابِ محبت ہے یادِ نبیؐ تشنگی یہ جگر کی بھاتی رہی
 دل میں شمعِ عقیدت جلاتی رہی جذبہٴ عشقِ وافت بڑھاتی رہی
 ذکرِ محبوبِ محق کی ہیں یہ برکتیں اہلِ محفل پہ نازل ہوئی رحمتیں
 قلبِ مضطر کو آرام ملتا گیا روح ہر لمحہ تسکین پاتی رہی
 بقعہٴ نور اس کی لحد بن گئی چادرِ نورِ حق اُس پہ اک طرح تن گئی
 قلب میں جس کے شمعِ ولائے نبیؐ نور افشاں رہی جگمگاتی رہی
 میں تصور میں ان کے جو کھوتا گیا دل غریقِ عنایات ہوتا گیا
 پھر تو آغوشِ رحمت میں سوتا گیا یاد جوں جوں محمدؐ کی آتی رہی
 ہاں مجھے نفس و شیطان کی سازشیں بحرِ جرم و خطا میں ڈبوتی گئیں
 شافعِ المذنبین کی نگاہِ کرم مجھ کو ہر بار ساحل پہ لاتی رہی
 اپنی فردِ عمل دیکھ کر جب کبھی میں پشیمان ہوا چشمِ گریاں ہوئی
 ان کی رحمت ہی ڈھارس بندھاتی رہی میں جو روتا گیا وہ ہنساتی رہی
 اُن کی شانِ شفاعت ذرا دیکھئے ہر گنہگار کو ہر سیہ کار کو
 حشر میں ذاتِ باری سے ذاتِ نبیؐ بخشواتی رہی بخشواتی رہی

نعت پڑھتا رہا یہ ریاضِ حزیں دل پہ عالم رہا اک سرور آفریں
بادِ رحمت مدینہ سے آتی رہی بوئے لطفِ محمدؐ سنگھاتی رہی



بات دل کی حضورؐ تک پہنچی پھر خدائے غفور تک پہنچی
نظرِ مصطفیٰؐ نشانِ کرم اس دلِ ناصبور تک پہنچی
اے خوشا بخت بخششِ داور میرے جرم و قصور تک پہنچی
خستگی دل کی ذکرِ احمدؐ سے لطف و کیف و سرور تک پہنچی
عقل کل کی نوازشِ پیہم میرے ناقص شعور تک پہنچی
کنزِ مخفی سے کیا ہوا ظاہر ذاتِ احمدؐ ظہور تک پہنچی
کیا تجلی تھی آنِ واحد میں لامکاں سے جو طور تک پہنچی
کون کس سے ملا شبِ معراج صفتِ نور نور تک پہنچی
ہو گئی ہے خبر نبیؐ کو ریاض
تیری فریادِ دور تک پہنچی



اٹھے ہیں دستِ تمنا میرے دُعا کیلئے حضورِ خالقِ کلِ عرضِ مدعا کیلئے
نگاہِ لطف و عنایت ادھر بھی رہ کریم ترس گیا ہوں میں دیدارِ مصطفیٰؐ کیلئے
دیارِ غیر میں آئے نہ مجھ کو موت کہیں درِ رسولؐ پہ لے چل مجھے قضا کیلئے
رہے گا سجدہ کناں دلِ درِ محمدؐ پر مگر جھکے گا ہمیشہ یہ سرِ خدا کے لئے
ذرا ادھر بھی توجہ ہو یا رسول اللہؐ تری جناب میں حاضر ہے التجا کیلئے

ملا ہے ترا سہارا ریاض کو جب سے
 کمی رہی نہ کہیں بھی تیرے گدا کیلئے



اثرِ عشق تو چہرے سے عیاں ہوتا ہے
 قافلہ جانبِ سرکارِ تمناؤں کا
 جلوہ فرما ہو کبھی گنبدِ خضرا کے مکیں
 موردِ لطفِ الہی وہ جگہ ہوتی ہے
 دل کو ہو جاتا ہے احساسِ نزولِ رحمت
 نور کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے دنیا دل کی
 کون کہتا ہے کہ یہ دل میں نہاں ہوتا ہے
 عشق و الفت کی قیادت میں رواں ہوتا ہے
 صبرِ عشاق کو بن دیکھے کہاں ہوتا ہے
 تذکرہ تیرا محبت سے جہاں ہوتا ہے
 نامِ نامی جو تیرا وردِ زباں ہوتا ہے
 جب بھی تیرے رخِ روشن کا بیاں ہوتا ہے
 آنکھ نم ہوتی ہے جب ان کی محبت میں ریاض
 کیف اور میری آنکھوں کا سماں ہوتا ہے



رُخِ نبیٰ میں ہیں وحدت کے پھول کے جلوے
 خدا کے جلوے ہیں روئے رسول کے جلوے
 اٹھے جو دستِ محمد برس پڑے بادل
 جہاں نے دیکھے دُعائے قبول کے جلوے
 حجاز والوں نے دیکھے ہیں روبرو اُن کے
 کلامِ ربّ علی کے نزول کے جلوے

وجودِ سرورِ عالم کا عکس ہیں حسنینؑ
 بڑے نرالے ہیں باغِ بتول کے جلوے
 حدیبیہ میں جو کیکر کے پاس بیٹھے حضورؐ
 گلوں سے بڑھ گئے خارِ ببول کے جلوے
 نثارِ باغِ جناں تجھ پہ مسجدِ نبوی
 الگ ہیں سب سے ترے عرض و طول کے جلوے
 ریاضِ رحمتِ حق کی اگر طلب ہے تجھے
 اسے پسند ہیں قلبِ ملول کے جلوے



کہاں نہیں ہیں رسولِ کریمؐ کے جلوے
 زمیں سے تابہ فلک ہر نظر میں ظاہر ہیں
 مہک رہا ہے زمانہ نبیؐ کی خوشبو سے
 حبیبؐ کے تجھے نظارے تو عرش سے آگے
 سمجھ میں آگئی اُس کے حقیقتِ ایماں
 ملے جو عرش کے جلووں سے جلوہ ہائے رسول
 جگہ جگہ ہیں رؤف و رحیم کے جلوے
 رسولِ پاک کے فیضِ عمیم کے جلوے
 یہ ہیں مدینہ کی بادِ نسیم کے جلوے
 تھے جبلِ طور پہ لیکن کلیمؐ کے جلوے
 نظر میں جس کی ہیں امید و بیم کے جلوے
 حسین تر ہوئے عرشِ عظیم کے جلوے

ملے گا اذنِ شفاعت جو مصطفیٰؐ کو ریاض
 تو ہم بھی دیکھیں گے ربِّ کریم کے جلوے

منقبت

حضرت خواجہ مخدوم بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ



نبی کے جلوے ہیں خواجہ فرید کے جلوے
 نظر نظر میں ہیں رب مجید کے جلوے
 گلی گلی میں کھچا کھچ ہے زاروں کے ہجوم
 ہیں کوچے کوچے میں ہر سمت عید کے جلوے
 ہے عرس گنج شکر لٹ رہا ہے گنج کرم
 نظر فریب ہیں روز سعید کے جلوے
 چڑھا فرید پہ رنگ نظام کچھ ایسا
 کہ ایک جیسے ہیں پیر و مرید کے جلوے
 سلام کرتا ہوں تجھ کو زمین پاک پتن
 ہیں تیری خاک میں بابا فرید کے جلوے
 ہوا شہید جو ابلیس و نفس کے ہاتھوں
 بڑے نرالے ہیں ایسے شہید کے جلوے

نظارے عرش بریں تک کے ہوں نظر میں ریاض

اگر ہوں پیش نظر ان کی دید کے جلوے



کوئے سرکار میں ہم سر کو جھکاتے جاتے
 ان کی نعلین جو قسمت سے میسر آتی
 بخت خفتہ کو ہر اک گام جگاتے جاتے
 یوں گزر ہوتا مدینہ کے گلی کوچوں سے
 سر پہ رکھتے کبھی آنکھوں سے لگاتے جاتے
 بخش دیتے جو کبھی اپنی حضوری کا شرف
 خاک کے ذروں کو پلکوں سے اٹھاتے جاتے
 فرش سے عالم بالا پہ پہنچ جاتی نظر
 قصہ درد انہیں اپنا سناتے جاتے
 زیر پا ان کے جو آنکھوں کو بچھاتے جاتے

کاش ہو رہنا مدینہ میں ریاضِ خستہ
سامنا ہو درِ سرکار کا آتے جاتے



کب سے پروازِ شوق ہے منتظر عشق کی شمع دل میں جلانے کوئی
زندگی بھر طواف اس کا کرتا رہوں ایسا مست و الست بنادے کوئی
بھول جاؤں میں ہر اک کو اُن کے سوا ذکر کرتا رہوں اُن کا صبح و مسا
نقش ہونا م اُن کا میرے قلب پر ما سوا میرے دل سے مٹا دے کوئی
اُن کے نورِ محبت سے تاباں ہو دل اُن کے نورِ رضا سے درخشاں ہو دل
کاش ایسا کبھی ہو میرے نفس کی خواہشوں کے دیئے کو بجھا دے کوئی
سجدہٴ عشق کی ہے مجھے آرزو ایسا سجدہ کہ سر پھر اٹھے نہ کبھی
سامنے ہوں وہ میرے بٹانِ کرم ان کے قدموں پر مجھ کو جھکا دے کوئی
یاد میں اُن کی کچھ ایسا کھو جاؤں میں دونوں عالم سے بیگانہ ہو جاؤں میں
مجھ کو اپنی بھی ہرگز رہے نہ خبر مے محبت کی ایسی پلا دے کوئی
اُن کے شوقِ لقا میں پریشاں ہے دل یاد میں ان کی دن رات گریاں ہے دل
منزلِ دردِ الفت کی ہے جستجو میری منزل کا رستہ دکھا دے کوئی
ایسا مرنا یقیناً ہے کتنا حسین ایسا مرنا عجب ہے ریاضِ حزیں
اس طرف ہولبوں پر دم واپس اُس طرف اپنا جلوہ دکھا دے کوئی



کچھ نہ تھا پاس میرے ان کی عطا سے پہلے
حشر میں شافعِ محشر کی شفاعت کے طفیل
ہر طلب پوری ہوئی میری دُعا سے پہلے
کر دیارِ ب نے بری مجھ کو سزا سے پہلے

منزلِ عشقِ الہی پہ پہنچنے کے لئے ذرہ دروئی ماگو خدا سے پہلے
 شانِ محبوبی محمدؐ کی تو دیکھو حق نے اُن کی چاہی ہے رضا اپنی رضا سے پہلے
 اُن کے دربار میں آجاؤ سوالی بن کر بھیک دیتے ہیں وہ سائل کو صدا سے پہلے
 ذکرِ حق بھی نہیں بن ذکرِ محمدؐ مقبول بات بنتی ہی نہیں اُن کی ثناء سے پہلے
 بھرنے والا ہے میری عمر کا پیمانہ ریاض
 کاش جا پہنچوں مدینے میں قضا سے پہلے



خزاں کے مارے ہوئے جانبِ بہار چلے قرار پانے زمانے کے بے قرار چلے
 وہ راہیں مہکیں وہ کوچے بھی عطر بیز ہوئے جدھر جدھر سے وہ محبوبِ کردگار چلے
 اے تاجدارِ جہاں اے حبیبِ ربِ کریم وہ بھیک دو کہ غریبوں کا کاروبار چلے
 وہیں پہ تھام لیا اُن کو دستِ قدرت نے نبیؐ کے در کی طرف جب گناہگار چلے
 جھکا کے اپنی جبیں اُن کے آستانے پر نصیب بگڑا ہوا تھا اسے سنوار چلے
 ہمارے پاس ہی کیا تھا جو نذر کرتے انہیں بس ایک دل تھا جسے کر کے ہم نثار چلے
 ریاضِ عظمتِ نعلینِ مصطفیٰؐ کی قسم سروں پہ رکھتے ہوئے اس کو تاجدار چلے

ریاض اُن کے کرم سے ہوئی ہے جیت اپنی
 وگرنہ بازی تھے ہم زندگی کی ہار چلے



درِ رسولؐ پہ میرا سلام ہو جائے بڑا غریب ہوں یارب یہ کام ہو جائے
 یہ آرزو ہے الہی درِ محمدؐ پر میری حیات کا قصہ تمام ہو جائے

مٹا دے ساقی کوثر یہ میری تشنہ لبی عطا مجھے بھی محبت کا جام ہو جائے
 جھلک دکھا دو اگر اپنے روئے تاباں کی تو صوفشاں میری فرقت کی شام ہو جائے
 گناہگار ہوں محشر میں میری بخشش کا شفیع حشر کوئی انتظام ہو جائے
 ریاض کو بھی عطا ہو شرف غلامی کا
 تیرے غلاموں میں اس کا بھی نام ہو جائے



یا نبی تجھ سے روشن ہیں دونوں جہاں ہر جگہ جگمگانا ترا کام ہے
 تجھ کو مخلوق کہتی ہے نورِ خدا یہ لقب حق سے پانا ترا کام ہے
 بت کدہ میں جو پہنچے خلیلِ خدا ٹکڑے ٹکڑے تیرے بتوں کو کیا
 اک اشارے سے انگلی کے کعبے کے بت یا محمدؐ گرانا ترا کام ہے
 آبِ شیریں کے چشمے عصا مار کر ایک پتھر سے موسیٰ نے جاری کئے
 معجزہ تو یہ ہے ایسے چشمے مگر انگلیوں سے بہانا ترا کام ہے
 یوں تو ہر اک نبی سیر معراج کی اپنے رتبے کی نسبت سے کرتا رہا
 چل کے مکہ سے اقصیٰ میں رکتے ہوئے عرشِ اعظم پہ جانا ترا کام ہے
 اندھی آنکھوں کو عیسیٰ نے بینا کیا حکمِ رب سے مریضوں کو اچھا کیا
 یہ ترا معجزہ ہے حبیبِ خدا رشکِ عیسیٰ بنانا ترا کام ہے
 آ کے بوجہل نے تجھ سے جب یہ کہا ہاں بتاؤ تو مٹھی میں میرے ہے کیا
 سنگریزوں نے خود دی شہادت تری اُن سے کلمہ پڑھانا ترا کام ہے
 تری درگاہ میں شافعِ المذنبین التجا کر رہا ہے ریاضِ حزیں
 لاج رہ جائے اس کی قیامت کے دن ایسے بد کو نبھانا ترا کام ہے



تڑپ جو پاتا ہوں دل میں دردِ نبی کیلئے
 نظر میں جلوے ہوں ان کے دلوں میں یادانگی
 خزاں رسیدہ سراپا بہار بن جائے
 مقام اور بھی نعتِ نبی کے ہیں لیکن
 چلے اے کاش ادھر بھی کبھی نسیم کرم
 مرے غموں کا مداوا یہاں نہیں ممکن
 بڑا اثاثہ ہے یہ میری زندگی کے لئے
 یہی ہے غازہٴ اخلاص بندگی کے لئے
 نبیؐ کا ذکر کرو دل کی تازگی کے لئے
 بڑا علاج ہے یہ دل کی خستگی کے لئے
 کلی ترستی ہے دل کی شگفتگی کے لئے
 میں مضطرب ہوں مدینہ کی حاضری کے لئے

چراغِ عشقِ نبیؐ کا جلاؤ دل میں ریاض

یہ کام آئے گا مرقد میں روشنی کے لئے



دیئے کرم کے جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
 گنہگار ہوں میری طرف رسولِ کریم
 دکھا کے چہرہٴ پُر نور کی جھلک مجھ کو
 دلوں کے ساتھ چمک جائیں گے یہ چہرے بھی
 رہ نجات دکھاؤ بڑا اندھیرا ہے
 نگاہِ لطف اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے
 سیاہی دل کی مٹاؤ بڑا اندھیرا ہے
 نبیؐ کی نعت سناؤ بڑا اندھیرا ہے
 ریاض کر کے تصورِ شفیعِ محشر کا

قدم کو آگے بڑھاؤ بڑا اندھیرا ہے



ہر سمت اُن کے نور کی خیرات بٹ گئی ظلمتِ فضا ئے دہر کی دم بھر میں چھٹ گئی
 کیسا وہ انقلاب لئے آئے اپنے ساتھ ہر گوشہٴ حیات کی کایا پلٹ گئی
 ان کی نگاہ مشرق و مغرب کو ہے محیط دنیا تمام ان کی نظر میں سمٹ گئی
 دیدارِ روئے مصطفیٰ جس کو ہوا نصیب اس کی نظر ہر حسن کے جلوؤں سے ہٹ گئی
 ارشاد جب ہوا کہ انا فصیح العرب ہر علم کی بساطِ فصاحت پلٹ گئی
 دیکھا ہے اُن کا جس نے رخِ واضحی ریاض
 اس کی نظر سے چاند کی توقیر گھٹ گئی



ہے اُن کی یاد سہارا دل و جگر کے لئے اور ان کا ذکر اجالا ہے میرے گھر کے لئے
 انہی کے نام کی برکت سے بار پاتی ہے یہ کیمیا ہے مری آہ بے اثر کے لئے
 زہے وہ آنکھ جو گریاں ہے سوزِ فرقت سے بڑے کرم کی ہے یہ بات چشمِ تر کے لئے
 جو کورِ چشم لگائے تو روشنی پائے غیارِ کوئے نبیؐ نور ہے نظر کے لئے
 ملے جو نعلِ محمدؐ تو زیبِ سر کر لوں یہ تاجِ شاہی سے بڑھ کے ہے میرے سر کے لئے
 ریاضِ عشقِ محمدؐ کی مل گئی دولت
 عطاءے باری ہے یہ مجھ سے بے ہنر کے لئے



کیا خوب مجھے صاحبِ قرآن نظر آئے وہ میرے ہر اک درد کا درماں نظر آئے
 وہ جن کو لقبِ رحمتِ عالم ملا ہے ہر بے کس و لاچار کے ساماں نظر آئے
 کیا اُن کی بلندی کو پہنچ سکتا ہے کوئی جو عرش پہ اللہ کے مہماں نظر آئے

اللہ غنی فقرِ محمد کا نظارا پیوند لگے کپڑوں میں سلطان نظر آئے
 یہ طائرِ دل میرا وہیں نغمہ سرا ہو گر اس کو مدینے کا گلستاں نظر آئے
 رکھ لوں اسے سر پر جو ملے نعلِ محمد ہر آنکھ میں یہ تاجِ سلیمان نظر آئے
 یہ اُن کا کرم ہے کہ مجھے حشر کے رستے دشوار تھے لیکن بڑے آساں نظر آئے
 سرکار نے ان سب کو شفاعت سے نوازا محشر میں انہیں جو بھی پریشاں نظر آئے
 منکتوں کی بڑی بھیڑ ہے کوچے میں نبی کے ہر سمت ہی پھیلے ہوئے داماں نظر آئے
 سر رکھ دے ریاض اپنا درِ سرورِ دیں پر
 یہ تیرا سیہ بخت درخشاں نظر آئے



آرزو تیری کرنا میرا کام ہے میرے دل میں سمانا ترا کام ہے
 سوزِ فرقت میں جلنا میرا کام ہے روئے انور دکھانا ترا کام ہے
 تیرے شوقِ لقا میں حبیبِ خدا کر کے تصور مدینے کا میں سو گیا
 منتظر تیرا رہنا میرا کام ہے خواب میں میرے آنا ترا کام ہے
 کشتِ دل مری نذرِ خزاں ہو گئی ہے مگر آس تیرے کرم پر لگی
 غم کے آنسو بہانا میرا کام ہے جوئے رحمت بہانا ترا کام ہے
 نفس و شیطان کے ہاتھوں پریشاں ہوں کیسے پاؤں اماں سخت حیراں ہوں
 تجھ سے فریاد کرنا میرا کام ہے ان سے مجھ کو بچانا ترا کام ہے
 اُف یہ دنیا کی الفت بچالے مجھے اپنا شیداؤ والا بنا لے مجھے
 جھک گیا دل میرا غیر کے سامنے مجھ کو اپنا بنانا ترا کام ہے
 چارہ درِ عصیاں تری ذات ہے لگ رہی تیری رحمت کی برسات ہے
 اک ریلادھر بھی بہادے میرے داغِ عصیاں مٹانا ترا کام ہے

ہے ریاضِ حزیں سائل بے نوا دے رہا ہے ترے آستاں پہ صدا
اس نے پھیلا دیا اپنا دستِ طلب دستِ بخشش بڑھانا ترا کام ہے



دل مقامِ رسول ہو جائے ایک کانٹا ہے پھول ہو جائے
چھیڑ دو ذکرِ سید عالم رحمتوں کا نزول ہو جائے
سرمہ نور میری آنکھوں کا تیرے قدموں کی دھول ہو جائے
دل میں ہو عشقِ رسول پیدا ذکرِ پسرِ بتول ہو جائے
خلق و خالق کا وہ بنا محبوب جو محبتِ رسول ہو جائے
ان کا دیدار ہو نصیب اگر اجرِ فرقت وصول ہو جائے
چشمِ رحمت ادھر رسولِ کریم شاد قلبِ ملول ہو جائے
مختصر کیجئے نہ ذکرِ رسول جتنا ممکن ہے طول ہو جائے
وہ نہیں ہوتے عقل کے تابع عشق جن کا اصول ہو جائے

در پہ حاضر ہے یہ ریاضِ حزیں
چاکروں میں قبول ہو جائے



میرِ حجاز کی نظر مجھ پر جو باز ہو گئی دل ہوا درد آشنا روح گداز ہو گئی
نسبتِ نعتِ مصطفیٰ کر گئی مجھ کو سرفراز رحمتِ ربّ ذوالجلال ذرّہ نواز ہو گئی
دیکھ کے اُن کے نقشِ پا ہو گئی خمِ جبین شوق جانبِ قبلہ کرم دل کی نماز ہو گئی
اُس کو مدینہ ہو گیا خلد سے بھی عزیز تر کشفِ نظر میں جس کی جب شانِ حجاز ہو گئی

ذکر نے اُن کے بخش دی مجھ کو حیاتِ جاوداں میری یہ داستانِ شوق ایسے دراز ہوگئی
 ہجر میں اُن کے ہر فغاںِ نغمہِ جانفرا بنی آہ و فغاں کی ہر صدا زمرہ ساز ہوگئی
 ! غلبہٴ عشقِ مصطفیٰ ہو گیا دل پہ جب محیط
 روحِ ریاضِ خستہ جاں محو نیاز ہو گئی



کبھی جو قلب میں اپنے حضور پاؤ گے جمال سرورِ عالم ضرور پاؤ گے
 خیالِ حسنِ نبیٰ میں اٹھاؤ اپنی نظر تو ذرے ذرے میں تم شمعِ طور پاؤ گے
 مدامِ ذکرِ محمدؐ بناؤ اپنا شعار اندھیری گور میں تا حشر نور پاؤ گے
 پڑھو درودِ حبیبِ خدا پہ بھیجو سلام نزولِ رحمتِ ربِّ غفور پاؤ گے
 سنو بشوق و ادب نعتِ سیدِ عالم شگفتہٴ روح کو دل میں سرور پاؤ گے
 اگر یہ جان لو وہ باعثِ دو عالم ہیں تو اُن کے فیض کو نزدیک و دور پاؤ گے
 ریاضِ چشمِ بصیرت کو کھول کر دیکھو
 جہاں میں اُن کے کرم کا ظہور پاؤ گے



ہوا جو فضلِ الہی کرم کی بات ملی طفیلِ سرورِ عالم رہ نجات ملی
 خوشا نصیب جو اُن کے غلام کہلائیں غلام اُن کے بنے ساری کائنات ملی
 وہ جن کے دل ہوئے انوارِ عشق سے روشن انہیں ثبات ملا دائمی حیات ملی
 نبیٰ کے نام میں پائی ہے ایسی شیرینی زباں نے جب بھی لیا لذتِ نبات ملی
 رہیں گے چرخ پہ تا حشر مہر و مہر روشن نبیٰ کے حُسنِ ازل کی انہیں زکات ملی

ہر ایک سمت سہارا سا مل گیا مجھ کو مجھے تو رحمتِ سرکارِ شش جہات ملی
 ہر ایک گام پہ دستِ کرم نے تھام لیا نبی کی جب سے مجھے نگہِ التفات ملی
 ریاض بندوں کو سب کچھ ہی دے دیا حق نے
 زہے نصیب ہمیں مصطفیٰ کی ذات ملی



عشقِ رسولِ پاک کا زینہ نظر میں ہے منزل پہ پہنچنے کا قرینہ نظر میں ہے
 اُس وقت سے ہیں مجھ پہ خدا کی عنایتیں جب سے وہ تاجدارِ مدینہ نظر میں ہے
 سیلابِ حشر کا مجھے غم اس لئے نہیں سرکار کی رحمت کا سفینہ نظر میں ہے
 ہے اس کے تصور سے معطر دل و دماغ محبوبِ کبریا کا پسینہ نظر میں ہے
 دونوں سے مل رہا ہے مجھے فیضِ مصطفیٰ صدیق و بو تراب کا سینہ نظر میں ہے
 کیوں دامنِ مراد نہ بھر جائے ہر دفعہ جب آپ کے کرم کا خزانہ نظر میں ہے
 خالق کا گروں شکر میں کیسے ادا ریاض
 مجھ سا گنہگار و کمینہ نظر میں ہے



سرچشمہٴ انوار ہے تصویر تمہاری کونین میں رخشندہ ہے تنویر تمہاری
 محروم نہیں کوئی بھی رحمت سے تمہاری ہر جا اثر انداز ہے تاثیر تمہاری
 تم صاحبِ قرآن ہو اور صاحبِ برہان حکمت جسے کہتے ہیں وہ تفسیر تمہاری
 سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا جنت جسے کہتے ہیں وہ جاگیر تمہاری
 بعدِ خدا بزرگ ہے بس ذات تمہاری گھر کر گئی دلوں میں ہے توقیر تمہاری

نکلے ریاض حشر کے میدان میں اس طرح
آقا گلے میں اس کے ہو زنجیر تمہاری



آستانِ محمدؐ پہ حاضر ہوا کیسے رُوح الامین آج کی رات ہے
فرش سے عرش تک نور ہی نور ہے کس قدر دل نشیں آج کی رات ہے
عرض کرتے ہیں جبرئیلؑ یہ باادب آپ کے پاس لایا ہوں پیغامِ رب
ساتھ چلے میرے سیر معراج کو سوئے عرشِ بریں آج کی رات ہے
سب نبیؑ ہیں کھڑے مسجدِ شام میں صف بصف اور مصلے پہ ہیں مصطفیٰؐ
آپ کی مثل اس مجمعِ خاص میں ایک بھی تو نہیں آج کی رات ہے
بہر معراج موسیٰؑ گئے طور پر اور خلیلؑ خدا نارِ نمرود میں
چل کے مکہ سے عرشِ علیؑ تک گئے خاتم المرسلین آج کی رات ہے
قربِ حق کی جو منزل پہ پہنچے نبیؑ کچھ توقف کیا تو ندا آگئی
آئیے آئیے بے خطر آئیے اے میرے نازنین آج کی رات ہے
نورِ ایماں سے بوجہل محروم تھا کر دیا اُس نے انکار معراج کا
کر کے تصدیق صدیقؑ نے پالیا نورِ حق الیقین آج کی رات ہے
لے کے اُمت کی بخشش کا جذبہ گئے لوٹ آئے یہ انعام باری لئے
بجوقتہ نمازوں کا لائے نبیؑ کیساتھ حسیں آج کی رات ہے
ہر طرف ہو رہا ہے نزولِ کرم شادماں دل ہوئے مٹ گئے رنج و غم
عاصیوں کے لئے مژدہ جانفزا اے ریاضِ حزیں آج کی رات ہے



زہے نصیب کہ رہتی ہے جستجو تیری خدا نے ذکر تیرا کر دیا ہے ایسا بلند
 ازل سے ہی ہے میرے دل کو آرزو تیری چمن دلوں کے تیرے دم سے ہی شگفتہ ہیں
 کہ یاد ہوتی ہے ہر لمحہ چار سو تیری ترے فراق میں روتی ہیں اس لئے آنکھیں
 تیرا ہی رنگ ہے ان میں بسی ہے تیرا خدا کا ملنا ہے موقوف تیرے ملنے پر
 نصیب ہو تو کریں دید با وضو تیری ترے وقار پہ قرباں وقار ہر دو جہاں
 تلاش ہوتی ہے دُنیا میں کو بکو تیری محیط خلق دو عالم ہے آبرو تیری

خدا کرے کہ ہو مرنا ریاض کا ایسے

کہ جاری اس کی زباں پر ہو گفتگو تیری



مدح سرکار لب پہ آئی ہے! کیسی تسکین دل نے پائی ہے
 تیرے رُخ کی قسم خدا کھائے یہ تیری شانِ دل رُبائی ہے
 مشرق و مغرب و شمال و جنوب تیری مدحت سرا خدائی ہے
 تیری ہر اک ادا رسولِ کریم مظہرِ شانِ کبریائی ہے
 عقل تجھ کو سمجھ سکی نہ مگر عشق کی ہو گئی رسائی ہے
 جوڑ کر تجھ سے کٹ کے دُنیا سے اپنی دُنیا الگ بسائی ہے
 تیری الفت کی دستِ قدرت نے شمعِ دل میں میرے جلائی ہے
 بس تیری یاد ہے متاعِ حیات پر یہ کسی نہیں عطائی ہے

ان کی سنت کی پیروی ہی ریاض

اصل میں رُوحِ پارسائی ہے



لطفِ ربِّ غفور ہو جائے ظلمتِ دل میں نور ہو جائے
 اور کچھ ہو نہ ہو نہیں کچھ غم دیدِ احمد ضرور ہو جائے
 منحصر ہے شعورِ حق اس پر مصطفیٰ کا شعور ہو جائے
 وہ اگر اس میں جلوہ فرما ہوں دل میرا شمع طور ہو جائے
 ہجر کی رات صبحِ نور بنے کاش اُن کا ظہور ہو جائے
 ذکر کر اُن کا اے دلِ مہجور آشنائے سرور ہو جائے
 نعتِ سرکارِ گنگنا اے ریاض
 خستگیِ دل کی دُور ہو جائے



یا نبی تیری دید ہو جائے حشر تک میری عید ہو جائے
 میری جانب بھی اک نگاہِ کرم یہ شقی بھی سعید ہو جائے
 وہ خدا کی مراد ہوتا ہے جو بھی تیرا مرید ہو جائے
 کاش وقتِ نزع تیری رحمت نزو جبل الورید ہو جائے
 یوں تو ہے لطف تیرا ہر لمحہ لطف تیرا مزید ہو جائے
 دم جو نکلے تیری محبت میں نام میرا شہید ہو جائے
 ذکر تیرا اے حامد و محمود ذکرِ ربِّ کی کلید ہو جائے
 منتظر ہوں تیری عنایت کا رُوح پرور نوید ہو جائے

پھر سنا بلبلی ریاضِ رسول
نعت کوئی جدید ہو جائے



نور کی تنویر ہم کو مل گئی خوب یہ تقدیر ہم کو مل گئی
بن گئے جب ہم محمدؐ کے غلام عظمت و توقیر ہم کو مل گئی
مل گیا اُن کی غلامی کا صلہ خلد کی جاگیر ہم کو مل گئی
دردِ عصیاں کا مداوا ہے دُرود کیا دوا اکسیر ہم کو مل گئی
تب کھلے گا رازِ عشقِ مصطفیٰ اس کی جب تاثیر ہم کو مل گئی
پل سے اُن کو یاد کرتے جائیں گے کیا عجب تدبیر ہم کو مل گئی

ڈال لیں گے اپنی گردن میں ریاض
عشق کی زنجیر ہم کو مل گئی



منقبت

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

پیکرِ	ایثار	عثمان غنی	مرکز	انوار	عثمان غنی
کیوں نہ ذوالنورین ہو اُن کا لقب	نور	کا	مینار	عثمان غنی	عثمان غنی
سینہ اُن کا چشمہ نورِ نبیؐ	منظہر	اسرار	عثمان غنی	عثمان غنی	عثمان غنی

سر توحید و رسالت ان کی ذات محرم اسرار عثمان غنی
فیض سے اُن کے زمانہ فیضیاب ابو گوہر بار عثمان غنی
کر ریاض اُن کی قیادت کو قبول قافلہ سالار عثمان غنی



عشق سرکار میں مر جاؤں خدا ایسا کرے
یوں غلامی کی سند پاؤں خدا ایسا کرے
گرمی عشق محمدؐ ہو میسر مجھ کو
قلبِ افسردہ کو گرماؤں خدا ایسا کرے
میری توقیر اسی میں ہے اسی میں عظمت
اُن کا چاکر جو میں کہلاؤں خدا ایسا کرے

ان کے دیدار سے ہوں آنکھیں مشرف میری
اب نہ دل اپنا میں ترساؤں خدا ایسا کرے
کشف ہوں عالم بالا کے نظارے مجھ پر
نورِ ایمان اگر پاؤں خدا ایسا کرے
یا نبیؐ در پہ تیرے آؤں تو رہ جاؤں وہیں
رات دن گیت تیرے گاؤں خدا ایسا کرے
نزع کے وقت اگر دل میرا گھبرائے ریاض
نعت پڑھ کے اسے بہلاؤں خدا ایسا کرے

محمد قوتِ قلب و جگر ہے سکونِ روح ہے نورِ نظر ہے
چلو اُن کے سہارے سوئے منزل انہی کی ذاتِ شمعِ رہ گزر ہے
ضمانت ہے یہی قربِ خدا کی محبت آپ کی دل میں اگر ہے
غلام اُن کے شہنشاہوں کے آقا غلامی میں یہ شانِ کروفر ہے
بلند اُن کا ہوا ہے ذکر ایسا ثنا خواں اُن کا ہر فرد و بشر ہے
یہ اُن کی یاد ہی کی روشنی ہے شبِ غم میری مانندِ سحر ہے
وہی دل مرکزِ انوارِ رب ہے کہ جس دل میں محمدِ جلوہ گر ہے
اسی اُمید پہ میں جی لاپا ہوں مدینہ بننے والا میرا گھر ہے
میرا سرمایہٴ عشق و محبت فغاں ہے آہ ہے اور چشمِ تر ہے
ریاض اللہ کا کتنا کرم ہے
جبیں میری ہے اُن کا سنگِ در ہے



دل اُن کی ضو سے مطلعِ انوار بن گئے چشمِ زدن میں منبعِ اسرار بن گئے
مجھ سے گناہگار پر ان کی نوازشیں اُن کے کرم کے ہم بھی خریدار بن گئے
دونوں جہاں میں اس کو ملی راہِ مستقیم جس کے امامِ سیدِ ابرار بن گئے
سب لوگ اُن کے خوانِ کرم کے ہیں زیرہ چیں سب لوگ اُن کے ایسے نمکِ خوار بن گئے
وہ سب کے بعد آئے مگر یہ ملا مقام سب انبیاء کے قافلہ سالار بن گئے
کتنا کرم ہے ہم پہ یہ ربِ غفور کا سرکار اپنے حشر میں غمِ خوار بن گئے
اے عاصیو وہ دیکھ رہے ہیں ہمیں حضور شکرِ خدا نجات کے آثار بن گئے

خائف میں دشمنوں سے نہیں اس لئے ریاض
میرے رسولِ پاک طرفِ دار بن گئے



عشقِ رسولِ پاک ہے سامانِ زندگی کتنا حسین ہے میرا عنوانِ زندگی
 آتی ہیں مشکلیں بہت دورانِ زندگی بنتا ہے اُن کا لطف ہی درمانِ زندگی
 تڑپے جوان کی یاد میں سیماب کی طرح جذبہ یہی ہے اصل میں ایمانِ زندگی
 پاتے ہیں اُن کی فکر سے تاریک دل ضیاء ہے یاد ان کی شمع شبستانِ زندگی
 انکے خیال ہی میں رہوں غرق رات دن خوش بخت ہوں کہ ہے یہی ارمانِ زندگی
 یارب مجھے بھی بھیک دے اُنکے جمال کی پھیلا ہوا ہے کب سے یہ دامانِ زندگی
 قربان اُن کے نام پہ ہو جاؤں اے ریاض
 یہ آرزوئے دل ہے میری جانِ زندگی



کس شان کے مالک ہیں مجبانِ مصطفیٰ
 محبوبِ خدا کے ہیں ثناءِ خوانِ مصطفیٰ
 لاریب وہی دل ہے گزرگاہِ کبریا
 جس دل میں جا گزریں ہوا ارمانِ مصطفیٰ
 محبوبِ مصطفیٰ پہ ہے اللہ کو درود
 اور ذکر ہے اللہ کا بس جانِ مصطفیٰ
 اے عاصیو! کیا گرمی محشر کا خوف ہے
 آ جاؤ زیرِ سایہِ دامانِ مصطفیٰ

یہ مرتبہ یہ دبدبہ یہ شانِ مصطفیٰ
 ہیں حضرت جبریلؑ بھی دربانِ مصطفیٰ
 خالق تو ہے زماں و مکاں سے بری ریاض
 عرش بریں ہے اصل میں ایوانِ مصطفیٰ



نظر اٹھا کر جدھر بھی دیکھو بہار اُن کے ظہور کی ہے
 وہ جلوہ گر ہیں ہر ایک جانب انہی کی ہر سمت روشنی ہے
 رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں بڑے شفیق و کریم بھی ہیں
 یہ اُن کی رحمت کا ہے کرشمہ مراد ہر اک کی مل گئی ہے
 درود ان پر سلام ان پر خدا کا لطفِ دوام ان پر
 بنائے عالم محیطِ عالم عجیب شانِ محمدیؐ ہے
 خزانے رب کے عطا ہے ان کی مراد بر آئی اس کے دل کی
 نگاہ جس کی قسم خدا کی درِ نبیؐ پر لگی ہوئی ہے
 عروج ملتا ہے ہر قدم پر نیا ہی محبوبِ کبریا کو
 خدا کی بخشش یہ مستقل ہے عطائے باری یہ سرمدی ہے
 رسولؐ جو دیں تمہیں وہ لے لو منع کریں جس سے باز آؤ
 انہی کی مانو یہ بندگی ہے اُن ہی کی جانو یہ زندگی ہے
 ہے عشق اُن کا کمالِ ایماں ہے اُن کی سنتِ جمالِ ایماں
 جسے میسر یہ نعمتیں ہیں وہ جنتی ہے وہ جنتی ہے

ان ہی کا عاشق ہے نقشبندی ان ہی پہ شیدا ہے سہروردی
 ان ہی کی اُلفت میں مست چشتی ان ہی کا مداح قادری ہے
 وہ دیں بشارت بشیر ہیں وہ ڈرائیں رب سے نذیر ہیں وہ
 وہ انبیاء کے گواہ بھی ہیں ہر اک جگہ اُن کی حاضری ہے
 ریاض تیری بساط کیا ہے بڑا اگرچہ تو پُر خطا ہے
 مگر ہمیشہ نگاہِ رحمت نبیٰ کی تیری طرف رہی ہے



نہ دیکھو مجھ پر خزاں کا عالم یہ کشتِ دل تو میری ہری ہے
 غلام اُن کا ہوں اس لئے ہی میرے مقدر میں سروردی ہے
 انہی کے ہو جاؤ پھر یہ دیکھو مقام ملتا ہے کیا جہاں میں
 یہ اُن کے در کی جو چاکری ہے سکندری ہی سکندری ہے
 اصول جن کا ہے فقر و فخری یہ ان کے منصب کی ہے بلندی
 ہے اُن کی ٹھوکر میں تاج شاہی عجیب شانِ قلندری ہے
 زہے مقدر کہ مل گیا ہے مجھے بھی عشقِ نبیٰ سے حصہ
 میں اس کے قابل کہاں ہو یا رب؟ مگر تیری بندہ پروردی ہے
 میانِ فقر و غنا تفاوت میری نظر میں تو بس یہی ہے
 شکم پُری ہو تو ہے امیری ہے چشمِ سیری تو یو ذرٹی ہے
 زباں پہ توحید کے ہیں نغمے صنمِ دلوں میں ہیں خواہشوں کے
 زباں کا اقرار کیا کرے گا جو دل میں پوشیدہ آذری ہے
 شعورِ نعتِ حبیبِ داور ملا کہاں سے ریاض تجھ کو
 بڑی عنایت ہے تجھ پہ رب کی بڑا یہ فیضِ پیمبری ہے



گدا ہے جو بھی درِ نبیٰ کا تو ایسے سائل کو کیا کمی ہے؟
 مراد ہر ایک اس نے پائی جو چیز، انگی عطا ہوئی ہے
 علاجِ تشنہ لبی کی خاطر چلو اے پیاسو چلو مدینے
 پو پلاؤ دلوں کے کاسے شرابِ رحمت برس رہی ہے
 رضائے باری حصولِ جنتِ نجاتِ دارین کی ضمانت
 بلاشبہ عشقِ احمدیٰ ہے بیانِ وصفِ محمدیٰ ہے
 ثنائے احمدؐ کالے کے جذبہ الہی جاؤں میں اس جہاں سے
 ثنائے اُن کی چراغِ محشرِ اسی سے مرقد میں روشنی ہے
 سلام بھیجا جو میں نے ان پر سلامتی کا پیام آیا
 پڑھا جو اُن پر درود میں نے کلی جو دل کی تھی کھل گئی ہے
 سہارے دُنیا کے جب ہیں فانی تو ان سہاروں کا ذکر ہی کیا
 سہارا اُن کا رہے گا باقی اسی سہارے سے لو لگی ہے
 ضعیف بندۂ ہوں اپنے رب کا مگر یہ کیسا کرم ہے اس کا
 غلامِ محبوبِ کبریا ہوں یہ میری نسبت بڑی قوی ہے
 ریاضِ نعتِ رسولِ اکرم ذرا سناؤ تو شوقِ دل سے
 اسی سے ہوتے ہیں دل منور اسی سے روحوں کی تازگی ہے



پڑھ پڑھ کے درود اُن پر ہر ڈکھ کی دوا کیجئے
 روحانی سکون لیجئے اور دل کی جلا کیجئے

روضہ ہو تصور میں اور دل میں خیال اُن کا
 وہ جلوۂ جو فرمائیں دیدارِ خدا کیجئے
 دیدیجئے جاں اپنی ناموس رسالت پر
 حق اُن کی غلامی کا بس ایسے ادا کیجئے
 کونین میں عظمت کی واحد یہ ضمانت ہے
 سرکارِ دو عالم کی بس دل سے ثنا کیجئے
 نعتوں کی شمع لے کر پھر جاؤ زمانے میں
 باطل کے اندھیروں میں ہر سمت ضیا کیجئے
 یہ ذکر تو دیباچہ ہے ذکرِ الہی کا
 کثرت سے ذرا ذکرِ محبوبِ خدا کیجئے
 اے ربِّ محمدؐ ہے یہ تجھ سے دُعا میری
 مجھ کو بھی کبھی اُن کا دیدار عطا کیجئے
 جب موت ریاض آئے ہو نعتِ نبیؐ لب پر
 سب مل کے حضورِ حق للہ دُعا کیجئے



آہ میں میری اثر ہو جیسے ہو گئی اُن کو خبر ہو جیسے
 دل میں چراغِ عشق ہے روشن سرورِ دیں کی نظر ہو جیسے
 دل خم ہے تعظیم میں ان کی اس میں اُن کا گزر ہو جیسے
 یوں ہے مدینہ میری نظر میں خلد میں میرا گھر ہو جیسے
 گنبدِ خضرا قلبِ جہاں میں نور افشاں گوہر ہو جیسے

نام لیا جیسے ہی نبیؐ کا گھل گئی منہ میں شکر ہو جیسے
 ذکرِ نبیؐ کے کیف کا عالم منہ سے لگا کوثر ہو جیسے
 ہمسرِ عرش نصیب ہے میرا اُن کے قدم پر سر ہو جیسے
 ذکرِ ریاضِ خستہ نبیؐ کا
 ہجر کی شب میں سحر ہو جیسے



دیدِ رسولؐ پاک کا ارماں کیا تو ہے
 اپنا لیا ہے نعتِ نبیؐ کے اصول کو
 لے لے کر اُن کے اسمِ مقدس کو صبح و شام
 شمعیں جلا کے دل میں درود و سلام کی
 روشن ضرور ہوں گی یہ راہیں حیات کی
 یادِ نبیؐ سے دل کو درخشاں کیا تو ہے
 دل میں چراغِ عشق فروزاں کیا تو ہے
 اپنی نجات کا کوئی ساماں کیا تو ہے
 اپنے غمِ فراق کا درماں کیا تو ہے
 تاریکیوں میں ہم نے چراغاں کیا تو ہے
 یادِ نبیؐ سے دل کو درخشاں کیا تو ہے
 اب دیکھئے ریاض کو ملتا ہے کیا مقام
 اُن کے کرم نے اس کو نمایاں کیا تو ہے



یادِ نبیؐ سے خوش دل گیر کریں گے
 دن رات کر کے اُن کے رُخِ واضح کا ذکر
 آنسو بہا کے ان کی محبت میں صبح و شام
 اس شان سے محشر میں غلام آئیں گے ان کے
 قسمت سے اُن کی دید اگر آئے میسر
 ہم اُن کی محبت کو یوں تسخیر کریں گے
 اللہ کی کتاب کی تفسیر کریں گے
 یہ اپنی مغفرت کی ہم تدبیر کریں گے
 زیبِ گلو وہ عشق کی زنجیر کریں گے
 ہم دل پہ نقشِ آپ کی تصویر کریں گے

بس عظمتِ دارین کے وارث ہیں وہی لوگ جو سرورِ کونین کی توقیر کریں گے
اسمائے محمدؐ کا کرو ذکر اے ریاض
یہ کیمیا اثر بڑی تاثیر کریں گے



جس دل میں محمدؐ کی محبت کا گزر ہے وہ دل تو ہے کہنے کو مگر رشکِ قمر ہے
اُس شہر کی عظمت کا بیاں ہو نہیں سکتا جس شہر میں اللہ کے محبوب کا گھر ہے
اُس شہر پہ قربان زمانے کی بہاریں جس شہر میں جنت کا سماں شام و سحر ہے
دُنیائے دُنی کی نہیں حسرت میرے دل میں مر جاؤں مدینہ میں تمنا یہ مگر ہے
آنکھوں سے دیکھ لو گے جمالِ خدا نما دیدارِ محمدؐ کی تڑپ دل میں اگر ہے
سرکارِ رحمت کا تو مرکز ہے مدینہ ہر گوشہ دُنیا میں مگر اُس کا اثر ہے
خالی ہے نیکیوں سے یہ فردِ عمل میری اُن کا کرم ہی میرے لیے زادِ سفر ہے
وہ خوش نصیب قابلِ صد رشک ہے ریاض
مکہ ہے جس کے دل میں مدینہ پہ نظر ہے



چوکھٹ پہ محمدؐ کی گنہگار کا سر ہے اللہ غنی خلد بریں پیش نظر ہے
اُس آنکھ کو دیدار کی دولت ہے میسر جو آنکھ غمِ فرقتِ سرکار میں تر ہے
ہر دم ہے یہی نعرہِ مہبانِ نبیؐ کا یہ جانِ فدا تم پہ تو قربان یہ سر ہے
جبریلؑ کی پرواز کی حدِ سدرہ ہے لیکن تا عرشِ بریں سرورِ عالم کا گزر ہے
کھلتی نہیں انسان پہ جب ان کی حقیقت پھر کیسے کہا جائے نبیؐ ہم سا بشر ہے؟

جس دَر کے بھکاری ہیں سلاطینِ زمانہ وہ در تو فقط خواجہ کونین کا در ہے
 جس دل میں شمع اُن کی محبت کی ہے روشن اُس دل کے اُجالے پہ فدا نورِ سحر ہے
 قربان نوازش پہ تیری عشقِ محمدؐ دل درد سے لبریز ہے پر سوزِ جگر ہے
 ارمان ریاض اپنے بھی ہو گئے پورے
 مر جاؤں مدینے میں یہ ارمان مگر ہے



جو دل ہو ادب آشنا اسی دل میں حُبِ رسولؐ ہے
 اُسی دل میں سوز و گداز ہے وہی خدا کو قبول ہے
 وہ مقام بقعہ نور ہے وہ مقام ہمسرِ طور ہے
 جہاں وصف نورِ حضور ہے وہیں رحمتوں کا نزول ہے
 وہ جسے نبی کی تلاش وہ جسے خدا کی ہے جستجو
 وہ بنائے عشق کو رہنما یہ رہ سلوک و وصول ہے
 ہے گلوں میں کس کی مہک لہک ہے جہاں میں کس کی چمک دمک ہے
 ہے بہار کس کی چمن چمن رُخِ مصطفیٰ ہی وہ پھول ہے
 شہِ انبیاء تیرا نقشِ پا بخدا ہے کعبہٴ حق نما
 جو کرے نظر کو جلا عطا وہ ترے قدم ہی کی دھول ہے
 میری جانِ زار کو یا نبیؐ تیرے ذکر ہی سے سکوں ملا
 تیری نعتِ پاک سنی ہے جب ہوا شاد قلبِ ملول ہے
 اے ریاضِ نعتِ حبیبِ ربِّ پڑھو ذوق و شوق سے روز و شب
 یہی عاشقوں کا ہے مشغلہ یہی اہلِ حق کا اصول ہے



لگاؤ یا رسول اللہ کا نعرہ ذرا دل سے
 سفینہ اک اشارے ہی میں لگ جائے گا ساحل سے
 بناتا ہے جو عشقِ مصطفیٰ کو رہنما اپنا
 بھٹک سکتا نہیں ہے ایسا سالک اپنی منزل سے
 وہ کیا دیتے ہیں اُن کی دین کا انداز کیا ہے؟
 کوئی یہ پوچھ کر دیکھے درِ احمد کے سائل سے
 ادھوڑا دین تھا آدم سے لے کر ابنِ مریم تک
 ہوتی تکمیل اس کی پھر ظہورِ دینِ کامل سے
 خدا نے دین اپنا مصطفیٰ کی شکل میں بھیجا
 یہی وہ قوتِ حق ہے نہیں دبتی جو باطل سے
 نبیٰ کا نامِ نامی وردِ لبِ شام و سحر کر کے
 گزر جائیں گے ہم دُنیا و عقبیٰ کے مراحل سے
 محمد مصطفیٰ کی نعتِ خوانی کا کرشمہ ہے
 ریاض اٹھنے لگے انوار ہر جانب ہی محفل سے



یاد کرتا ہوں جب شانِ کریمی تیری
 تھام لیتی ہے ہر اک گامِ رحیمی تیری

وہ ملے طور پر تم عرشِ بریں پر حق سے
 بڑھ گئی حضرتِ موسیٰ سے کلیمی تیری
 اس لئے چاہا خدا نے تیرا ہو جانا یتیم
 کہ یتیموں کا سہارا ہو یتیمی تیری
 دشمنوں نے بھی تیرا پڑھ لیا کلمہ آخر
 کر گئی کام زمانے میں حلیمی تیری
 کپکپاتے ہیں شہنشاہِ حضوری میں تیری
 خلعتِ شاہی پہ غالب ہے کلیمی تیری
 گو گنہگار ہے لیکن ہے پر امید ریاض
 کام آئے گی سرِ حشرِ کریمی تیری



دل کے ارمان مدینے میں نکلتے دیکھے
 ڈمگاتے ہوئے انسان سنبھلتے دیکھے
 ہر گلی کوچے میں ہے نورِ محمدؐ کا ظہور
 نور کے چشمے ہر اک دل سے اُبلتے دیکھے
 جس کسی نے بھی انہیں قاسمِ نعمت جانا
 اُس کے حالات زمانے نے بدلتے دیکھے
 ان کی بخشش کا یہ عالم ہے بھکاری اُن کے
 ہاتھ خالی درِ اقدس سے نہ ٹلتے دیکھے

اُن دلوں ہی میں چمکتے ہیں محبت کے چراغ
آتشِ عشقِ محمدؐ میں جو جلتے دیکھے

زیرہ چیس کون نہیں خوانِ کرم پر اُن کے
اُن کے ٹکڑوں پہ شہنشاہ بھی پلتے دیکھے

کوئے سرکارؐ میں عشاق کا یہ جذبِ ادب
سر خمیدہ وہ ہر اک گام پہ چلتے دیکھے

جن کو نسبت نہیں اُن سے وہ رہے ہیں گمنام
اہلِ نسبت تو اک دور میں پھلتے دیکھے

اُن کے مداح بیاں کرتے ہیں مدحت اُن کی
مُونگ یوں سینہٴ اعداء پہ وہ دلتے دیکھے

آئے جو روتے ہوئے اُن کی حضوری میں ریاض
شادماں ہو کے یہاں سے وہ نکلتے دیکھے



سلطانِ مدینہ ہو نظر ایک ادھر بھی روشن ہو تیری ضو سے میرا دل بھی نظر بھی
دیکھوں جو تیرے روئے ضیا پاش کا جلو اس میری شبِ ہجر کی ہو جائے سحر بھی
اللہ غنی تیری بلندی کا یہ عالم یہ عرش ہے مسند بھی تیری راہ گزر بھی
بٹی ہے حسینوں میں تیرے حُسن کی خیرات سائلِ درِ اقدس کے ہیں یہ شمس و قمر بھی
ہر شے کا اثر دیکھ لیا اہلِ جہان نے دیکھے تو کوئی اسمِ محمدؐ کا اثر بھی
رہتا ہے سفر پیشِ نظر ملکِ عدم کا یا رب ہو مگر پہلے مدینہ کا سفر بھی
سرمایہ ریاضِ اپنا ہو بس دردِ نبیؐ کا
اے کاش میسر ہو مجھے دیدہ تر بھی



گو پاس کچھ نہیں ہے لبوں پر دُعا تو ہے
 لب پر فغاں ہے آہ ہے اور التجا تو ہے
 یارا نہیں زباں کو کرے عرضِ مدعا
 پر دل نے چپکے چپکے کچھ اُن سے کہا تو ہے
 آئے گا اُن کا بحرِ کرم اب تو جوش میں
 دل میرا ہر خطا پہ پشیمان ہوا تو ہے
 ہوتا ہے اوجِ کیا مقدر کو اب نصیب
 سر آستانِ سرورِ دیں پر جھکا تو ہے
 لطف و عطا کی بھیک ملے گی تجھے ضرور
 ان کے کرم کا ہاتھ ادھر بھی بڑھا تو ہے
 کیا اور قبر میں ہو اُجالے کا اہتمام
 نعتِ رسولِ پاک کی آخر ضیا تو ہے
 اُن کا بغیر دیکھے تصور کریں گے ہم
 ذکرِ جمیل بارہا اُن کا سنا تو ہے
 منزل کو پا ہی لے گی میری کشتی حیات
 غم اس لئے نہیں ہے میرا ناخدا تو ہے
 یہ مانتا ہوں میں کہ گنہگار ہوں مگر
 دل میرا لطفِ رب سے کرم آشنا تو ہے
 کیسے نہیں ہے اسمِ محمدؐ میں کچھ اثر
 یہ دفعِ البلاء ہے دوائے وبا تو ہے

میری نجات کے لئے محشر میں اے ریاض
کچھ اور تو نہیں ہے غمِ مصطفیٰ تو ہے



نور سے دل معمور ہو جیسے سامنے کوہِ طور ہو جیسے
میرا طویل سفر ہے کتنا میری منزل دور ہو جیسے
تڑپا کروں میں ہجر میں اُن کے اُن کو یہی منظور ہو جیسے
اُن کے کرم کی بات ہی کیا ہے لطفِ ربِّ غفور ہو جیسے
زندگی بخش صدا ہے ان کی اسرافیل کا صُور ہو جیسے
وہ ہیں بشر کی شکل میں لیکن وہ ہیں مجسم نور ہو جیسے
نغمہ نعت ریاض کے لب پر!
مرحوم و مغفور ہو جیسے



آستانِ شہ کونین سے کیا ملتا ہے؟
مانگنے والا ہو کوئی تو خدا ملتا ہے
جو گدا ہو کے سلاطین کا سلطان بنے
کوچہ سرورِ دیں میں وہ گدا ملتا ہے
رَشک کھاتے ہیں غنی شانِ عتنا پر اس کی
شاہِ طیبہ کا جسے دستِ سخا ملتا ہے

میں سمجھتا ہوں مناجات ہوئی میری قبول
 جب کبھی دل کو سکوں وقتِ دعا ملتا ہے
 منزلِ عشق و محبت پہ پہنچتا ہے وہی
 مصطفیٰؐ جیسا جسے راہنما ملتا ہے
 ایسا مرنا تو ہے جنت کی بشارت کی سند
 کوئے احمدؑ میں جو پیغامِ قضا ملتا ہے
 کیوں نہ میں دل سے بنوں اُن کا ثنا خوان ریاض
 اُن کا صدقہ ہی مجھے صبح و مساملتا ہے



یا الہی دکھا دے جمالِ نبیؐ ورنہ ہم ان کی فرقت میں مرجائیں گے
 شاملِ حال تیرا اگر ہے کرم پھر تو دُنیا میں دیدار کر جائیں گے
 خالقِ نعمتِ دو جہاں ہے خدا، بانٹتے ہیں انہیں خلق میں مصطفیٰؐ
 کر لیا اُن کو تسلیم قاسم اگر پھر تو دامنِ مرادوں سے بھر جائیں گے
 قبر کی وہ گھٹا توپ تاریکیاں جن کو سُن کر لرزتے ہیں پہلوؤں میں دل
 مصطفیٰؐ کے قدم اس میں جب آئیں گے، نور ہی نور ہر سمت کر جائیں گے
 پلصراطِ ایسی دُشوار ہے رہ گزر پُر خطر جس میں ممکن نہیں ہے گزر
 ربِّ سلّم جو ہو گی ندائے نبیؐ پھر بلطفِ الہی گزر جائیں گے
 دل ہے سیلابِ محشر سے خائف اگر رحمتِ مصطفیٰؐ پر مگر ہے نظر
 اُن کی جب بھی نگاہِ کرم ہو گئی ساحلِ عافیت پر اتر جائیں گے
 عشق سے اُن کے کھلتے ہیں رازِ حیاتِ عشق سے اُنکے ہوتا ہے عرفانِ ذات
 عشق اُن کا جو اپنا بنا رہنما پھر تو اپنے مقدرِ سنور جائیں گے

اک دفعہ تو درِ پاک پر حاضری ربِّ اکبر کے لطف و عطا سے ہوئی
 آس اب بھی ہے اُن کے کرم پر لگی ہے یہ اُمید بارِ دگر جائیں گے
 ہو جو طیبہ میں رہنا ریاضِ حزیں عالمِ آخرت کی طرف بالیقین!
 سر زمینِ مدینہ سے ہم زندگی اُن کے قدموں میں کر کے بسر جائیں گے



رہنما عشقِ محمدؐ کا اگر ہوتا ہے
 اللہ اللہ عجب شے ہے مدینہ کا غبار
 دین و دُنیا کا ہر اک معرکہ سر ہوتا ہے
 جانبِ خلدِ بریں اٹھتا ہے ہر ایک قدم
 مرضِ دل کی دوا نورِ نظر ہوتا ہے
 اُن سے گر دُور ہیں ہم پر یہ کرم ہے ان کا
 جب تصور میں مدینہ کا سفر ہوتا ہے
 وہ ہیں نزدیک یہ احساس مگر ہوتا ہے
 دل وہی منبعِ انوارِ خداوندی ہے
 یادِ سرکارؐ کا جس دل میں گزر ہوتا ہے

رُوح پرور ہے وہی وقت ریاضِ خستہ

یادِ محبوبِ خدا میں جو بسر ہوتا ہے



عشقِ احمدؐ میں کسی عاشق سے مرنا سیکھئے

اس طرح روشن جہاں میں نام کرنا سیکھئے

بارگاہِ مصطفیٰؐ میں بھیج کر ہر دم درود

نعمتِ کونین سے دامن کو بھرنا سیکھئے

اُن کے اخلاقِ کریمانہ کو اپناتے ہوئے

دوست بن کر دل میں دشمن کے اترنا سیکھئے

خود بخود ہو جائے گی سر زندگی کی ہر مہم

منزلِ عشق و محبت سے گزرنا سیکھے

خالق و مخلوق کے محبوب بن جاؤ گے تم

سنتِ محبوبِ باری سے سنورنا سیکھے

حال وارد ہو تو ہوتا ہے موثرِ قال بھی

نقشِ دل پر سیرتِ سرکار کرنا سیکھے

نفس اور شیطان پر غلبہ تمہیں مل جائے گا

روز و شب اللہ سے ہر آن ڈرنا سیکھے

شوقِ دل سے تم پڑھو نعتِ محمدؐ اے ریاض

ایسے دنیائے محبت میں ابھرنا سیکھے



نعتِ سرکار پڑھو ایسے اُجالے ہوں گے

قالبِ نور میں قدرت نے جو ڈھالے ہوں گے

عاصیو! تم کو مبارک ہو یہ مژدہ سن کر

سب گنہگار محمدؐ کے حوالے ہوں گے

بخشواتے ہیں وہ خالق سے گنہگاروں کو

کس نے اس طور سے بدکار سنبھالے ہوں گے

حشر میں آئیں گے اس شان سے پیاسے اُن کے

ہاتھ میں کوثر و تسنیم کے پیالے ہوں گے

کوئی سائل نہ پھرا آپؐ کے در سے خالی

کس نے یوں اپنے گدالطف سے پالے ہوں گے

اے خوشا بخت ملی گرمی محشر سے اماں
 سائے کملی کے میرے آقائے ڈالے ہوں گے
 گرد عشاق کے ستر میں ریاضِ خستہ
 نورِ عشقِ شہِ کونین کے ہالے ہوں گے



دل میں اسمِ شہِ کونین بسا رکھا ہے
 گنبدِ خضرا کو سینے سے لگا رکھا ہے
 بختِ خفتہ کو جگانے کی تمنا لے کر
 پائے سرکارِ پہ سر اپنا جھکا رکھا ہے
 جذبہٴ عشقِ محمدؐ سے ہے آرائشِ دل
 ہم نے اس گھر کو عجب طور سجا رکھا ہے
 للہ الحمد کسی فقر کا خدشہ نہ رہا
 دستِ بخششِ شہِ والا نے بڑھا رکھا ہے
 دیکھئے رحمتِ عالم کے کرم کی وسعت
 مجھ سا بدکار بھی دامن میں چھپا رکھا ہے
 کیوں نہ ہو نور سے معمور فضائے عالم
 رُخ سے پردہ مہہ طیبہ نے اٹھا رکھا ہے
 سوزِ فرقت کے مداوا کی بڑی ہے امید
 قصہ دردِ انہیں ہم نے سنا رکھا ہے
 دل کے سجدوں کے لئے ہم نے ریاضِ خستہ
 ان کا نقشِ کفِ پا کعبہ بنا رکھا ہے



نگاہِ لطف مجھ پر سید ابرار ہو جائے
 پلا دے جامِ مجھ کو بھی ذرا اپنی محبت کا
 ترے آبِ کرم سے صاف ہو فردِ عملِ میری
 مری جھولی بھی بھر جائے مرے دل کی مرادوں سے
 حوادث میں پھنسی ہے کشتیِ عمرِ رواں مری
 ادھر بھی ایک چھینٹا آبِ رحمت کا گرا دیجئے
 وہ پیارا خلق کا ہے اور وہ ہے محبوبِ خالق کا
 مجھے بھی کاش تیرے عشق کا آزار ہو جائے
 ترے لطف و کرم سے دل مرا سرشار ہو جائے
 ترے در پر اگر حاضر یہ عصیاں کار ہو جائے
 ادھر بھی دستِ بخشش احمدِ مختار ہو جائے
 تری ٹھوکر میسر ہو تو فوراً پار ہو جائے
 خزاں دیدہ میری یہ کشتِ دل گلزار ہو جائے
 حبیبِ کبریا تجھ سے جسے بھی پیار ہو جائے

تمنائے ریاضِ دلِ حزیں اے کاش ہو پوری

نزع کا وقت جب آئے ترا دیدار ہو جائے



بیمار ہجر ہوں میں دوائیں نہ دو مجھے
 میں پی رہا ہوں عشق میں ان کے فنا کا جام
 آئے قضا تو شہرِ مدینہ نصیب ہو
 میں طالبِ وفا ہوں وفا ہے میرا شعار
 دل میں کلاہِ فقر کی رکھتا ہوں آرزو
 مستی اگر ہو عشق کی ہے کفر بھی اسلام
 جلنے دو سوزِ غم میں ہوائیں نہ دو مجھے
 اب میری زندگی کی دُعا میں نہ دو مجھے
 زاہد بہشت کی وہ فضا میں نہ دو مجھے
 اہل جہاں یہ اپنی جفا میں نہ دو مجھے
 سلطانی جہاں کی قبائیں نہ دو مجھے
 میری خطا نہیں ہے سزائیں نہ دو مجھے

مدت سے گم ہوں ان کی محبت میں اے ریاض

وہ میرے سامنے ہیں صدائیں نہ دو مجھے



محمد مصطفیٰ جس کو ترا دیدار ہو جائے
 قدم تیرا اگر آئے میرے اس خانہ دل میں
 اگر اپنا سحابِ لطف اس جانب بھی برسا دو
 تصور میں کروں جب بھی تیرے روئے منور کا
 مرے آزار سب ہی دور ہو جائیں میرے آقا
 تمنا ہے یہ میری آرزو ہے دل کی حسرت ہے
 نظر اس کی یقیناً منبعِ انوار ہو جائے
 معطر تیری خوشبو سے درو دیوار ہو جائے
 چمن میری امیدوں کا گل و گلزار ہو جائے
 ترا دیدار محبوبِ خدا ہر بار ہو جائے
 اگر تیری محبت کا مجھے آزار ہو جائے
 تصدق تجھ پہ میری جان سو سو بار ہو جائے
 ملے تیری شفاعت اس ریاضِ دلِ حزیں کو بھی
 بری نارِ جہنم سے یہ عصیاں کار ہو جائے



میں پڑھ رہا ہوں نعت رسالہ مآب کی
 مہکا دیئے تھے جن کے پسینے نے رستے
 وہ روئے والضحیٰ جو سراجاً منیر ہے
 ہر آن حسنِ ماہِ مدینہ ہے اوج پر
 مانگا خدا سے اُن کے توسط سے جب بھی
 کونین جو مثل نہیں کوئی آپ کی
 جو مانتا ہے شافعِ روزِ جزا انہیں
 تشریح کر رہا ہوں خدا کی کتاب کی
 کیا اُن کے سامنے ہے حقیقتِ گلاب کی
 ہے اُس کے فیض ہی سے ضیا آفتاب کی
 اُس پر نثارِ روشنی ہے ماہتاب کی
 ہر بار حق نے میری دُعا مستجاب کی
 کیسے کہیں مثال ہو اس لاجواب کی
 کیسے کرے گا فکر وہ روزِ حساب کی

کشتِ دلِ ریاض میں آئے سدا بہار
 بارش اگر ہو ان کے کرم کے سحاب کی



دید ان کی ہونصیب جسے وہ نظر ملے
 ہر دم پیوں میں جامِ مئے عشقِ مصطفیٰ
 سودا ہواُن کے عشق کا جس میں وہ سر ملے
 ہر گام پر ہی ہوگا زمیں بوسِ دلِ مرا
 سیراب جو کبھی نہ ہو ایسا جگر ملے
 سمجھوں گا میں کہ دولتِ کونین مل گئی
 محبوبِ کبریا کی اگر راہ گزر ملے
 تھوڑا سا مجھ کو دردِ محبت اگر ملے
 اس آہِ نارسا کو میری کچھ اثر ملے
 دیدار تیرا رحمتِ عالم مگر ملے
 کچھ اور شے ملے نہ ملے پر نزع کے وقت
 یارب یہ آخری ہے تمنا ریاض کی
 ترے کرم سے مجھ کو مدینہ میں گھر ملے



غلامِ سیدِ عالم جہاں پناہ بنے
 نگاہِ لطفِ محمدؐ کی پڑ گئی جن پر
 گدائے کوچہ سرکار کجکلاہ بنے
 ملی بصیرتِ دل صاحبِ نگاہ بنے
 نظر کا سرمہ جو ان کا غبارِ راہ بنے
 وہ آسمانِ رسالت کے مہر و ماہ بنے
 جو ان کا نقشِ قدم اپنی سجدہ گاہ بنے
 مگر حضورِ خلاق کے خیر خواہ بنے
 ہر اک رسول نے محشر میں عذر خواہی کی
 بس ایک سجدے میں قرباں ہزار سجدے ہوں
 نجات تیری فقط اس پہ منحصر ہے ریاض
 شفیعِ حشر کی رحمت تیری پناہ بنے



جو خوش نصیب محمدؐ کو یاد کرتے گئے
 ہر اک قدم پہ ملی ہے نئی حیات انہیں
 ادھر ادھر سے ہوائیں کرم کی چلتی گئیں
 ڈبو دیا تھا گناہوں نے بحرِ غم میں ہمیں
 ہر اک گلی میں مدینے کی خلد کے جلوے
 ملی جو خاکِ مدینہ کی اپنے چہروں پر
 دہائی نامِ محمدؐ کی جب بھی دی میں نے
 ریاضِ بگڑے ہوئے کام سب سنورتے گئے



خیالِ طیبہ میں ارمانِ دل مچلتے گئے
 جو حادثات میری زندگی میں پیش آئے
 سنا ہے جب سے کمالاتِ مصطفیٰؐ کا بیاں
 ملا جو اذنِ شفاعتِ رسولِ اکرمؐ کو
 طلوعِ مہرِ رسالتِ ہوا جو دُنیا میں
 انہی دلوں میں ہیں جلوے جمالِ قدرت کے
 چراغِ عشقِ محمدؐ کے دل میں جلتے گئے
 نگاہِ رحمتِ کونین سے وہ ٹلتے گئے
 شرارے عشق کے دل میں جو تھے سلگتے گئے
 گنہگار جو بد حال تھے سنبھلتے گئے
 ہر ایک سمت ہی باطل کے سائے ڈھلتے گئے
 جو سوزِ عشقِ محمدؐ سے دل پگھلتے گئے
 لیا جو جائزہ فردِ عمل کا میں نے ریاضِ
 نظر کے چشموں سے اشکِ الم اُبلتے گئے



زہے نصیب کہ رہتی ہے جستجو تیری
 تیرے ہی نام کے چرچے ہیں دونوں عالم میں
 تیری اماں تیرے مجرم نے اس لئے پائی
 یہ کیفیت بھی گزرتی رہی ہے وقتِ درود
 خدا نے بخشی وہ رفعت ہے ذکر کو تیرے
 بلا کے عرشِ علیٰ پر خدائے برتر نے
 میری زباں پہ ہے سرکارِ گفتگو تیری
 کہ یاد ہوتی ہے ہر آن کو بکو تیری
 کہ انتقام نہ لینا رہی ہے خو تیری
 کہ بھینی بھینی سی آئی ہے مجھ کو بو تیری
 ثنا زمانے میں ہوتی ہے سو بسو تیری
 بڑھائی سارے رسولوں سے آبرو تیری
 یہ آرزو ہے کہ ہر آرزو مٹے لیکن
 دل ریاض میں رہ جائے آرزو تیری



خیال دل میں رُخِ مصطفیٰ کے آتے گئے
 نزولِ رحمت باری کی حد نہ کوئی رہی
 بلند یوں پہ پہنچتا گیا نصیب اپنا
 گراں گزرتی ہے ان پر ہماری ہر تکلیف
 عمل تو سوئے جہنم ہی لے چلے تھے ہمیں
 تجلیات کا مرکز اسے بناتے گئے
 جو ذکرِ رحمتِ عالم کا ہم سناتے گئے
 جبیں کو جب درِ احمد پہ ہم جھکاتے گئے
 ہر آڑے وقت ہمارے وہ کام آتے گئے
 شفیعِ روزِ قیامت مگر بچاتے گئے
 ریاض جب بھی تصور کیا مدینے کا
 بڑے نظارے کرم کے نظر میں آتے گئے



کیسی نرالی شانِ شہِ انبیاء کی ہے
 پہنچا نہ کوئی بھی معِ نعلینِ عرش پر
 تخلیق میں اول ہیں تو بعثت میں ہیں آخر
 اتنا دیا کہ کر دیا سائل کو بے نیاز
 یہ نورِ مہر و ماہ ستاروں کی یہ چمک
 جزان کے مل سکا نہ کسی کو بھی یہ مقام
 ہر گام پر ہی مجھ سے خطا کا ہوا صدور
 سب سے زیادہ اُن پہ عنایتِ خدا کی ہے
 یہ قدر و منزلت تو فقط مصطفیٰ کی ہے
 زینتِ انہی سے ابتداء اور انتہا کی ہے
 کیا بات اُن کی بخشش و جود عطا کی ہے
 دراصل روشنی یہ رُخ و الضحیٰ کی ہے
 سارے جہاں میں دھوم بس انکی ثنا کی ہے
 شکرِ خدا کہ آپ کی عادت عطا کی ہے

جس دَر کے تاجور بھی بھکاری ہیں اے ریاض

یہ شان تو حضور کے دَر کے گدا کی ہے



شبِ فراق گئے مارو بڑا اندھیرا ہے
 مدد کو آؤ کہ گرداب میں سفینہ ہے
 ہر ایک گام پہ کر کے ذکرِ نورِ رسول
 میری لحد کو بھی چمکاؤ اپنے جلوؤں سے
 ستا رہی ہے گناہوں کی مجھ کو تاریکی
 دبیز پردے گناہوں کے اس میرے دل سے
 فیوضِ نورِ رسالت تمہیں بھی چمکا دیں
 نبی کو دل سے پکارو بڑا اندھیرا ہے
 سلامتی کے کنارو بڑا اندھیرا ہے
 دلوں کا زنگ اتارو بڑا اندھیرا ہے
 رُخِ نبی کے نظارو بڑا اندھیرا ہے
 اے مغفرت کے سہارو بڑا اندھیرا ہے
 شفیعِ حشر اتارو بڑا اندھیرا ہے
 میرے نصیب کے تارو بڑا اندھیرا ہے

دلِ ریاضِ شکارِ خزاں ہے مدت سے

ادھر بھی آؤ بہارو بڑا اندھیرا ہے

منقبت

اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمۃ



محبوب نبیؐ کے مہر علی اللہ کے پیارے مہر علیؑ
 اے خواجہ اجمیری تیرے ہیں راج دُلا رے مہر علیؑ
 دربارِ محمدؐ تک اُن کو بخشی ہے رسائی خالق نے
 انوارِ رسالت کے ہر دم کرتے ہیں نظارے مہر علیؑ
 تو راہِ خدا دکھلاتا ہے سرکارؐ کی دید کراتا ہے
 پکڑا دے ہمیں بھی تو اپنے دامن کے کنارے مہر علیؑ
 جو طالبِ منزلِ عرفاں ہیں تو ان کا ہادی و درماں ہے
 اس رہ کے مسافر ہم بھی ہیں دے ہم کو سہارے مہر علیؑ
 دیدارِ محمدؐ کی خاطر تڑپیں گے یہ دل اپنے کب تک
 ہم کو بھی زیارت ہو ان کی ہم ہجر کے مارے مہر علیؑ
 جس فیض سے سینچا ہے تو نے پنجاب کے لوگوں کے دل کو
 لہ ادھر بھی موڑ ذرا اُس فیض کے دھارے مہر علیؑ
 سرچشمہ فیض تیری تربت جس سے ہے عیاں شانِ قدرت
 ہوتے ہیں ہمیشہ اُس کی طرف رحمت کے اشارے مہر علیؑ

کس پر ہے محمدؐ کا سایہ اور کس کا علیؑ ہے سرمایہ؟
یہ سن کے ریاضِ خستہ جگر سب لوگ پکارے مہر علیؑ



جو سراجاً منیر ہوتا ہے سب میں وہ بے نظیر ہوتا ہے
دستِ قاسم بڑھا ہو جس کی طرف وہ امیر و کبیر ہوتا ہے
اُن کے مدحت سرا پہ ہر لمحہ لطفِ ربِّ قدیر ہوتا ہے
کوئے سرکار تک جو پہنچا دے وہ حقیقت میں پیر ہوتا ہے
ہر غلامی سے وہ ہوا آزاد جو نبیؐ کا اسیر ہوتا ہے
ہو وہ صدیق یا وہ ہو فاروقِ مصطفیٰؐ کا وزیر ہوتا ہے
ہر جگہ اُن کی دھاک بیٹھی ہے کون اُن سا شہیر ہوتا ہے
جس گنہگار کا ہے نام ریاض
اُن کے در کا فقیر ہوتا ہے



لطفِ ربِّ مجیب ہوتا ہے اوج پر پھر نصیب ہوتا ہے
دل سے جو بھیجتا ہے اُن پہ درودِ مصطفیٰؐ کے قریب ہوتا ہے
منظرِ روضہٴ رسولؐ کریم کیا عجیب و غریب ہوتا ہے
جو بھی بیمار ہجر ہو اس کا ذکرِ احمدؑ طیب ہوتا ہے
بن گیا دل سے جو محبتِ رسولؐ وہ خدا کا حبیب ہوتا ہے
اُن کا خطبہ خطاب ہے ربِّ کا کون اُن سا خطیب ہوتا ہے

جا کے دیکھو ریاضِ جنت میں کیفِ دل کو عجیب ہوتا ہے
 بوستانِ حبیبِ حق کا ریاض
 خوشنوا عندلیب ہوتا ہے



یا رب تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے
 اُس نورِ مجسم کا سراپا نظر آئے
 اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
 ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے
 روشن رہیں آنکھیں یہ میری بعد فنا بھی
 گر وقتِ نزع وہ شہِ والا نظر آئے
 تا حشر میری قبر میں ہو جائے اُجالا
 مرقد میں جو اُن کا رُخ زیبا نظر آئے
 جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الہی
 اُس در پہ کبھی کاش یہ منگتا نظر آئے
 کس درجہ بنایا انہیں اللہ نے محبوب
 ہر ایک کے دل کی وہ تمنا نظر آئے
 آؤ کہ شمعِ نعتوں کی ہر سمت جلائیں
 ہر گوشہ ہستی میں اُجالا نظر آئے
 کس آنکھ نے دیکھی ہے مثال اُن کی جہاں میں
 سرکار تو کونین میں یکتا نظر آئے

کعبہ اے ریاضِ اُس کو بنا لوں گا میں دل کا
گر نقشِ قدم مجھ کو نبیٰ کا نظر آئے



جس آنکھ کو سرکار کی صورت نظر آئی
اللہ کی سب سے بڑی نعمت نظر آئی
جس آنکھ نے دیکھے ہیں مدینے کے نظارے
لا ریب اسے دُنیا میں جنت نظر آئی
محشر میں گنہگار ہوئے فکر سے آزاد
جب اُن کو محمدؐ کی شفاعت نظر آئی
اُس رحمتِ عالم کا ہوا ذکر جہاں بھی
ہر سمت برستی ہوئی رحمت نظر آئی
جب شانِ نبیٰ حشر میں دکھلائی خدا نے
پھر عید کی صورت میں قیامت نظر آئی
بے پردہ سرِ حشر زیارت ہوئی اُن کی
یوں خلق پہ خالق کی عنایت نظر آئی
آئینہ بنے آپؐ جو عرفانِ خدا کا
کثرت کے ہر اک رنگ میں وحدت نظر آئی
اللہ غنی اسمِ محمدؐ کی یہ تاثیر
جب ورد کیا اس کا تو راحت نظر آئی

جب میں نے ریاض اُن کو مصیبت میں پکارا
سُر سے میرے ٹلتی ہوئی آفت نظر آئی



دلوں سے کونسا پردہ اٹھا دیا تو نے
یہ کس کا جلوا نظر کو دکھا دیا تو نے
دکھا دکھا کے صفاتِ قدیر کے جلوے
خدا کے نام کا سکہ بٹھا دیا تو نے
جلا کے شمعِ ہدایت تمام دُنیا میں
خدا سے ملنے کا رستہ دکھا دیا تو نے
وہ سر جو غیر کی چوکھٹ پہ سجدہ ریز رہے
درِ الہ پہ اُن کو جھکا دیا تو نے
ہوا زمانے میں ایسے تیرے کرم کا ظہور
جہاں کے اُجڑے ہوؤں کو بسا دیا تو نے
کلاہِ فقر سجائی جو فرقِ اقدس پر
تو تاجِ شاہی کا رتبہ گھٹا دیا تو نے
جو رو رہے تھے گناہوں کو دیکھ کر اپنے
انہیں نشانِ شفاعت ہنسا دیا تو نے
یہ تیرے ذکر کی تاثیر ہے رسولِ کریم
کہ دردِ ہجر کو دل سے مٹا دیا تو نے
یہ کس سُرور میں تو نے پڑھی ہے نعتِ ریاض
رسولِ پاک کا شیدا بنا دیا تو نے



بنو غلام نبیؐ کے سکندری کے لئے
 درِ نبیؐ سے ملی جن کو فقر کی دولت
 رہا ہے دامنِ سرکار جن کے ہاتھوں میں
 فلاح اپنی رہی کب نبیؐ کے پیش نظر
 نگاہِ رحمتِ عالم ہی کار فرما تھی
 وہ آئے راہِ ہدئی مل گئی زمانے کو
 نہ جانے بندوں پہ کیا کچھ گزر گیا ہوتا
 دلوں پہ نقش کرو اسمِ سیدِ عالم
 کیا ہے نظم میں جذباتِ دل کو میں نے رقم
 بنایا عشقِ محمدؐ کو رہ نما اپنا
 یہی تو ایک ضمانت ہے قیصری کے لئے
 وہ منتخب ہوئے دُنیا میں سروری کے لئے
 چنے گئے وہی الطافِ داوری کے لئے
 وہ آئے صرف خلاق کی بہتری کے لئے
 یہی سہارا تھا بازوئے حیدرؑ کے لئے
 تمام دُنیا ترستی تھی رہبری کے لئے
 نہ ہوتے آپؐ اگر بندہ پروری کے لئے
 عجیب تیشہ ہے یہ دل کی آذری کے لئے
 نہیں یہ رنگِ تغزلِ سخنوری کے لئے
 بڑا شرف ہے یہ شانِ قلندری کے لئے

ریاضِ عظمتِ دارین کی طلب ہے اگر
 تو وقف ہو جا محمدؐ کی چاکری کے لئے



کیفیتِ خوب ہے یہ آپ کے دیوانوں کی
 عقلِ حیراں ہے انہیں دیکھ کے فرزانوں کی
 حاضری گر درِ اقدس کی میسر آئی
 خاک چائیں گے مدینہ بیابانوں کی

شمعِ حُسنِ نبیؐ جب سے ہوئی ہے روشن
 بھیڑ ہر سمت نظر آتی ہے پروانوں کی
 منہ کے بل گر گئے اصنام صنم خانوں میں
 صورتیں دیکھیں جو توحید کے مستانوں کی
 زندگی ان کے کرم ہی سے گزرتی ہے میری
 ان سے آباد ہے دُنیا میرے ارمانوں کی
 مسندِ فقر پہ یہ رعبِ رسالت دیکھو!
 گردنیں خم ہیں حضور اُن کے جہاں بانوں کی
 کوئی لوٹا درِ سرکار سے خالی نہ ریاض
 لاج رکھتے ہیں وہ پھیلے ہوئے دامانوں کی



دیکھو جو محمدؐ کو ایمان کی آنکھوں سے
 دیکھے گی تمہیں قدرت احسان کی آنکھوں سے
 آتے ہیں نظر ہر سو وہ اہل بصیرت کو
 پوشیدہ مگر ہیں وہ نادان کی آنکھوں سے
 اُس دل پہ ہی کھلتے ہیں اسرار رسالت کے
 جس دل نے انہیں دیکھا قرآن کی آنکھوں سے
 ہر ذرہ عالم ہے عرفان کا اک دفتر
 لو جائزہ ہر شے کا ایقان کی آنکھوں سے
 آئیں گے نظر سب کو وہ گوشہ مرقد میں
 اٹھ جائے گا ہر پردہ انسان کی آنکھوں سے

وابستہ ہے جب اُن کے دامن سے نجات اپنی
ہم کیوں نہ انہیں ڈھونڈیں ارمان کی آنکھوں سے
اے کاش ریاض آنکھیں بن جائے خدا تیری
دیکھے گا انہیں پھر تو رحمن کی آنکھوں سے



ہر منظر شہر مدینے کا کیا کہئے کیا لگتا ہے!
گویا کہ نظارے جنت کے ہر سمت ہیں ایسا لگتا ہے
بیمار شفا پاتے ہیں یہاں ملتی ہے دوائے دردِ نہاں
ہر گوشہ یہاں کی بہتی کا کیا رشکِ مسیحا لگتا ہے
اچھوں کا تو کہنا ہی کیا ہے لیکن یہ ہمیشہ دیکھا ہے
وہ اس پہ کرم فرماتے ہیں جو سب کو نکما لگتا ہے
سیرت میں مثال نہیں ان کی صورت میں جواب نہیں ان کا
محبوب خدائے واحد کا مخلوق میں یکتا لگتا ہے
اٹھتی ہے بشر کی اُن پہ نظر، کہتا ہے انہیں اپنا سا بشر
پر اہل نظر کو ایسا بشر اک نور سراپا لگتا ہے
جس ہاتھ میں ہاتھ اُن کا آیا قرآن نے یہ اعلان کیا
ظاہر میں نبیؐ کا ہاتھ ہے یہ باطن میں خدا کا لگتا ہے
جس آنکھ نے اُن کو دیکھا ہے وہ آنکھ خدا کو پیاری ہے
جس دل میں محبت ہے ان کی خالق کو وہ اچھا لگتا ہے

کرتے رہو ہر دم ذکرِ نبیؐ اس ذکر سے غافل ہو نہ کبھی
یہ ذکر ریاضِ خستہ جگر ہر دکھ کا مداوا لگتا ہے



نورِ نبیؐ کے ذکر سے دل اپنے جگمگائیے
نامِ نبیؐ کو چوم کر آنکھوں سے بھی لگائیے
بھیج کے ذوق و شوق سے ان پر درود اور سلام
نور ہیں یا بشر ہیں وہ ہو گا یہ راز منکشف
روشن دلوں میں مشعلیں ہونگی نبیؐ کے نور کی
خواہش اگر یہ ہے کہ تم مدوحِ دو جہاں بنو
ہر گوشہٴ حیات کی تاریکیاں مٹائیے
ہر شے میں کائنات کی جلوے خدا کے پائیے
قربِ نبیؐ کی لذتیں دل کو ذرا چکھائیے
اپنی نگاہ کے حجاب پہلے مگر اٹھائیے
نعتِ رسولِ پاک کے ہر سُو دیئے جلائیے
ذکرِ حبیبِ حق سے دل اپنا ذرا لگائیے

بحرِ کرم کو جوش پر چاہو جو دیکھنا ریاض
آنکھوں سے اشکِ انفعال صبح و مسابہائیے



جب کبھی مصطفیٰؐ کی یاد آئی
بارگاہِ نبیؐ کا کیا کہنا
تھام لو دامنِ کرم اُن کا!
دل سے اُن کے غلام بن جاؤ
دل جو اندھے تھے کر دیئے بینا
اُس کی ہر آرزو ہوئی پوری
ان کی توقیر کر کے خالق نے
دل نے تسکینِ جانفرا پائی
سب کی ہوتی یہاں ہے شنوائی
پھر نہ محشر میں ہو گی رسوائی
ہر جگہ ہو گی پھر پذیرائی
خوب ہے آپؐ کی مسیحائی
جو ہوا آپؐ کا تمنائی
اُن کی تعظیم ہم کو سکھلائی

قبر میں یاد اُن کی لے جاؤ پھر نہ محسوس ہو گی تنہائی
ہجر نے اُن کے سوزِ دل بخشا عشق نے اُن کے روح گرمائی

غنجیہ دل ریاض کا چٹکا
بوئے گیسوائے مصطفیٰ آئی



آپ کے در سے ہر اک کی بگڑی بنی میری بگڑی بنانے میں کیا دیر ہے؟
آپ کی وضو سے روشن ہیں دونوں جہاں دل میرا جگمگانے میں کیا دیر ہے؟
آپ کی ذات کس کی نہ مونس بنی آپ کی ذات کس کی نہ ہمد رہی؟
میری جانب اے سلطانِ جو دو کرم چشمِ رحمت اٹھانے میں کیا دیر ہے؟
حاضری آپ کے در کی سلطانِ دیں جز کرم کے کسی کو میسر نہیں
اپنے دربارِ دربار میں یا نبیؐ مجھ سا بے زر بلانے میں کیا دیر ہے؟
کیسے جواد ہیں سرورِ انبیاء دیکھئے آپ کی آج شانِ عطا
ہاتھ اپنا بڑھا سائلِ بے نوا اب نصیب آزمانے میں کیا دیر ہے؟
ہے سراجاً منیرا صفت آپ کی ذرے ذرے کو اُن سے ملی روشنی
عاشقو دیکھتے کیا ہو آگے بڑھو دل کی شمعیں جلانے میں کیا دیر ہے؟
آپ کے دم قدم سے اے رحمت نشاں بس گئیں دم میں اجڑی ہوئی بستیاں
اے بہارِ جہاں نورِ خستہ دلاں میری بستی بسانے میں کیا دیر ہے؟
آپ کی جس کی جانب نظر اٹھ گئی اُس کے دل کو نئی زندگی بخش دی
اس ریاضِ حزیں کا حبیبِ خدا بختِ خفتہ جگانے میں کیا دیر ہے؟



عرشِ اعظم سے بھی آگے اُن کا جانا یاد ہے
 سیرِ اسریٰ کے لئے رب کا بلانا یاد ہے
 روز و شب غاروں میں جا کر اپنی اُمت کیلئے
 رحمتِ کونین کا آنسو بہانا یاد ہے
 اللہ اللہ آپ کا عفو و کرم کے جوش میں
 خون کے پیاسوں کو دامن میں چھپانا یاد ہے
 نقشِ دل پر اب بھی ہے ان کے عطا کی داستاں
 تختِ شاہی پر غلاموں کو بٹھانا یاد ہے
 اس کو ہر لحظہ ہوئی حاصلِ رضائے کبریا
 جس کو یادِ مصطفیٰ سے دل لگانا یاد ہے
 جائے گا دُنیا سے وہ پڑھتا ہوا دل سے درود
 ان کا مرقد میں جسے تشریف لانا یاد ہے
 گرچہ اُمی تھے معلم بن کے آئے وہ ریاض
 علم و حکمت اُن کا دُنیا کو سکھانا یاد ہے



دھیمی دھیمی صدا سنی ہے ابھی جیسے دل کی کلی کھلی ہے ابھی
 مطمئن ہو گیا دلِ مضطر شاید اُن کو خبر ہوئی ہے ابھی
 واضحی رُخ کا کیا خیال آیا مٹ گئی دل کی تیرگی ہے ابھی
 وہ اٹھا کر نقاب آ ہی گئے ہجر کی داستاں کہی ہے ابھی
 ڈھونڈتے پھر رہے ہیں پروانے کیا کہیں شمعِ دل جلی ہے ابھی

دل کی دُنیا میں آ گئی ہے بہار اک نسیمِ کرم چلی ہے ابھی
 اٹھ گئے ہیں نظر سے سب پردے اُن کے دَر پر جبیں جھکی ہے ابھی
 بات کیسے بنے گی تیری ریاض
 تیرے اخلاص میں کمی ہے ابھی

منقبت

پیران پیر غوث الاعظم دستگیر علیہ
 رحمۃ اللہ



غوث الاعظم کی یاد آئی ہے کیسی تسکین دل نے پائی ہے
 اٹھ گئی ہیں نگاہیں کس جانب؟ ہو رہی اُن کی رُونمائی ہے
 اُن کی مستی کا کیا ٹھکانہ ہے خود جسے غوث نے پلائی ہے
 لطف کی انتہا ہے چوڑوں کی دامنِ غوث میں سمائی ہے
 اثرِ افکنِ قلوبِ عالم پر آپ کی شانِ دربائی ہے
 کیسے بھٹکے گا وہ جسے حاصل غوثِ اعظم کی رہنمائی ہے
 بن گئے لوگ نفس کے بندے عبدِ قادر تیری دُہائی ہے
 قادری فیض پانے والوں کی حق کی درگاہ تک رسائی ہے
 مصطفائی ہے اپنی سیرت میں شکل و صورت میں مرتضائی ہے
 وہ شہنشاہ ہیں ولایت کے اُن پہ قربان اولیائی ہے
 ذکر سے اُن کے کشتِ دل میں ریاض
 رُوح پرور بہار آئی ہے



طُورِ سینا اور ہے عرشِ معلیٰ اور ہے
 حق کا طالب اور ہے مطلوبِ مولا اور ہے
 حُسنِ یوسفِ دیکھ کر تو کٹ گئی تھیں انگلیاں
 دل کٹیں جس سے وہ حُسنِ شاہِ والا اور ہے
 ہیں خلیلِ حق کے رضا جو حق رضا جوئے رسول
 دوست ہونا اور ہے محبوب بننا اور ہے
 یہ نظر تو جانتی ہے اُن کو اپنا سا بشر
 نور سمجھے جو انہیں وہ چشمِ بینا اور ہے
 کر دیئے موسیٰ نے پتھر سے رواں چشمے مگر
 انگلیوں سے آپ کا دریا بہانا اور ہے
 بحرِ قلزم کا عصا کی ضرب سے پھٹنا ہے یاد
 آسماں پر چاند کا دو نیم ہونا اور ہے
 رب کی یکتائی کا کیا کہنا کہ وہ یکتا ہی ہے
 خلق میں محبوب اُس کا ایک یکتا اور ہے
 چاند سورج اور ستارے نور برساتے تو ہیں
 یہ منور جس سے ہیں وہ نور والا اور ہے
 وہ جو موسیٰ سے پس پردہ ہوا ہے ہم کلام
 عرش پر آنکھوں سے جس نے اس کو دیکھا اور ہے

یہ تو ہے قرآنِ جامد دیکھتے ہیں سب جسے
 بولتا خلاقِ عالم کا مجلا اور ہے
 آنکھ کو تو ہے لقائے مصطفیٰ کی آرزو
 دل ہو بیمارِ محبت یہ تمنا اور ہے
 ہر حسیں شے پر نظر قربان ہوتی ہے ریاض
 جس پہ قدرت ہے فدا وہ روئے زیبا اور ہے



پیامِ خالق بنامِ خلقت لیے جو خیرِ الانام آئے
 ہر اک قدم پر خدا کے اُن پر درود آئے سلام آئے
 خدا ہے معطی بدستِ قاسم ہر اک کے دامن کو بھر رہا ہے
 ہمیشہ اُن کے درِ کرم پر خواص آئے عوام آئے
 رسول سارے ہی بیت مقدس میں مقتدی بن کے منتظر تھے
 حضور آئے تو سب پکارے امام آئے امام آئے
 نبی کی صورت میں اپنی رحمت خدا نے بھیجی ہے اس جہاں میں
 ہر اک کو ہے احتیاج اُن کی بنانے سب کے وہ کام آئے
 نویدِ جنت ملے گی اُن کو خدا کی جانب سے حشر کے دن
 لگاتے نامِ نبی کا نعرہ جو مصطفیٰ کے غلام آئے
 کسی نے یہ غیب سے ندا دی رچے گی گھر گھر جہاں میں شادی
 اٹھو کرو ہر طرف منادی وہ ایسا لے کر نظام آئے

ریاضِ محبوب رب کا بننا بس اس حقیقت پہ منحصر ہے
بڑے ادب سے تیری زباں پر حبیبِ باری کا نام آئے



متفرق



خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام کب نہ ہوگا
کوئی بتائے کہ یہ اہتمام کب نہ ہوا؟
یہ بندے بھیجیں نہ بھیجیں درود اُن پر مگر
خدا کا اُن پہ درود و سلام کب نہ ہوا؟
سکھائے حق نے رسالت کے خود ہی جب آداب
رسولِ پاکؐ کا پھر احترام کب نہ ہوا؟
وہ اپنی مرضی سے جب بات ہی نہیں کرتے
پیام رب کا نبیؐ کا پیام کب نہ ہوا؟
ازل سے ان کی ثنا کا ہے سلسلہ جاری
جہاں میں ذکرِ نبیؐ صبح و شام کب نہ ہوا

ریاض اُن کے وسیلے سے تو نے جب مانگا
ذرا بتا تو سہی تیرا کام کب نہ ہوا؟



کنت کنزاً مخفياً جب خود بیاں تک آگیا
ہو گیا پھر راز افشا ہر زباں تک آگیا
ایسی رفعت تک تخیل کی رسائی ہو گئی
خود خبر مجھ کو نہیں ہے میں کہاں تک آگیا
معرفت ہے ورطہ حیرت میں گم ہونے کا نام
یہ بھی اُن کا ہے کرم جو میں یہاں تک آگیا
فقر کا ڈر اُس کے دل میں پھر نہ کچھ باقی رہا
ہاتھ جس سائل کا اُن کے آستاں تک آگیا
اُن کے فیضانِ نظر کا کیا عجب اعجاز ہے
پر بریدۂ طائرِ دل آشیاں تک آگیا
جز خدا کے دو جہاں پر تھا عدم سایہ فگن
ہر جہاں آمد سے اُن کی کن فکاں تک آگیا
دامنِ رحمت میں اُن کے یوں ملا مجھ کو سکوں
اک پریشاں حال جیسے پاسباں تک آگیا
اُن کے سنگِ آستاں کو چومتے ہی اے ریاض
میرا خوابیدہ مقدر آستاں تک آگیا



کنزِ مخفی کا راز ہیں ہم لوگ داستانِ دراز ہیں ہم لوگ
ہم ہیں خوگرِ ثنائے احمد کے مدحِ خوانِ حجاز ہیں ہم لوگ
جب سے اُن کے نیاز مند بنے ہو گئے بے نیاز ہیں ہم لوگ
سر ہے خمِ اُن کے آستانے پر دہر میں سرفراز ہیں ہم لوگ
ہے زباں پہ نبیؐ کا ذکرِ جمیل ذاکرِ دل نواز ہیں ہم لوگ
دل کی مسجد ہے نقشِ پا اُن کا اُس میں محوِ نماز ہیں ہم لوگ
آتشِ عشق کی نوازش ہے نغمہٴ دل گداز ہیں ہم لوگ
کیفِ آورِ ہماری ہر دھن ہے دردِ الفت کا ساز ہیں ہم لوگ

ہم ریاضِ ان کی نعت پڑھتے ہیں
اس لئے وجہِ ناز ہیں ہم لوگ



منقبت

امام اہل سنت مجدد دین و ملت

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ



نورِ علم و فن سے ہو کیسے حسین احمد رضا
ہم نے دیکھا ہی نہیں تم سا کہیں احمد رضا
منزلِ علم الیقین ہے عام لوگوں کا مقام
تیری منزل ہے مگر حق الیقین احمد رضا
ذکرِ نورِ مصطفیٰ سے بن گیا تو خود بھی نور
نور افشاں ہے تری روشن جبیں احمد رضا
ایسی شیرینی عطا کرتا ہے یہ تیرا کلام
جیسے مِل جاتا ہے جامِ انگبیں احمد رضا
نورِ عشقِ سیدِ عالم نے دل چمکا دیا
نام تیرا جب بنا اس کا نگین احمد رضا
یہ حقیقت ہے کہ تجھ سا ہند و پاکستان میں
آج تک پیدا ہوا کوئی نہیں احمد رضا
تو نے بھڑکائی دلوں میں آتشِ عشقِ رسول
خود محمدؐ ہیں ترے دل میں مکیں احمد رضا

ہر حقیقت کو کیا تو نے ہمیشہ بے نقاب
 تو ہے ایسا شارح دین میں احمد رضا
 اب بھی تیرے فیض سے خلق خدا ہے فیض یاب
 تو فیوضِ مصطفیٰ کا ہے امیں احمد رضا
 تجھ پہ رب العالمین کا ہے یہ احسانِ عظیم
 تو حبیبِ رحمۃ اللعالمین احمد رضا
 وارثِ علم نبوتِ حاملِ علمِ الکتاب
 کب روا ہے تجھ سے رکھنا بغض و کین احمد رضا
 عمر بھر تیرا رہا شیوہ ثنائے مصطفیٰ
 مدح خواں تیرے بنے اہلِ زمیں احمد رضا
 دل متور کر رہا ہے نورِ دانش سے ریاض
 آسمانِ علم کا ماہِ مبین احمد رضا



روح کی تازگی	رسول اللہ	قلب کی روشنی	رسول اللہ
سرخرو ہے وہ بن گیا جس کا	مقصدِ زندگی	رسول اللہ	رسول اللہ
علم ان کا محیط عالم ہے	مرکزِ آگہی	رسول اللہ	رسول اللہ
آپ ہی کو تلاش کرتی ہے	میری دیوانگی	رسول اللہ	رسول اللہ
آپ کی پیروی سے ملتی ہے	سندِ بندگی	رسول اللہ	رسول اللہ
کون ہے وہ جسے نہیں تسلیم	آپ کی سروری	رسول اللہ	رسول اللہ
آپ کے ذکر ہی سے مٹی ہے	دل کی ہر خستگی	رسول اللہ	رسول اللہ

یہ حقیقت ہے اے ریاضِ حزیں
دولتِ سرمدی رسولِ اللہ



مصطفیٰ کے غلام ہیں ہم لوگ	ان کے فیضِ کرم کا صدقہ ہے
ان کے فیضِ کرم کا صدقہ ہے	ہم سے روشن ہے محفلِ عشاق
ہم سے روشن ہے محفلِ عشاق	نعت کہنا شعار ہے اپنا
نعت کہنا شعار ہے اپنا	عشق نے کر دیا ہے دل زندہ
عشق نے کر دیا ہے دل زندہ	بھول سکتا نہیں ہمیں کوئی
بھول سکتا نہیں ہمیں کوئی	ہم جلاتے ہیں نعت کی شمعیں
ہم جلاتے ہیں نعت کی شمعیں	ان کے عشاق کا یہ کہنا ہے
ان کے عشاق کا یہ کہنا ہے	ان کو چاہو تو رب تمہیں چاہے
ان کو چاہو تو رب تمہیں چاہے	ہم مداوائے تشنگی ہیں ریاض
ہم مداوائے تشنگی ہیں ریاض	کیسے عالی مقام ہیں ہم لوگ
کیسے عالی مقام ہیں ہم لوگ	مرجعِ خاص و عام ہیں ہم لوگ
مرجعِ خاص و عام ہیں ہم لوگ	کیسے رخشندہ نام ہیں ہم لوگ
کیسے رخشندہ نام ہیں ہم لوگ	کیسے شیریں کلام ہیں ہم لوگ
کیسے شیریں کلام ہیں ہم لوگ	یک نقشِ دوام ہیں ہم لوگ
یک نقشِ دوام ہیں ہم لوگ	داستانِ تمام ہیں ہم لوگ
داستانِ تمام ہیں ہم لوگ	رونقِ صبح و شام ہیں ہم لوگ
رونقِ صبح و شام ہیں ہم لوگ	اہلِ دل کے امام ہیں ہم لوگ
اہلِ دل کے امام ہیں ہم لوگ	اک حقیقی پیام ہیں ہم لوگ
اک حقیقی پیام ہیں ہم لوگ	کیف و مستی کا جام ہیں ہم لوگ
کیف و مستی کا جام ہیں ہم لوگ	

حمد باری تعالیٰ



میرے رب کہاں پہ نہیں ہے تو تیری شانِ جلّ جلالہ
تری ذرّے ذرّے میں ہے نمو تیری شانِ جلّ جلالہ
تری ذاتِ خالقِ دو جہاں چلے حکم تیرا یہاں وہاں
تری ہر زباں پہ ہے گفتگو تیری شانِ جلّ جلالہ

تجھے کچھ کسی سے غرض نہیں تری سب کو رہتی ہے احتیاج
 ترا ذکر ہوتا ہے کو بکو تیری شان جلّ جلالہ
 تری قدرتوں کا شمار کیا تیری وسعتوں کا حساب کیا
 محیطِ عالم میں رنگ و بو تیری شان جلّ جلالہ
 جسے چاہے تو وہ عزیز ہے جسے تو نہ چاہے ذلیل ہے
 تیرے ہاتھ ذلت و آبرو تیری شان جلّ جلالہ
 ترا فیض فیضِ عمیم ہے تو ہی میرا ربّ کریم ہے
 میرے دل میں ہے تری آرزو تیری شان جلّ جلالہ
 ہے ریاضِ خستہ کی التجا تری بارگاہ میں اے خدا
 مرا چاک داماں بھی ہو رفو تیری شان جلّ جلالہ



گو غمِ ہجر سے مجبور ہیں مہجور ہیں ہم
 یہ کرم ان کا ہے وہ ہم سے بہت ہیں نزدیک
 دل میں ہوتا ہے محبت کی تجلی کا ورود
 بارِ عصیاں سے دبے جاتے ہیں لیکن پھر بھی
 نعت کہنے کی سعادت جو عطا کی حق نے
 ہاتھ خالی تھے مگر ان کی نوازش دیکھو
 امتِ احمد مرسل میں ہوا اپنا شمار
 اے خوشا بخت کہ مرحوم ہیں مغفور ہیں ہم
 ذکر ان کا جو کریں رو حیں شگفتہ ہوں ریاض
 وہ جو دل مردہ ہوئے ان کے لئے صور ہیں ہم

حمد باری تعالیٰ



کہیں بھی نہیں تیری کوئی نظیر ہے تو ہی علیٰ کل شے قدر
 تری ذات ہی ہے محیط جہاں ترے دست قدرت میں ہر شے اسیر
 بڑائی کہیں اس کو حاصل نہیں ہوا جو نگاہوں میں تیری حقیر
 غنی ذات تیری عطا تیرا کام جسے دیکھو وہ تیرے در کا فقیر
 ترے سامنے پست ہے کائنات تو سب سے بڑا تو سب سے کبیر
 ترے ترجمان انبیاء و رسل تری بارگاہ کرم کے سفیر
 خدائی میں تیری فقط تو ہی تو نہیں کوئی ترا مشیر و وزیر
 کریم و عزیز و حمید و مجید ستائش کریں تیری برنا و پیر
 گزارا کسی کا نہیں بن ترے تجھی کو پکاریں غریب و امیر
 ہے ہر لمحہ ہر شے کی تجھ کو خبر الہی تو ایسا علیم و خبیر
 تو ستار ہے لاج رکھ لے مری سر حشر ہو نہ مری داروگیر
 ریاضِ حزیں پر بھی لطف و کرم
 طفیل محمدؐ سراجا منیر



منقبت

شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین

عمر سہروردی رضی اللہ عنہ



تو ہے تفسیر سرزگن فکاں خواجہ شہاب الدین
 کلامِ مصطفیٰ کا ترجمان خواجہ شہاب الدین
 اسے قربِ خدا قربِ محمدؐ ہو گیا حاصل
 ملا ہے جس کو تیرا آستان خواجہ شہاب الدین
 درخشاں تیرے ماتھے پر ہے نورِ سنتِ نبوی
 جہاں دیکھا وہاں تو ضوفشاں خواجہ شہاب الدین
 ملی تیرے سبب تاتاریوں کو دولتِ ایماں
 دلوں پر ثبت تیری داستاں خواجہ شہاب الدین
 ترے در کی زمیں ہے کاشفِ اسرارِ ربانی
 بلندی میں ہے رشکِ آسماں خواجہ شہاب الدین
 ترا نامِ مقدس بختا ہے روشنی دل کو
 کروں اس کو نہ کیوں وردِ زباں خواجہ شہاب الدین
 تری درگاہ تسکینِ دو عالم کی ضمانت ہے
 ترا کوچہ تو ہے دارالاماں خواجہ شہاب الدین

بجہ اللہ میں چاکر ہوں اُس مردِ قلندر کا
جو تیرے فیض کا روشن نشاں خواجہ شہاب الدینؒ
ریاضِ سہروردی فصلِ باری سے رہے ہر دم
مناقب میں ترے رطب اللساں خواجہ شہاب الدینؒ



آسمانی صحیفے ہیں سب محترم ہے مگر ان میں قرآن سب سے الگ
ہر نبیٰ صاحبِ عظمت و شان ہے پر محمدؐ کی ہے شان سب سے الگ
یوں تو درجے ہیں ایمان کے مختلف ایک درجہ مگر سب میں مخصوص ہے
جو نبیٰ کی محبت میں سرشار اُس بشر کا ہے ایمان سب سے الگ
ایسے ایسے سلاطینِ عالم ہوئے جن کا داد و دہش میں بڑا نام تھا
جس نے بخشا غلاموں کو تاجِ شہی ہے عرب کا وہ سلطان سب سے الگ
آتشِ عشقِ احمدؐ میں جلتا رہوں ان کو تکتا رہوں اور سنبھلتا رہوں
روح تن سے جدا ہو اسی حال میں میرے دل کا ہے ارمان سب سے الگ
پاس میرے عبادتِ ریاضت کہاں زہد و تقویٰ کہاں ذوقِ طاعت کہاں
بس شفاعت پہ ان کی مجھے ناز ہے یہ ہے بخشش کا سامان سب سے الگ
ظاہر ا ہے بشر باطناً نور ہے نورِ حق ہے بشر میں جو مستور ہے
دوسرا کوئی انسان ایسا نہیں ایک ہی ہے وہ انسان سب سے الگ
انبیاء آسمانوں کے مسند نشین سدرۃ المنتہیٰ پر ہیں روح الا میں
ہر بلندی سے آگے بڑھے مصطفیٰ عرش پر رب کے مہمان سب سے الگ
رب کے انعام ہیں اے ریاضِ حزیں اس کے بندوں پہ اتنے کہ حد ہی نہیں
مصطفیٰ اس کا انعام سب سے بڑا مصطفیٰ اُس کا احسان سب سے الگ



منقبت

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

چراغِ ہدایت وجودِ علیؑ ہے محمدؐ کے جلوے ہیں روئے علیؑ میں
 نظارے حسین سیرتِ مصطفیٰؐ کے نظر صاف آتے ہیں خوئے علیؑ میں
 شگفتہ نہ دل کیوں ہوں ذکرِ علیؑ سے معطر نہ کیوں جان ہو فکرِ علیؑ سے
 عقیدت نہیں بلکہ ہے یہ حقیقت محمدؐ کی خوشبو ہے بوئے علیؑ میں
 خدا کا پتہ اُس سے پوچھو کہ جس کو خبر اس کی ہو اور اسے جانتا ہو
 پتہ تم کو مل جائے گا ذاتِ حق کا ذرا جا کے دیکھو تو کوئے علیؑ میں
 پہنچ ہی گئے وہ درِ مصطفیٰؐ تک وہاں سے گئے بارگاہِ خدا تک
 علیؑ کی محبت میں سرشار ہو کر نکل آئے جو جستجوئے علیؑ میں
 ہیں صدیقِ مظہر جو صدقِ نبیؐ تو فاروق و عثمانِ عدل و حیا کے
 محمدؐ کی حکمت کے چشمے ہیں جاری خدا کی قسم گفتگوئے علیؑ میں
 صحابہؓ ہیں چرخِ نبوت کے تارے چمک مختلف ہے مگر سب ہیں پیارے
 نبیؐ کی غلامی کی زنجیر دیکھو ہے گردن میں سب کی گلوئے علیؑ میں
 اگرچہ ہے فرقِ مراتب ضروری مگر سب کی تعظیم ہم پر ہے لازم
 صحابہ اگر دوسرے محترم ہیں تو کیوں ہو کمی آبروئے علیؑ میں
 نبیؐ کی محبت کے گر اہل ایمان علیؑ ابنِ طالب کی سیرت سے سیکھو
 پیو ذوقِ الفت سے اے بادہ نوشو شرابِ محبت سبوئے علیؑ میں

ریاضِ حزیں یہ کرم ہے خدا کا نبی میرے نانا علی میرے دادا
جیوں میں نبی کی محبت میں یارب نکل جائے دم آرزوئے علی میں



کیا کرے گا ثنا تیری کوئی تیرا مداح ہے حق تعالیٰ
فرش سے عرش تک یا محمدؐ ہو رہا ہے تیرا بول بالا
شاہ دیتے ہیں اُس کو سلامی ہے وہی دونوں عالم میں نامی
طوق تیری غلامی کا جس نے شاہِ دیں اپنی گردن میں ڈالا
نور نے نور اپنا ہی بھیجا نور کی شمع ہاتھوں میں دے کر
شمع نورِ رسالت نے ہر سو حشر تک کر دیا ہے اُجالا
کون ہے تیرے فیضِ کرم سے جس کو قدرت نے حصہ نہ بخشا؟
کون ہے دستِ رحمت سے اپنے یا نبیؐ جس کو تونے نہ پالا
تو نے بخشی تیسوں کو شاہی تونے دھو دی دلوں کی سیاہی
تو نے ڈھیوں کی کی دستگیری تونے گرتے ہوؤں کو سنبھالا
معجزانہ تھی تیری ولادت تھی بظاہر بشر ہی کی صورت
خالقِ خلق نے درحقیقت سانچہ نور میں تجھ کو ڈھالا
کنٹ کنزاً کا مخفی خزانہ جس کو رکھا تھا حق نے مقفل
بھیج کر تجھ کو پھر اس جہاں میں خود ہی کھلوا یا تجھ سے یہ تالا
لطف رب ہے ریاضِ حزیں پر خوب بخشایہ سامانِ محشر
غم ہو کیوں مجھ کو روزِ جزا کا ہے حمایت پہ جب کملی والا



رحمت کا گنہگار سے ہوتا ہے جب ملاپ
 جھڑتے ہیں پھر تو موسم پت جھڑ کی طرح پاپ
 تکیہ ہے میرا آپ کی رحمت پہ یا رسول
 حامی میرے کونین میں یا مصطفیٰ ہیں آپ
 ہر اک قدم پہ نصرتِ غیبی ہے اُس کے ساتھ
 قسمت پہ جس کے لگ گئی تیرے کرم کی چھاپ
 خالق ہی جانتا ہے مقامِ نبیٰ ریاض
 پیانہ خرد سے تو اس کو کبھی نہ ناپ
 وہ دل جو سرد ہیں انہیں گرما دے اے ریاض
 اٹھ ذوقِ دل سے نعمتِ نعتِ نبیٰ الاپ



شعلہ زن ہے یا نبیٰ دل میں تیری فرقت کی آگ
 کب تیرا دیدار ہو گا کب مرے جاگیں گے بھاگ
 مجھ سے عاصی پر میرے رب کا ہے بے پایاں کرم
 دل تیرا ذاکر لبوں پر ہے تیری الفت کا راگ
 اس کو پہنا دی خدا نے خلعتِ محبوبیت
 یا رسول اللہ تیری لگ گئی ہے جس کو لاگ

جس کو چاہو بخشوا لو گے خدا سے یا نبی
 حشر میں ہو گی شفاعت کی تیرے ہاتھوں میں باگ
 بوئے محبوبِ مدینہ لائی ہے بادِ صبا!
 اے دلِ آزرده خوش ہو قسمتِ خوابیدہ جاگ
 کب حضوری کا شرف پائے گا یہ عاجز ریاض؟
 ڈس رہا ہے رات دن اس کو تیری فرقت کا ناگ



پڑھے ہیں قصیدے خدا نے تیرے
 یہ اقصیٰ یہ سدرہ یہ عرش بریں
 تقاضا یہ اسمِ محمدؐ کا ہے
 خدا جانتا ہے حقیقت تیری
 جہاں تیرے پہنچے مبارک قدم
 مبارک تجھے مغفرت اے ریاض
 تو قاسم تو معطی ہے رب کریم
 ہیں بچپن سے تا آخری عمر تک
 غلاموں کو شانِ تہی ٹا گئی
 قبیلوں میں اونچا قبیلہ تیرا
 تو ہے عندلیبِ ریاضِ رسولؐ
 بنے خلد میں آشیانے تیرے



جس دل میں رسولِ اکرم کے دیدار کا ارمان ہوتا ہے
 اُس دل کے مقام کا کیا کہنا وہ خلد بداماں ہوتا ہے
 تسکینِ دل و جاں گر چاہو اللہ سے دردِ نبی مانگو
 یہ درد جسے مل جاتا ہے ہر درد کا درماں ہوتا ہے
 اُس کشتی کی غرقابی کا کچھ خوف نہیں طوفانوں میں
 جس کشتی کا کملی والا خود آپ نگہبان ہوتا ہے
 مومن کی کسوٹی حبِ نبی اور اُن کی اطاعت کا جذبہ
 محبوب جو اُن کو رکھتا ہے وہ صاحبِ ایماں ہوتا ہے
 کیا اُن کے غلام کی عظمت ہے، کیا اس کی شانِ جلالت ہے
 بیٹھا ہوا فقر کی مسند پر وہ رشکِ سلیمان ہوتا ہے
 رحمت کی پھواریں پڑتی ہیں بخشش کے نظارے ملتے ہیں
 ہر لمحہ گنہگاروں کے لئے کیا لطف کا سامان ہوتا ہے
 ہو جائے ریاضِ میرے دل پر اے کاش نبی کی ایک نظر
 فیضانِ نظر سے تو اُن کی صحرا بھی گلستاں ہوتا ہے



ہیں خوش بخت فرقت کے مارے تیرے وہ کرتے ہیں آخر نظارے تیرے
 ہوا شقِ قمر، شمسِ اُلنا پھرا ہوئے جب فلک پر اشارے تیرے
 ہر اک گام پر اُس کو منزل ملی جسے مل گئے ہیں سہارے تیرے
 جو دیکھی کٹھن ہے رہِ پلصراط غلاموں نے نعرے پکارے تیرے
 رُخ و اضحیٰ کی پھبن بڑھ گئی جو قدرت نے گیسو سنوارے تیرے

تو چرخِ نبوت کا بدرِ منیر صحابہ ہیں روشن ستارے تیرے
 وہی نعمتوں کے خزانے بنے جو خالق نے صدقے اُتارے تیرے
 صلہ ہے یہ نعتِ نبیٰ کا ریاض
 سنورتے گئے کام سارے تیرے



ہیں حضورِ مظہر ذاتِ حق یہ بڑے کمال کی بات ہے
 وہ بھی نور ہے یہ بھی نور ہے یہ عجب کمال کی بات ہے
 وہ ازاں مدینہ سے جو چلی وہی عرش پر بھی سنی گئی
 نہیں ذکر یہ کسی اور کا یہ فقط بلائ کی بات ہے
 میں رحیم ہوں وہ رحیم ہیں میں رؤف ہوں وہ رؤف ہیں
 یہ کسی بشر کا کہا نہیں یہ تو ذوالجلال کی بات ہے
 وہ جو بات صرف زبان سے کہی جائے قال میں ہے شمار
 اگر اس کا ساتھ یہ دل بھی دے تو یہ بات حال کی بات ہے
 ملی جس کو نسبتِ مصطفیٰ تو درود اُس پہ پڑھا گیا
 یہ ہے اک حقیقتِ حق نما یہ نبیٰ کی آل کی بات ہے
 جو رضائے حق کی ہیں منزلیں انہیں طے وہ عشق میں کر گئے
 یہ ہے پسرِ زہرا کا تذکرہ یہ علیؑ کے لال کی بات ہے
 وہ کلیمِ دیدکی کی طلب ہے وہ حبیبِ عرش نشیں ہوئے
 نہ کہیں ہے اُن کی طلب کا ذکر نہ کہیں سوال کی بات ہے

تو ثنائے خواجہ دوسرا اے ریاض وردِ زباں بنا
یہ تیری نجات کی راہ ہے یہ تیرے مال کی بات ہے



نورِ نبیٰ قدیل میں روشن عرشِ بریں ہے جگمگ جگمگ
ذکرِ جمالِ سرورِ دیں سے فہرِشِ زمیں ہے جگمگ جگمگ

شاہد اُن کو رب نے کہا ہے وہ حاضر ہیں اور ناظر بھی
میرا عقیدہ محکم محکم میرا یقین ہے جگمگ جگمگ

نور نے اپنے نور کو بھیجا نور کا دے کر ایک صحیفہ
دینِ متیں ہے روشن روشن داعی دیں ہے جگمگ جگمگ

اُن کے حسن کے پر تو سے ہے ہر اک ذرہ حسنِ بداماں
رنگارنگ ہے ساری دُنیا ایک حسین ہے جگمگ جگمگ

ظاہری آنکھ سے دیکھنے والو چشمِ بصیرت کھول کے دیکھو
پھر تو تمہیں محسوس یہ ہوگا کوئی یہی ہے جگمگ جگمگ

نور کا مرکز گنبدِ خضرا پیشِ نظر ہے طور کا جلو
سارا مکاں ہے روشن روشن کیونکہ ملیں ہے جگمگ جگمگ

جب سے اُن کے دَر پہ جھکی ہے روشنی اک دلکش سی ملی ہے
دل کی عقیدت کے سجدوں سے میری جبیں ہے جگمگ جگمگ

مجھ کو دیکھ کے ہنسنے والو چشمِ بصیرت کھول کے دیکھو
اُن کی نگاہِ لطف سے میری جانِ حزیں ہے جگمگ جگمگ

میری ریاضِ حقیقت ہی کیا میں تو ہوں اک نا چیز سا بندہ
نعتِ نبیؐ کے نور سے میرے دل کا نکلیں ہے جگمگ جگمگ



اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل لاہور کو لسانِ حسان، پیر و مرشد حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جو نعت گوئی اور نعت خوانی میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں کہ نعتیہ کلام ”دیوانِ ریاض“ کے دوسرے ایڈیشن کو خوبصورت انداز میں زیورِ طبع سے آراستہ کرنے کا شرف حاصل ہوا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ سعادت پیر و مرشد حسانِ رسول امام انقلاب نعت حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خاص دُعاؤں اور آپ کی لختِ جگر ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے سرپرست عالمی شہرت یافتہ ثنا خواں سفیر سلسلہ عالیہ سہروردیہ الحاج قاری سید محمد فصیح الدین سہروردی کے بھرپور تعاون سے نصیب ہوئی ہے میں ایوان کے جملہ اراکین اور حضرت کرمانوالہ بک شاپ کا ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بالخصوص ایوان کے جنرل سیکرٹری کمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔

امام انقلاب نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ایسی چاشنی اور حلاوت ہے جو دلوں میں محبتِ رسول ﷺ پیدا کرتی ہے۔ ”دیوانِ ریاض“ عشاقانِ مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایسا انمول تحفہ ہے جس کے حسن کی رعنائیاں اور تجلیاں دلوں کو سوز اور آنکھوں کو نور بخشی ہیں۔ ”دیوانِ ریاض“ کے اک اک شعر میں حضرت علامہ سید

محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سرکارِ دو جہاں فخر کون و مکار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کی جھلک نظر آتی ہے۔ میری اللہ رب العزت سے یہ دعا ہے کہ جو عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیرومرشد حسانِ رسول، امام انقلاب نعت حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کیا ہے اس کا اک ذرہ ہمیں اور ہماری اولاد بالخصوص سید محمد شاہ سہروردی، سید احمد جہان سہروردی، محمد عبداللہ سہروردی، شبیر حسین سہروردی، احمد سہروردی، عمر سہروردی، محمد زین العابدین سہروردی، محمد دووہ سہروردی، محمد شاکل سہروردی، حسام الدین سہروردی کو بھی عطا فرما اور ہم سب کو حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے فروغِ حمد و نعت و منقبت کے مشن کو غلطوں سے تھکے کے ساتھ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

دعاؤں کے طالب

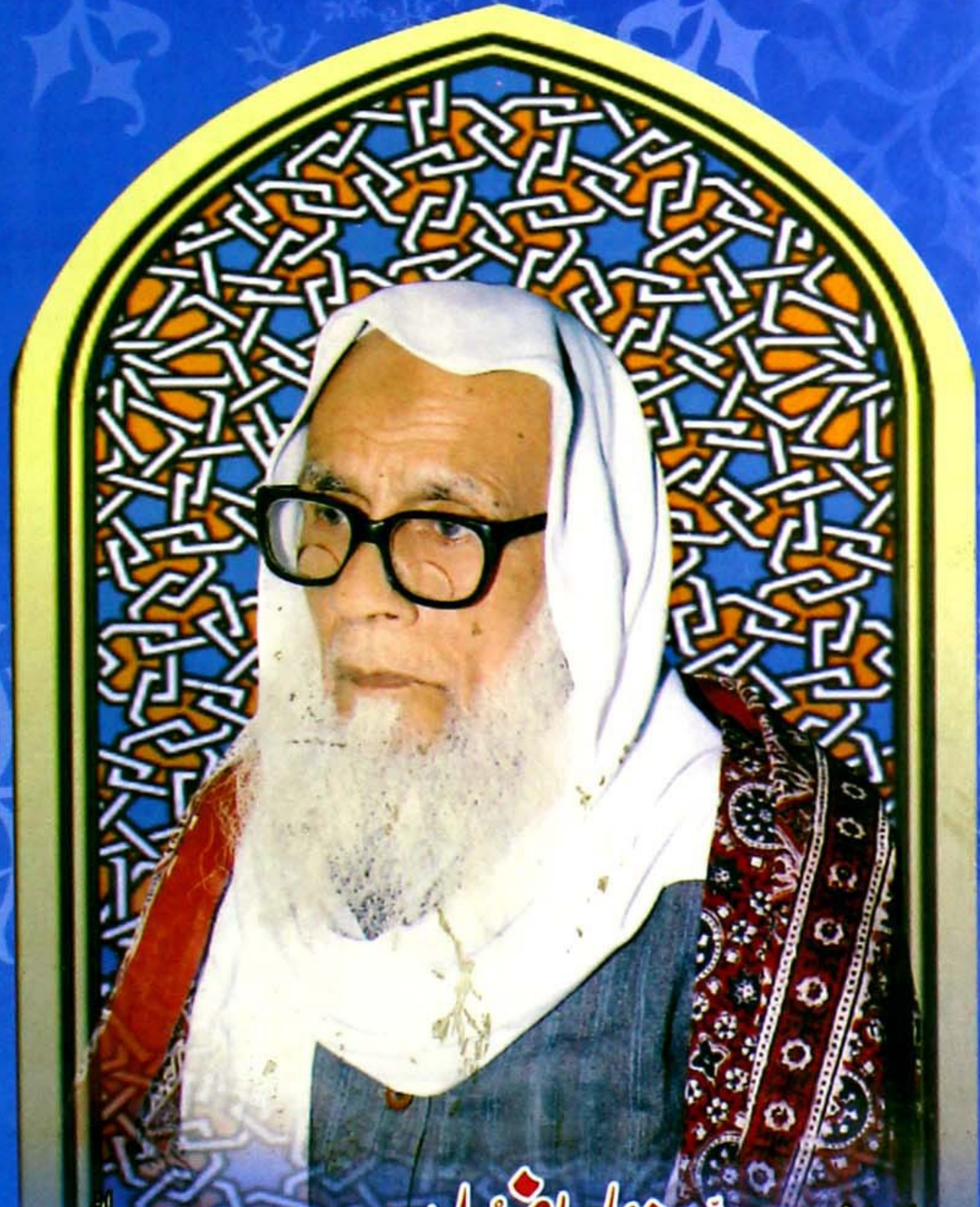
خاک پائے سیدی و مرشدی

سید محمد سلیم شاہ سہروردی الحسینی

صدر: ایوانِ حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن انٹرنیشنل لاہور



میں لکھوں نعتِ نبیؐ ایسا کہاں مجھ میں شعور
اہل میں فنِ فیض رسالت ہے یہ دیوانِ ریاض



پیر طہقیت سہروردی
قناتی الزبول
حضرت محمد ریاض الدین سہروردی

کرمان والا بک شاپ

دکان نمبر ۲-۵ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-7249515

0300-4306876